ب جاننا چاہیے کہ حضرت محمد اللہ اونپر درود بھیجی اونپر جو اللہ نی اپنا کلام اوتارا
اونسی ہمنی اللہ کو پہچانا اور جو پیغمبر اللہ نی حضرت محمد سی پچھلے بھیجی حضرت
عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
اور ان کے سوا اور بہی بہت سی پیغمبر اللہ نی بھیجے اور اونپر کتابین اوتارین
انجیل پاک حضرت عیسیٰ پر اور توریت شریف حضرت موسیٰ پر اور زبور شریف
حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت ابراہیم پر اور بہت کتابین اور پیغمبرون پر
اللہ ہمارے ہیں اور اون سب پر درود بھیجی اون پیغمبرون کو اور اون کتابونکو
بھی ہمنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اور قران کی بدولت خوب
پہچانا اور دل سی سچا جانا قران جو حضرت محمد پر اللہ نی اوتارا ابتک باقی
ہی مگر بہت سی قران پڑہنے والی اب دیکھنی مین آتی ہین جو نہین جانتی کہ
اسمین کیا لکھا ہی بلکہ یہہ بہی نہین جانتی کہ یہہ کلام کسکا ہے اور کسپر اوترا
ہی جب اون سی پوچھو کہ قران کس پر اوترا ہی تو کہتی ہین مولویون پر اور
پڑہی لکھون پر اوترا ہے اسکا باعث ہی خوب دیکھ لیا کہ بہت سی پڑہے
لوگ نادانون کو اس بات کی خبر نہین دیتی اگر اون سی کہو کہ اپنی ساتھ کی
سب مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون کو اس بات کی خبر کیون
نہین دیتی کہ قران حضرت محمد پر اوترا ہی اللہ اونپر درود بھیجی جب یہہ کہو
تو بہت حیران ہوکر غصہ مین آکر کہتی ہین کہ یہہ بات تو ایسی مشہور ہی کہ اسکو
سب مسلمان جانتی ہین اسکی بتلانی کی کچھ حاجت نہین جب نادانون سی کہو
کہ تم کیسی مسلمان ہو کہ یہہ بات تمکو معلوم نہین تو کہتی ہین ہمکو کسی نی یہہ بات

بتلائی نہین بہلا اب بتلاتی ہین کیونکر جانتی یہہ معیبت لکہنو ایسی بڑی شہر مین
ہیہ اور بعضی بعضی شہرون مین بہت کثرت سی دیکہنی مین آئی اس زمانہ کی
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی سی خبر دی ہی اور فرمایا ہی کہ ایک وقت
آویگا کہ اسلام کا فقط نام رہجاویگا اور قرآن کی فقط حرف رہجاوینگی مسجدین
آبادیہون گی اور راہ بتانی سی ویران ہونگی جتنی لوگ آسمان کی نیچی ہین اون
سب سی بدتر اون کے علم والی ہونگے اونہین کی پاس سی فتنہ نکلیگا اور اونہین
مین پلٹ جائیگا سو اسوقت کی بہت علم والی لوگ وہ باتین کسیکو نہین بتلاتی
جو ایمان کی جڑ ہین سارا قران پڑہا دیتی ہین مگر یہہ نہین بتلاتے کہ قران اللہ کا
کلام ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا ہی ایک اور فرقہ
نئی ایمان پڑہے لکہونکا پیدا ہے وہ لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا اور
سب پیغمبرون کے منکر ہین خصوصا حضرت عیسیٰ کی نام سی اور انجیل پاک کی
نام سی بہت جلتی ہین یا اللہ ہم تیری سب پیغمبرون پر اور تیری سب کتابون پر
ایمان لائی یا اللہ یہی ایمان جو تونی ہمکو قران مین بتلایا ہے اسی ایمان پر تو ہمکو قایم
رکہیو آمین ایک اور فرقہ نئی ایمان پڑہے لکہونکا پیدا ہوا ہے وہ فرشتونکی بالکل منکر
ہین سمجہتے ہین آدمی مین جو اچہی خصلتین ہین انہین اچہی خصلتون کا نام فرشتہ
انہی کہتی ہین اور کوئی فرشتہ نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین بہشت اور دوزخ
کی بہی وہ لوگ منکر ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی بہی منکر ہین کہتی
ہین کہ آپکا دہیان اللہ سکے عرش تلک پہونچا خود آپ نہین پہونچی یا اللہ ہم تیری
سب فرشتون پر ایمان لاتی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج پر بہی ہم ایمان لائی

اور قیامت پر بہی ہم ایمان لائی تو سب کو زندہ کرکے حساب لیگا ایمان والون
کو بہشت مین اور بے ایمانون کو آگ مین رکہیگا یا اللہ اسی محمدی ایمان پر ہمکو
قایم رکہیو آمین ای ایمان والو اب یہہ کتاب اسمین باتین لکہی جاتی ہین کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اسطرح اوترا اور حضرت جبرئیل اون کی پاس
اس طرح آیا کرتی تہی اور اللہ کی پیغام لایا کرتی تہی اور آپ نی اللہ کی پیغام لوگون
کو یون پہونچای اور ایمان کی باتین یون سکہلائین اور اللہ کی فرشتون اور
پیغمبرون کا اور اللہ کی سب کتابون کا برحق ہونا سب پر روشن کردیا اور تعظیم اور
ادب اللہ کی کتابون کا اور اللہ کی پیغمبرون کا اور اللہ کی فرشتون کا سبکو سکہایا
اور نور ایمان کا ساری جہان مین پہیلایا نام اس کتاب کا پیغام محمدی رکہا
ہی اسمین اول سی آخر تک یہی حال لکہا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ
نی قرآن اس طرح اوتارا اور معراج مین اسطرح آپ کو ساتون آسمانون کی اوپر
اپنی عرش تک بلایا اور آپسی خود باتین کین اور پانچون وقت کی نماز کا حکم فرمایا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اللہ کی پیغام اس طرح آئی اور آپ نی اللہ
کی پیغام اس طرح پہونچای جہان جہان مجمع لوگون کا دیکہا وہان جاکر اللہ کا حکم
پہونچایا اور قرآن سنایا اور کہین اپنی طرف سے اور لوگون کو بہیجا کہ اللہ کی
حکم لوگون کو پہونچائین اور ایمان کو پہیلاوین اور بڑی بڑی بادشاہون کو لکہہ
بہیجا کہ مین اللہ کا بندہ اور اوس کا پیغام پہونچانی والا ہون ایمان لاؤ اور اللہ
کا حکم مانو یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکہون درودین اور رحمتین بہیج آمین یا اللہ
اس کتاب کو قبول کر اور محمدی نور بندہ والون کی دلون مین بہر دی اور ایمان اور

کو ایمان وار کر دی یہہ فتنہ اور فساد جو فسادی پڑہ رہے ہیں لکہوں میں پہیلا ہی اونہوں
میں جلد پلٹ جاوے اور محمدی امت کا ایمان بچ جاوی آمین ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کتاب کو جہان تک ہو سکی مردوں اور عورتوں کو
سنا ؤ اور نور ایمان کا دلوں میں پہیلاؤ کسطرح اوترا محمد پر قرآن اس کتاب
پاک میں یہہ ہی بیان ہے صدق دل سی مومنو اسکو سنو سبکو سمجہاؤ پڑہاؤ
اور پڑہو اسکو مت رکہہ چہوڑ یو تم طاق پر ہی اگر اللہ کا کچہہ دل میں ڈر
ذکر اس بات کا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ پاک
کا پیغام کس طرح آتا تہا اور پہلی پہل سورہ اقرا کی آیتیں
پہر یا ایہا المدثر کی آیتیں اللہ نی آپ پر اوتاریں اور آپ
نے جتنی جلدی لوگوں کو اللہ کا حکم پہونچایا اور حضرت
خدیجہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان
اور بہت لوگ ایمان لائی اللہ اون سب سی راضی
رہے — امام مالکؒ موطا میں روایت کرتی ہیں ہشام کی زبانی
جو عروہ کی بیٹے ہیں وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی جو حضرت نبی ﷺ کی بی بی
ہیں اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی کہ حارث جو ہشام کی بیٹی تہی اونہوں
نی حضرت نبی سے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے پوچہا کہ آپ پر اللہ کا پیغام
کیونکر آتا ہی تب اللہ کی رسول نی اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی یوں فرمایا
کہ کسی وقت آتا ہے میری پاس گہنٹے کی سی آواز میں اور اوس میں مجہہ پر بہت
زور پڑتا ہے پہر وہ موقوف ہوتا ہی اوس وقت مجہی یاد ہوتا ہی جو کچہہ اوس نی کہا

اور کسی وقت مرد کی شکل بنکر فرشتہ میری پاس آتا ہے پھر مجھسے باتین کرتا ہی
پھر مین یاد رکھتا ہون جو کچھہ وہ کہتا ہی حضرت عایشہ نی فرمایا کہ مین نی بیشک
آپ کو دیکھا ہے کہ آپ پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا شدت کی جاڑی کی دن مین
اور آپ کی پیشانی سیے پسینا بہتا تہا۔ امام بخاری صحیح بخاری مین
فرماتی ہین کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کے بیٹی ہین کہا کہ ہمکو خبر دی لیث نی
اونہون نی روایت کی عقیل کی زبانی اونہون نی ابن شہاب سی اونہون
نی عروہ سی جو زبیر کے بیٹی ہین اونہون نے حضرت عایشہ سی جو ماں
ہین ایمان والون کی اونہون نی فرمایا کہ پہلی پہل اللہ کی رسول کو اللہ کا پیغام شروع
ہوا اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے تو سوتی مین اچھا خواب شروع ہوا تو
آپ جو خواب دیکھتی ہی اوس کا ایسا ظہور ہوتا تہا جیسے صبح کی روشنی پھر اکیلی
بیٹھنے کی محبت آپ کی دل مین ڈال دی گئی اور آپ حرا کی غار مین اکیلی بیٹھتی
تہی اور اوسمین گنتی کی کئی راتون تک اللہ کی بندگی کیا کرتی تہی اس سے پہلے
کہ اپنی گہر کی لوگون پاس پلٹ کر آدین اور اس واسطے توشہ لیجاتی تہی
پھر حضرت خدیجہ کی پاس پلٹ کر آتی تہی پھر اوتنی راتون کی واسطی
توشہ لیجاتی تہی یہان تک کہ سچا کلام اونکے پاس آیا اور وہ حرا کی غار
مین بیٹھے ہوا اون کی پاس فرشتہ آیا اور اوسنی کہا پڑھ آپ فرماتی ہین
کہ مین نی کہا مین پڑھنی والا نہین پھر اوسنی مجھکو پکڑا پھر مجھکو بہینچا یہان تک کہ
زور کو مجھپر پورا کیا پھر مجھکو چھوڑ دیا پھر کہا پڑھ پھر مین نی کہا مین پڑھنی والا نہین پھر
مجھکو پکڑا پھر مجھکو دوسری بار بہینچا یہان تک کہ زور کو مجھپر پورا کیا پھر مجھکو چھوڑ دیا

پہر کہا پڑہ پہر مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر مجہکو پکڑا پہر مجہکو تیسری بار
بہیجا پہر مجہکو چہوڑ دیا پہر کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان
من علق اقرأ وربک الاکرم یعنی پڑہ اپنی رب کی نام سی جس
نی بنایا بنایا انسان کو جمے خون سی پڑہ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہی پہر
سدکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہر درود اور سلامتی بہیجی اوس وقت آپ کا دل
پہڑکتا تہا پہر حضرت خدیجہ جو خویلد کی بیٹی تہین اون کی پاس داخل
ہوئی اور فرمایا مجہکو اوڑہاؤ مجہکو اوڑہاؤ پہر اونہون نی آپ کو اوڑہا دیا یہانتک
کہ دہشت اون پر سی جاتی رہی پہر آپ نی خدیجہ سی وہ خبر کہی اور اون
سی فرمایا کہ مجہکو اپنی جان پر خوف آیا خدیجہ بولین کوئی نہین قسم اللہ کی
اللہ آپ کو کبہی شرمندہ نہین کریگا آپ تو رشتہ جوڑتی ہین اور بوجہ اوٹہا
لیتی ہین اور ان ہوئی چیز تلاش کر دیتی ہین اور مہمان کو کہانا دیتی ہین اور
حق والی معاملون پر مدد کرتی ہین پہر خدیجہ آپ کو لی چلین یہانتک
کہ ورقہ جو نوفل کی بیٹی تہی اور نوفل اسد کی بیٹی تہی اور ورقہ حضرت
خدیجہ کی چچا کی بیٹی تہی اون کی پاس آپ کو لائین اور وہ ایسی شخص تہی
کہ جہالت کی زمانی مین یعنی جس زمانی مین عرب کی ملک مین بت پرستی اور
جہالت پہیلی ہوئی تہی اوس زمانی مین اونہون نی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا دین اختیار کیا تہا اور وہ عبرانی خط لکہتی تہی پہر انجیل مین سی عبرانی مین جسقدر
اللہ نی چاہا کہ وہ لکہین اوسقدر وہ لکہتی تہی اور وہ بہت بوڑہی تہی اندہی ہو گئی
تہی حضرت خدیجہ نی اون سی کہا ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہائی کی

بیٹی سی تب ورقہ نی آپ سی کہا ای میری بھائی کی بیٹے تم کیا دیکھتی ہو تب
اللہ کی رسول نی اللہ اون پر درود اور سلام بھیجی جو کچھہ دیکھا تھا اوسکی خبر
اونکو سنائی تب ورقہ نی آپ سی کہا یہہ وہ ناموس ہی یعنی وہ کلام ہی جو اتارا
اللہ نی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ای کاشکے مین اوسوقت نوجوان ہوتا ای
کاشکے مین اوس وقت تک زندہ رہتا جس وقت آپ کی قوم کے لوگ آپ کو
یہان سی نکال دینگے تب اللہ کی رسول نی اللہ اون پر درود اور سلام بھیجی
فرمایا کیا وہ مجھکو نکال دینی والی ہین ورقہ نی کہا ہان جب کبھی کوئی مرد اس طرح
کی بات لایا ہی جیسی آپ لائی ہین تب اوس سی دشمنی کی گئی ہی اور اگر آپ
کا دن مجھی پاویگا تو مین آپ کی بڑی پکی مدد کرونگا پھر تھوڑی دنون مین ورقہ
مرگئی اور اللہ کی پیغام کا آنا کچھہ دنون موقوف رہا کہا ابن شہاب نی اور خبر
دی مجھکو ابو سلمہ نی جو عبد الرحمن کی بیٹی ہین کہ عبد اللہ کی بیٹی جابر انصاری
نی فرمایا اوس وقت وہ پیغام کی موقوف رہنی کی دنون کا حال بیان کرتی
تھی اونہون نی اپنی بیان مین فرمایا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس بیچ
کہ مین چلا جاتا تھا یکایک مین نی ایک آواز آسمان سی سنی تو مین نی اپنی نگاہ
اوٹھائی اور یکایک دیکھا کہ وہی فرشتہ جو میری پاس حرا مین آیا تھا وہ آسمان
اور زمین کی بیچ مین ایک کرسی پر بیٹھا ہے سو مین اوس سے دہشت مین آگیا
پھر مین پلٹا پھر مین نی کہا مجھکو اوڑھا دو مجھکو اوڑھا دو پھر اوتارا اللہ تعالی نی یا ایھا المدثر
قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر یعنی لحاف
مین لپٹنے والی اوٹھہ کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنی مالک کی بڑائی کر اور اپنی

کپڑون کو پاک کر اور پلیدی کو چہوڑ دی پہر گرم ہوا پیغام کا آنا اور لگاتار آنی
لگا امام بخاری اس حدیث کو کتاب کی سری پر لائی ہین پہر اسی حدیث
کو وہان لائی ہین جہان قرآن شریف کی آیتون کا مطلب حدیثون سی
کہولا ہے وہان سورہ اقرا کی ذکر مین اس حدیث کو لائی ہین وہان اتنا
لفظ زیادہ ہی اقرا وربک الاکرم یہان تک کہ علم الانسان مالم
یعلم اس روایت سی ثابت ہوا کہ پہلی پہل یہہ پانچ آیتین اوترین اللہ فرماتا
ہی اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان
مالم یعلم یعنی پڑہ اور تیرا مالک بڑا عزت والا ہے جسنی علم سکہایا قلم سے
سکہایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تہا اور اس روایت مین یہہ ہی کہ ابوسلمہ
نی کہا کہ اللہ نی جو فرمایا کہ پلیدی کو چہوڑ دی اسکا مطلب یہہ ہے کہ جہالت کی
لوگ جو بتون کو پوجا کرتی تہی اونہین چہوڑ دی فائدہ قران کی اوترنی سی
اور حضرت جبریل کے آنی سی پہلی ہی آپ کا دل بتون سی بیزار تہا بتون کو ناپاک
سمجہتے ہی اور بہت اون سی نفرت رکہتی تہی اللہ کو اکیلا جانتی تہی حدیثون
مین جا بجا اس کا ذکر ہے اب اللہ نی اور زیادہ تاکید کر دی کہ بت ناپاک
ہین ان کو چہوڑ دی یعنی اون کے پاس ہرگز مت جائیو اور دل سی ایسا دور
رہنا جیسا اور ناپاک چیزون سی دور رہتے ہین امام بخاری نے اس
دوسری جگہ پر ابن شہاب تک دو سندین پہونچائین پہلی کہا کہ ہمسی
کہا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسی کہا لیث نی اونہون نی
نقل کی عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر بخاری دوسری سند

لکھتی ہین کہ مجھسی کہا سعید نی جو مروان کی بیٹی ہین بغداد کی رہنی والی اونہون
نی کہا کہ مجھسے کہا محمد نی جو عبد العزیز کے بیٹی ہین وہ ابو رزمہ کی بیٹی
اونہون نی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو صالح سلموید نی اونہون نی کہا کہ مجھسی کہا
عبد اللہ نی اونہون نی نقل کی یونس سی جو یزید کی بیٹی ہین کہا کہ مجھکو
خبر دی ابن شہاب نی کہ زبیر کی بیٹی عروہ نی اون کو خبر دی کہ حضرت
عائشہ نی یون فرمایا آگی وہی حدیث ہے پہر اسی حدیث کو امام بخاری
نی کتاب کی اخیر مین خواب کی تعبیر کے بیان مین لکہا ہی وہان یون سند
پہونچائی کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا لیث نی
اونہون نی روایت کی عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر دوسری
سند یون پہونچائی کہ مجہسی کہا عبد اللہ نی جو محمد کے بیٹی ہین اونہون
نی کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی کہا ہمکو خبر دی معمر نے کہ کہا زہری
نی کہ پہر مجھکو خبر دی عروہ نی اونہون نی روایت کی حضرت عائشہ سی الہی
اون لوگون پر اپنی رحمت کا مینہہ برسا جو تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کو کتنی کتنی سندون سی پکی پکی معتبر لوگون سی تحقیق کر کر کے لکھہ گئی
امام بخاری کی دوسری اور تیسری روایت مین یہہ لفظ ہین کہ ورقہ
لکھا کرتے تھی عربی خط سو لکھا کرتی تھا عربی مین انجیل مین سی جتنا اللہ نی
چاہا کہ وہ لکھین اور پہلی روایت مین یہہ لفظ تہا کہ عبرانی خط لکھا کرتی تہی حدیث
کی تحقیق کرنے والی لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبرانی اور عربی دونون خط
لکھا کرتی تہی انجیل شریف کو عبرانی سی عربی مین ترجمہ کیا کرتی تہی اور

اس میں تیسری روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ پیغام کا آنا کچھہ دنون موقوف ہا
ہمکو خبر پہونچی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غم ہوا کہ کئی مرتبہ
چلی گئی کہ اوسپچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی گر پڑ ون تو جسوقت آپ
کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتی تھے اس لئے کہ اپنی تئین اوسپر سی گرا دیوین
جبرئیل اون کے سامنی ظاہر ہو جاتی تہی اور کہتی تھے ای محمد بیشک آپ برحق تم
اللہ کے پیغام پہونچانی والے ہو تب آپ کا جی ٹہر جاتا تہا اور جی کو قرار آتا تہا
اور پلٹ آتی تھے پہر جب پیغام نہ آنی کی بہت دن گذر جاتی تھے آپ وہی
اوسی ارادہ سے جاتی تہے پہر جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتی تہی جبرئیل
آپ کی سامنی ظاہر ہو جاتے تہی اور آپ سی اوسی طرح فرماتے تھے
امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا زہیر نے جو حرب کی بیٹے ہین کہا کہ
ہمسی فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے ہین کہا کہ مجہسی فرمایا اوزاعی نی
کہا مین نی سنا یحیی سی وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت جابر سی جو عبد اللہ
کے بیٹے اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسی بیان فرمایا
کہ مین مہینا بہر حرا مین بیٹہا رہا پہر جب مین نے بیٹھے رہنی کی مدت تمام کی مین
اوترا اور مین نالے کی بیچ مین آیا تو مجہکو آواز دی گئی پہر مین نے دیکھا
اپنی آگی اور اپنے پیچھی اور اپنی داہنی اور اپنی بائین سو مین نی کسیکو نہ دیکھا
پہر مجہکو آواز دی گئی پہر مین نے دیکھا تو کسیکو نہ دیکھا پہر مجہکو کسی نی پکارا
تو مین نی اپنا سر اوٹہایا تو ایکا ایک وہ یعنی جبرئیل علیہ السلام تخت
کے اوپر تہی ہوا مین سو مجہکو اونسی شدت کا لرزہ آیا پہر مین خدیجہ

پاس آیا اور مین نے کہا مجھکو اوڑھا دو پھر اونہون نے مجھکو اوڑھا دیا پھر اونہون
نے مجھپر پانی چھڑکا پھر اللہ نے اوتارا یا ایہا المدثر قم فانذر و
ربک فکبر و ثیابک فطہر مسلم کی دوسری روایت مین یون ہی
کہ وہ بیٹھے تھے ایک تخت پر آسمان اور زمین کے بیچ مین صحیح مسلم مین ہی
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا آپ
نے فرمایا یہہ وہ دن ہے جسمین مین پیدا ہوا ہون اور اسی دن مین میری
اوپر پیغام اوتارا گیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل جبرئیل اللہ
کا پیغام آپ پر اوترا وہ دن پیر کا تہا اور آپ کی پیدا ہونے کا بہی یہی دن
ہے پیر کے دن اللہ کے واسطے روزہ رکہنا بہت بہتر ہے اس نیت سے کہ اللہ
نے اس دن مین ہمکو ایسی نعمت دی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا
کیا اور اون پر اپنا کلام اوتارنا چاہا ہے امام مالک اور امام بخاری
اور امام مسلم نے بڑی بڑی معتبر لوگون سے جو باتین چلی آتی تہین وہ لکہی
ہین ان تینون کتابون کا بہت بڑا اعتبار ہے ان کی سب سندین پکی ہین
جب معلوم ہوا کہ یہہ حدیث امام مالک کی موطا مین یا صحیح بخاری یا صحیح مسلم
مین ہے پس اوسکی سند بہت مضبوط ہے بعد اون کی اور بہی بعض کتابین ہین
جن کی سب سندین پکی ہین جیسے ابن حبان اور حاکم کی مستدرک اور ضیاء
مقدسی کے مختارہ اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن السکن
اور ابن الجارود کے منتقی مولانا جلال الدین سیوطی جمع الجوامع مین لکہتے
ہین کہ جو حدیثین ان کتابون مین ہین سب کی سندین پکی ہین مگر حاکم کے مستدرک

مین کہین کہین لوگون سے گفتگو کی ہے یعنی اوسمین بعض بعض سندین کچی ہین اور جو حدیثین اور کتابون مین ہین اونمین بہت سی ایسی ہین کہ بڑی بڑی معتبر لوگون سے چلی آتی ہین اور بعضی باتین ایسی ہی ہین کہ جن لوگون کا اعتبار کم تہا یا اون کی یاد مین خلل تہا بات کو بہول جایا کرتے تہی ایسی لوگون سے جو باتین سنین وہ بہی لکہہ لین پہر اگر وہ بات ایسی ہی کہ ایکہی شخص نے اوسکی گواہی دی ہی اور وہ شخص معتبر نہین ہے یا یاد مین کچا ہے تو وہ سند کچی ہے اوس بات مین شبہ ہے کہ شاید یون ہی ہو یا کچہہ اور ہوا اور اگر اور لوگون سے بہی گواہی پہونچی شبہہ نکل گیا حدیث کی تحقیق کرنے والون نے ہر ہر حدیث کا حال تحقیق کر دیا ہے اور جن لوگون کی زبانی حدیثین چلی آتی ہین اون کے احوال مین بڑی بڑی کتابین لکہی ہین امام ترمذی نے خود اپنی کتاب مین ہر حدیث کی سند کا حال لکہہ دیا ہے کہ پکی سند ہی یا کچی سند ہے اور امام نسائی کی چہوٹی کتاب کی سب سندین پکی ہین اور امام ابو داؤد نے یہہ قاعدہ باندہا ہے کہ جو بہت سند کچی ہے اوس کا حال لکہدیا ہے اور جہان کچہہ نہین لکہا ہے وہ سند اگر پکی نہو تو بہت کچی بہی نہین اب سنو کہ محمد جو اسحق کے بیٹے ہین وہ امام مالک کے وقت مین تہے اونہون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال مین کتاب لکہی ہے اوس کتاب مین اونہون نے غار کا احوال یون لکہا ہے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے یون فرمایا ہی کہ مین سوتا تہا کہ ایک کپڑا ریشم کا ایک کتاب مین میرے پاس لائے پہر کہا پڑہ مین نے کہا کہ مین کیا پڑہون پہر مجہے بہینچا یہان تک کہ مین نے خیال کیا کہ یہہ موت

سے ہے پہر مجہکو چہوڑدیا کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون پہر مجہکو بہنچا یہانتک کہ مین
نے خیال کیا کہ یہہ موت ہے پہر کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون کہا اقرأ باسم
ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الا
کرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پہر مین نے اسکو
پڑہا پہر میرے پاس سے چلی گئی پہر گویا کہ مین نے اپنی دل مین ایک کتاب لکہہ
لی پہر مین نکلا یہانتک کہ جب مین پہاڑ کے بیچ مین پہونچا مین نے ایک آواز
آسمان سے سنی کہ کہتا ہے ای محمد تم پیغام پہونچانے والی ہو اللہ کے اور مین
جبرئیل ہون پہر مین نے اپنا سر اوٹہایا آسمان کی طرف دیکہنے لگا تو ایکا ایک
جبرئیل ایک مرد کی صورت مین اپنی دونون قدمون کو برابر رکہے ہوئی ہین
آسمان کے کنارے مین کہتے ہین اے محمد تم اللہ کی پیغام پہونچانے والی ہو اور
مین جبرئیل ہون اور مین نے اون کی طرف سے آسمان کی کنارون مین اپنا منہہ پہیرنا
شروع کیا پہر مین جس طرف نظر کرتا تہا اونکو اوسی طرح دیکہتا تہا پہر مین وہین
کہڑا رہا نہ آگے بڑہتا تہا اور نہ پیچہے ہٹتا تہا یہانتک کہ خدیجہ نی میرے ڈہونڈنے
کے لیئے لوگ بہیجی وہ مکہ تک پہونچے اور اوس کے پاس لوٹ گئے اور مین اپنی
جگہ پر کہڑا رہا پہر وہ میرے پاس سے چلے گئی اور مین پلٹ کر اپنی لوگون پاس چلا
آیا ابن سید الناس فرماتے ہین کہ اس روایت مین یون ہے کہ جبرئیل خواب
مین آئے کیا عجب ہے کہ پہلے خواب مین آئی ہون پہر جاگتے مین آئی کیونکہ
جو خواب آپ دیکہتے تہی بعینہ اوسکا ظہور ہوتا تہا ابن اسحق نے کہا کہ جیسی کہا
اسمعیل نے جو حکیم کے بیٹی ہے کہ اون سی بیان کیا گیا حضرت خدیجہ

کی زبانی کہ اونہون نے اللہ کے رسول سے کہا اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے کہ اے میری چچا کے بیٹے بھلا تمسے ہو سکتا ہے کہ مجھکو خبر دو اپنی رفیق کی جو تمہارے پاس آتی ہین جسوقت وہ آدین فرمایا ہان وہ بولین جب وہ تمہارے پاس آوین تو مجھکو خبر کرنا پھر آپ کی پاس حضرت جبریل آئی جسطرح آیا کرتے تھے تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی حضرت خدیجہ سے کہا یہہ جبریل میرے پاس آئی وہ بولین آپ اُوٹھے میرے بائین ران پر بیٹھے تب اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے اوٹھکر اون کے اوپر بیٹھہ گئے اونہون نے کہا آپ اون کو دیکھتے ہین فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میرے داہنی ران پر بیٹھو پھر بولین آپ اون کو دیکھہ رہی ہین فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میری گود مین بیٹھو آپ اون کی گود مین بیٹھے وہ بولین آپ اونکو دیکھہ سکتے ہین فرمایا ہان تب اونہون نے اپنی اوڑھنی اوتار لی اور اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بھیجے اون کی گود مین بیٹھے رہی پھر وہ بولین بھلا آپ اون کو دیکھہ رہی ہین فرمایا نہین وہ بولین اے میرے چچا کے بیٹے مضبوط رہو اور خوش رہو قسم اللہ کی وہ فرشتہ ہی وہ شیطان نہین ہے جانا چاہیے کہ ابن اسحق نے پہلی روایت مین یہہ نہین لکھا کہ مین نے یہہ حدیث کسسے سنی اور دوسری روایت مین معلوم ہوا کہ اسمٰعیل نے کسسے سنا وہ کون شخص ہے جسنے اسمٰعیل سے بیان کیا مگر معتبر لوگون کی زبانی جو روایت ہوئی ظاہر یہی ہے کہ اونہون نے سچی لوگو سے سنا ہے تب تو بیان فرمایا ہے مگر جس سند مین ہر شخص کا صاف نام

تہا دیا اوسنے سعد کا لیا لیا امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ
کی شرح مین لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی اور عقبہ کے بیٹی موسیٰ کی کتاب
مین ہے کہ ورقہ پاس لیجانی سے پہلے حضرت خدیجہ عداس
کے پاس گئین جو ربیعہ کے بیٹی عتبہ کا غلام تہا اور نصرانی تہا نینوی
کے لوگون مین سے تہا حضرت خدیجہ نے اوس سے کہا کہ مین تجہکو اللہ
کی یاد دلاتی ہون کہ تو مجہکو خبر دے کہ تم لوگون کو جبریل کا حال معلوم
ہے عداس بولا اللہ بڑا پاک ہے بڑا پاک ہے ای قریش کی عورتون
کے سردار جبریل کا کیا کام ہے جو اس زمین مین اون کا ذکر کیا جاوے
جہان کے لوگ بت پرست ہین حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ تو مجہکو خبر دے
جو تجہکو اون کا حال معلوم ہو وہ بولا کہ وہ امانتدار ہین اللہ کے اوس کی بیچ
مین اور اوس کی نبیون کے بیچ مین اور وہی ساتھ رہتے تہی موسیٰ اور
عیسیٰ کی پہر حضرت خدیجہ اوس کے پاس سے لوٹین امام زرقانی
لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی طرخان کے بیٹی ہین بصرہ کے رہنے والے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے ایک سو تینتالیس برس گذری تہی
جب اون کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا اور اون کی ستانوی برس کی عمر ہوئی
اور وہ ثقہ تہے اللہ کے بندگی مین بہت مشغول رہتی تہی موسیٰ جو عقبہ
کے بیٹے ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہین اونہون نے جو کتاب لڑائیون
کے حال مین لکہی ہے اوس کتاب کے حق مین امام مالک نے فرمایا کرتے تہی کہ
یہہ کتاب لڑائیون کی سب کتابون سے زیادہ معتبر ہے مولانا جلال الدین

سیوطی نے اتقان مین لکہا ہے کہ بیہقی نے دلائل مین اور واحدی نے روایت کی ہے یونس تک سند پہونچائی ہے جو بکیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی یونس سے جو عمرو کے بیٹے ہین اونہون نے نقل کی ہے اپنے باپ سے اونہون نے ابو میسرہ عمرو سے جو شرحبیل کے بیٹے ہین کہ اللہ کے رسول صلعم نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے خدیجہ سے فرمایا کہ مین جب اکیلا ہوتا ہون ایک آواز سنتا ہون سو قسم اللہ کی مجہکو خوف آیا کہ یہہ کوئی امر نہو وہ بولین اللہ کی پناہ اللہ کبہی آپ سے ایسا معاملہ نہ کریگا قسم اللہ کی آپ تو امانت ادا کرتے ہین اور رشتہ جوڑتے ہین اور سچی بات بولتے ہین پہر جب ابو بکر آئے خدیجہ نے اس بات کا اون سے ذکر کیا اور کہا محمد صلعم کے ساتہہ ورقہ پاس جاؤ وہ دونو چلے اور احوال اون سے کہا آپ بولے کہ جب مین اکیلا ہوتا ہون اپنے پیچہے سے آواز سنتا ہون یا محمد صلعم یا محمد صلعم پہر مین بہاگ چلتا ہون زمین مین اونہون نے کہا یہہ نکرو جب تمہارے پاس آوے تو ٹہرے رہو یہان تک کہ سنو وہ کیا کہتا ہے پہر میرے پاس آؤ اور مجہے خبر دو پہر جب آپ اکیلے ہوئے آپ کو پکارا یا محمد صلعم کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہان تک کہ ولا الضالین تلک پہونچی معنی اس کے یہہ ہین کہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بہت رحم والا ہے سب خوبی اللہ کو ہے جو مالک ساری جہان کا ہے بڑا مہربان بہت رحم والا مالک انصاف کے دن کا تجہی کو ہم پوجتے ہین اور تجہی سے مدد مانگتے ہین چلا ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی کہ احسان کیا تو نے اون پر نہ اون

سکے کہ غصہ ہوا اوپر اور نہ بہکنے والوں کی ہو مولانا لکہتے ہین کہ ابو میسرہ نے
یہہ کہا کہ مین نے کسی سے سُنا او ربیان کرنے والی مرد اسکی سب معتبر ہین
اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین لکہا ہے کہ یہی کہا عبید اللہ نے کہا کہ
ہمکو خبر دی اسرائیل نے اونہون نے روایت کی ابو اسحق سے اونہون نے
ابی میسرہ سے یہی قصہ جو ہو چکا پہر اوس مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ
پاس گئے اور اون سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا خوش ہو جیے پہر خوش ہو جیے
پہر خوش ہو جیے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جن کے عیسی نے خوشی
سُنائی کہ ایک پیغمبر میرے بعد آوینگے اون کا نام احمد ہے سو مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ ہی احمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
اللہ کے پیغام پہونچانے والی ہین اور نزدیک ہے وہ وقت کہ آپ کو لڑائی کا
حکم ہوگا اور اگر آپ کو لڑائی کا حکم ہوگا اور مین زندہ ہونگا البتہ آپ کے ساتہہ ہوکر
لڑونگا پہر ورقہ مرگئے سو فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے کہ مین نے دیکہا اوس عالم کو جنت مین اوسکی اوپر سبز کپڑے تہی اور مولانا
جلال الدین سیوطی نے یہی روایت تفسیر در منثور مین ابن ابی شیبہ
کی مصنف سے اور ابو نعیم اور بیہقی اور واحدی او ثعلبی سے نقل کی
ہے اوسکی آخر مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ پاس آئے اون سے اس کا
ذکر کیا ورقہ نے کہا خوش ہو جیے پہر خوش ہو جیے کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ وہی ہین جن کی خوشی سُنائی مریم کے بیٹے نے اور آپ اوسی طرح کی
ناموس پر ہین جیسا موسی کو ملا تہا اور آپ نبی ہین بہیجے ہوئی جانا چاہیے کہ ناموس

اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کا اور اوسکی شریعت کا نام ہے اشعیا
نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین ہے کہ اونہون نے یعنی یہود نے ناموس کو بدلا
یعنی شریعت کو بدل ڈالا سو ورقہ نے اوسی بول کے موافق فرمایا کہ آپ اوس
طرح کی شریعت پر ہین جیسے حضرت موسیٰ کی شریعت تہی ورقہ کو اگلے
کتابون سے ثابت ہو چکا تہا کہ آخری پیغمبر کو ویسی شریعت ملیگی جیسی شریعت
حضرت موسیٰ کی ہے حضرت موسیٰ کو توراۃ مین جہاد کا حکم ہوا تہا اور بڑی
بڑے گناہ کرنے والون کے لئے اوس شریعت مین سزائین مقرر تہین زنا
کرنے والی کو پتہراؤ کرکے مار ڈالنا اور خون کا بدلا خون یعنے جو شخص کسی کو مار
ڈالے اوس کو مار ڈالنا جو کسیکی آنکھ پھوڑے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالنا اور جو کسی کا
دانت توڑے اوسکا دانت توڑنا اسیطرح گناہون کی سزائین مقرر تہین
حضرت عیسیٰ کی انجیل مین سزائین موقوف ہوگئین اوس وقت مین عالم
فاضل قاضی مفتی بہت بگڑی تھے خود چہپکے چہپکے گناہ کرتے اور گنہگارون
پر سزا کا فتوے دیتے حق تعالیٰ نے گنہگارون کو بغیر سزا کی توبہ سے بخشدیا
اور حکم ہوا کہ جو کوئی تمسے بدی کرے اوس سے نیکی کرو بدی کا بدلا نہ لو توراۃ
مین اور سب کتابون مین خبر دی تہی کہ آخری پیغمبر مانند موسیٰ کے جہاد کرینگے
اور گنہگارون کو سزا دینگے اوسی کی موافق ورقہ نے فرمایا کہ آپ کو
حکم جہاد کا ہوگا ورقہ چونکہ اللہ کی کتابین پڑہی ہوئی تہی اس کلام کو سنکر
پہچان گئے کہ اللہ کا کلام ہے یہہ اللہ کی حکمت تہی کہ حضرت محمدؐ کو اللہ اون
پڑہ رکہا اور سلامتی بہیجے چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا آپ نے

نہ لکھی کوئی کتاب پڑہی نہ کوئی کتاب لکھی نہ کبھی پڑہی لکھو نسی کتابوں کی باتیں
سُنیں اللہ نے اُنکا ایک اپنا کلام جبریل کے ہاتھ بھیجا ہوا حوال گذرا تھا آپ نے
بیان کیا پڑہے لکہنے گواہی دی کہ یہہ کلام اللہ کا ہے جب آپ نے پہچانا کہ یہہ
جبریل ہیں اللہ کا کلام لائے ہیں اللہ نے آپ کا شوق بڑہایا کتنی مدت پیغام کا بہیجنا
موقوف رکھا ابن سید الناس نے عیون الاثر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق
نے کچھ مدت مقرر نہیں لکھی کہ کتنے دنوں تک پیغام کا آنا موقوف رہا ابو القاسم
سہیلی نے کہا ہے کہ بعض حدیثیں جنکی سند برابر پہونچی ہے اُن میں یہہ
ہے کہ اڑہائی برس تک پیغام موقوف رہا آپ کو بڑا قلق رہا پہر اللہ نے یا ایہا المدثر
کے پانچ آیتیں بہیجیں اور حکم کیا کہ اوٹہہ کہڑا ہو اور کافروں کو اللہ کے عذاب
سے ڈراؤ اب آپ کو یہہ حکم ہوا کہ کافروں کو اللہ کا ڈر سناؤ اور اوس کے عذاب
سے ڈراؤ پہلے آپ نے چپکے چپکے لوگوں کو سمجہایا پہلے حضرت خدیجہ ایمان
لائیں پہر حضرت علی جو آپ کے چچا ابو طالب کے بیٹے تہے پہر حضرت ابو بکر اور
حضرت بلال اور حضرت زید یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آزاد کئے ہوئے غلام تہے اور ام ایمن جنہوں نے آپ کو لڑکپن میں گود میں کہلایا
تہا اور کہلایا تہا حاکم نے عبد الرحمن بن اسود تک سند پہونچائی اونہوں
نے محمد سے جو عبید اللہ کے بیٹے ہیں وہ ابو رافع کے بیٹے ہیں اونہوں نے اپنے
باپ یعنی عبید اللہ سے اونہوں نے ابو رافع سے کہ اللہ کے رسول نے
اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے پیر کے دن نماز پڑہی اور آپ کی ساتھ
حضرت خدیجہ نے نماز پڑہی اور منگل کے دن آپ نے حضرت علی کو

نماز کا حکم دیا وہ ایمان لاسئے اور بولی کہ ٹہر جاسئے کہ مین ابوطالب سی نماز
کا حکم سے لے اون تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے
فرمایا کہ وہ تو امانت ہے یعنی چہپانے کی بات ہے تب حضرت علی
بولی کہ پہر تو مین نماز پڑہونگا پہر اونہون نے منگل کے دن اللہ کے رسول
کے ساتہہ نماز پڑہی حاکم نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے ابن اسحاق
لکہتی ہین کہ مجہسی کہا عبد اللہ نے جو ابو نجیح کے بیٹی ہین اونہون
نے روایت کی مجاہد سی اونہون نے کہا کہ اللہ نے جو جو احسان حضرت
علی پر کیے اور جو جو اون کے حق مین بہلائیان چاہین اون مین سے
ایک یہہ بات ہے کہ قریشیون پر بڑی تنگی پڑی اور ابوطالب پر بہت
لوگون کا خرچ تہا تو اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے حضرت علی کو اون کے گہر سی لی لیا سو حضرت علی
اللہ کے رسول کے ساتہہ رہی یہان تک کہ اللہ نے آپ کو نبی کر کے بہیجا
سو حضرت علی آپ کی تابع ہوئے اور آپ پر ایمان لائی اور آپ
کو سچا جانا ابن اسحاق نی کہا کہ بعضے علم والون نے ذکر کیا ہے کہ
جب وقت نماز کا آتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکی کی گہاٹیون
کی طرف نکل جاتی تھے اپنی چچا ابوطالب سی اور سب چچاؤن سی اور
سب قوم سے چہپ کر اور حضرت علی آپ کے ساتہہ نکلتے تہی اور
دونون وہان نماز پڑہتی تھے پہر جب شام ہو جاتی تہی لوٹ آتے تہی جب تک
اللہ کو منظور تہا اسی طرح گذری پہر ابوطالب نی ایک دن دونو کو نماز پڑہتے

دیکھہ لیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھی
کہا کہ یہہ کیا دین ہے جسپر تمکو عمل کرتے دیکھتا ہون آپ نی فرمایا اے چچا یہہ
دین ہے اللہ کا اور دین اوس کے فرشتون کا اور اوس کے پیغمبرون کا اور
دین ہمارے باپ حضرت ابراہیم کا یا جسطرح آپ نی فرمایا ہو مجھکو
بہیجا اللہ نے اس دین کے ساتھہ کہ پیغام پہونچاؤن بندون کو اور تم ای چچا
سب سی زیادہ اس بات کی حق دار ہو کہ مین تمہاری خیرخواہی کرون اور ہدایت
کی طرف بلاؤن اور سب سی زیادہ اس بات کے حق دار ہو کہ اس دین کو بہی
قبول کرو اور اوسپر میری مدد کرو یا جس طرح آپ نے فرمایا ہو ابوطالب نے
کہا ای میری بہائی کے بیٹے مین نہین چہوڑ سکتا ہون دین اپنی باپ دادون
کا لیکن قسم اللہ کی جب تک مین زندہ رہون گا تمکو کچھہ ایذا نہین پہونچنے پاوےگی
اور ذکر کیا ہے لوگون نے کہ ابوطالب نی حضرت علی سی کہا یہہ کیا
دین ہے جسپر تم ہو فرمایا ای باپ مین اللہ کے رسول پر ایمان لایا اللہ اونپر
درود بھیجے اور سلامت رکھی اور راست جانا اور جو کچھہ وہ لائے اوسکو سچا
جانا اور اون کی ساتھہ مین نی اللہ کی واسطے نماز پڑہی اور مین تابع ہوا لوگ کہتی
ہین کہ ابوطالب نی کہا کہ اوہون نے تمکو اچھی بات کی طرف بلایا ہے تم اون
کے ساتھہ رہو محب طبری ذخائر العقبی مین لکھتی ہین کہ امام
احمد نے عفیف کندی تک سند پہونچائی ہے اوہون نی کہا کہ مین سوداگر
تہا سو مین حج کو آیا اور عباس جو عبد المطلب کی بیٹی ہین اون پاس
آیا کہ اون سی کچھہ خریدون کہ وہ مرد سوداگر تہی سو قسم اللہ کی مین اون کے

پاس تھا ایکا ایک ایک مرد خیمے سے نکلی اور آسمان کی طرف دیکھا
اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئی پھر ایک عورت اوسی خیمی سے نکلی اون کی پیچھی
کھڑی ہوئی اور نماز پڑھی پھر ایک لڑکا نکلا کہ جوانی کے قریب تھا وہ اون دونون کے
ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا مین نے عباس سے کہا یہہ کون ہین کہا یہہ محمد
ابن عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد المطلب کی بیٹے یعنی میرے بھتیجی ہین کہا یہہ عورت
کون ہے کہا اون کی بیبی خدیجہ بیٹی خویلد کی کہا یہہ جوان کون ہے کہا یہہ اون کے
چچا کی بیٹے علی ہین ابو طالب کی بیٹے مین نے کہا یہہ کیا کرتی ہین کہا نماز
پڑھتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم نبی ہون اور اون کی راہ پر کوئی نہین سوای مگر
اون کی بی بی اور اون کے چچا کا بیٹا یہہ جوان اور وہ کہتی ہین کہ اب مجھکو فتح ہونگی
خزانے فارس کے بادشاہ کی اور روم کی بادشاہ کی سو عفیف بیٹی قیس کے
بعد اوس کے ایمان لای اور اچھی مسلمان ہوی وہ کہتے ہین کہ اگر اللہ مجھکو
اوس دن ایمان دیتا تو مین دوسرا ہوتا علی کے ساتھ جو ابو طالب کی بیٹے ہین
امام مسلم صحیح مسلم مین فرماتی ہین کہ ہمسے کہا احمد نی جو جعفر کے بیٹے ہین
اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا نضر نے جو محمد کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا عکرمہ
نے جو عمار کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا شداد نی جو عبد اللہ کے بیٹے ہین اور یحیی
نے جو ابو کثیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی ابو امامہ سے کہا عکرمہ نے
کہ شداد ملے ہین ابو امامہ سے اور واثلہ سے اور ساتھ رہی ہین حضرت
انس کے ملک شام تک اور اون کی بزرگی اور بھلای کی تعریف فرمای اونہون
نی روایت کی ابو امامہ سے اونہون نی کہا کہ کہا عمرو نی جو عبسہ کی بیٹے ہین

کہ میں جب جہالت میں تھا جب ہی خیال رکھتا تھا کہ یہ لوگ جو بت پوجتے ہیں
گمراہ ہیں اور اون کا دین کچھ نہیں پھر میں نے سنا کہ مکہ میں ایک مرد ہیں کہ خبریں
سناتے تھیں سو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اون کے پاس آیا سو کیا دیکھتا ہوں
کہ اللہ کی پیغام پہونچانی والے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے چھپی ہوئی
ہیں اون کی قوم کا اونپر غلبہ ہے سو میں چپکی چھپ کر گیا یہان تک کہ مکہ میں آپ
کے پاس داخل ہوا میں نے کہا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا
نبی کسی کہتے ہیں فرمایا مجھکو اللہ نے بھیجا ہے میں نے کہا آپ کو کس چیز کے ساتھ
بھیجا ہے فرمایا مجھکو بھیجا ہے رشتون کی جوڑنی کے لئے اور بتون کے توڑنے کی
لئے اور اس لئے کہ اللہ اکیلا جانا جاوے اوس کی ساتھ کوئی چیز شریک نہ کی
جاوے میں نے کہا کہ آپ کی ساتھ اس بات پر کون ہے فرمایا ایک آزاد اور
ایک غلام اور آپ کی ساتھ اون دنوں میں ابوبکر اور بلال تھے اون
لوگوں میں سے جو آپ پر ایمان لائے تھے میں نے کہا میں آپ کی ساتھ رہونگا آپ
نے فرمایا ان دنوں میں یہ نہ ہو سکیگا تو نہیں دیکھتا میرا حال اور لوگوں کا حال لیکن تو
اپنی لوگوں کی طرف پلٹ جا پھر جب تو سنے کہ میں نے غلبہ پایا تب تو میری پاس
آیئو پھر وہ کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی لوگوں کی طرف چلا گیا اور اللہ کی رسول اللہ اونپر
درود اور سلامتی بھیجے مدینہ میں تشریف لائے اور میں تھے لوگوں میں تھا لوگوں سے
خبریں پوچھا کرتا تھا یہان تک کہ مدینہ کی کچھ لوگ میری پاس آئے میں نے اون سے
پوچھا کہ یہ مرد جو مدینہ میں آئے ہیں اون کا کیا حال ہے وہ لوگ بولی کہ لوگ
جلدی جلدی اون کی طرف دوڑتی آتی ہیں اور اون کی قوم نے اون کی تا

کرنے کا ارادہ کیا تہا سو اون سی اللہ نہ ہو سکا تب مین مدینہ مین آیا اور
آپ کی پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا ای پیغام پہونچانے والی اللہ
کے آپ مجہکو پہچانتے ہین فرمایا ہان تو وہی ہے جو مجہسی مکہ مین ملا تہا مین نے
کہا ہان ابن اسحاق لکہتے ہین کہ جب حضرت ابوبکر ایمان لائے
اونہون نے اپنے ایمان کو ظاہر کیا اور لوگون کو اللہ کی طرف اور اوس کے
رسول کی طرف بلایا اور ابوبکر ایسی شخص تہے کہ نرم دل تہی اون کی قوم
کے لوگ اون سے الفت او محبت رکہتے تہی سو حضرت ابوبکر کے پاس اون
کی قوم مین کے جو جو لوگ آیا کرتے تہے اور اون کی پاس بیٹہا کرتی تہا
اون مین جن لوگون پر اون کو بہروسا تہا اون کو اسلام کی طرف بلانا شروع
کیا سو اون کی بلانے سی ایمان لائے جیسی مجہکو خبر پہونچی ہے عثمان جو
عفان کے بیٹی تہے اور زبیر جو عوام کے بیٹی اور عبدالرحمن جو عوف کے
بیٹے اور سعد جو ابی وقاص کے بیٹی ہین اور طلحہ جو عبیداللہ کی بیٹے ہین سو جس
وقت اونہون نی اون کا کہنا مان لیا اور ایمان لائے اور نماز پڑہی حضرت
ابوبکر اون سب کو اللہ کے رسول کی پاس لی آئی اللہ اون پر درود اور
سلامتی بہیجے اور ابن عبدالبر نی استیعاب مین روایت کیا ہے کہ خالد
جو سعید کے بیٹے تہے وہ یون ایمان لائی کہ اونہون نی خواب مین دیکہا
کہ وہ کہڑے کئی گئے ہین دوزخ کے کنارے پر پہر اونہون نی اوس کی
کشادگی اسقدر بیان کی کہ اللہ ہی جانے کہ وہ کتنا کشادہ تہا اور گویا اونکا
باپ اون کو اوس مین ڈہکیلے دیتا ہے اور دیکہا کہ اللہ کی رسول اللہ

اون پر درود اور سلامتی بھیجے اون کی کمر کو دونون طرف سے پکڑی ہوئی
ہین کہ اوس مین گر نہ پڑے اونہون نے یہہ خواب حضرت ابوبکر سے بیان
کیا ابوبکر بولی کہ مین تیرے ساتھ بہتری چاہتا ہون یہہ ہین پیغام پہونچانے
والی اللہ کے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھے تو اون کا تابع ہو جا
اور بیشک تو اب اون کی راہ پر چلیگا اسلام مین جو تجھکو روکیگا اوس مین
گرنے سے اور تیرا باپ اوسمین گرنے والا ہے پہر وہ ملے اللہ کے رسول سے
اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھے اور مسلمان ہوئے بہت اچھے
سواہب ہین ہے کہ ایمان لائے عبیدہ کے باپ عامر بیٹے جراح کی اور سلمہ
کے باپ عبد اللہ بیٹے عبد الاسد کی یہہ دونون شخص نو شخصون کے بعد ایمان
لائے اور ارقم جو ابو ارقم کے بیٹے مخزومی اور عثمان جو مظعون کے بیٹے ابن اسحاق
نے ذکر کیا کہ وہ تیرہ مردون کی بعد ایمان لائے اون کی دونون بہائی قدامہ اور
عبد اللہ اور عبیدہ جو حارث کی بیٹے وہ مطلب کی بیٹے وہ عبد مناف کی بیٹے اور سعید
جو زید کی بیٹے وہ عمرو کے بیٹے وہ نفیل کی بیٹے اور اون کی بی بی فاطمہ بیٹی خطاب
کی اللہ اون سب سے خوش رہے ـ اب یہہ ذکر ہے کہ اللہ
تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مین
حکم بھیجا کہ ہمارا حکم سب کے سامنے کہلم کہلا
پہونچاؤ تب یون حکم آیا کہ آپ نے بازار اور پینٹھ اور
میلون مین جا جا کر منادی کی اور اللہ کا پیغام سب
کو دی سنایا آپ کو اور آپ کے رفیقون کو

کافرون کی طرح طرح ستایا ایمان والون کی اللہ
کی خاطر سب مصیبتین قبول کین اللہ اون سب سی
راضی رہے

اب سنو کہ حضرت محمد کی اللہ اون پر درود اور
رحمتین بھیجے اونہون کی پہلی پہل چھپکی لوگون کو اللہ کے پیغام پہونچائے چھپکی
چھپکے بہت لوگ ایمان لائی بعد اوسکی اللہ تعالی سے یہہ آیت بھیجی فاصدع
بما تؤمر و اعرض عن المشرکین یعنی شیشہ پھوڑ دے اوس
بات کا جس کا تجھکو حکم کیا جاتا ہے اور منہہ پھیر لے شریک ٹھہرانی والون سی
سبحان اللہ قرآن شریف کی لفظین تھوڑی ہین پر مطلب بہت سا
ہی شیشہ پھوڑنے مین کیسی جھنکار ہوتی ہے اور ٹکری اوڑ اوڑ کر ہر طرف
پھیلتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اللہ کا پیغام اچھی طرح بی دہڑک سب کی سامنی
سنا اگر کسی سی مت چھپا غرض جب یہہ حکم اوترا آپ کی کھلم کھلا سب کے سامنی
کہنا شروع کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اوسکی سوا کسی کو نہ پوجو مکہ کے
بت پوجنی والون کی آپ کو بہت ستایا ہر طرح سی تنگ کیا اور دھمکایا مگر آپ
کی اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا اللہ اللہ کیسا آپ ہی کا دل اور جگر تھا اوس وقت
مین ساری دنیا مین کفر پھیلا ہوا تھا جو لوگ حضرت عیسی اور حضرت موسی
اور حضرت ابراہیم کی راہ پر تھے وہ چھپکی دم بخود بیٹھے تھے کچھہ بول نہ سکتی تھی
مولانا جلال الدین سیوطی در منثور مین لکھتی ہین کہ امام احمد کی اور امام
بخاری نے ادب المفرد مین اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم کی اور طبرانی
کی اور ابن مردویہ کی اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت مقداد تک سند پہونچائی

چاہئے تہا ان کو لا اپنی گہر کے دروازے پر پہونچی اور چوکہٹ پر کہڑی
ہوئی ہماری طرف دیکہا اور فرمایا خوش رہو اللہ اپنے دین کو غالب کریگا
اور اپنی بات کو پورا کرے گا اور اپنے نبی کی مدد کرے گا یہ لوگ جو تم
دیکہتے ہو اون مین سے ہین جنکو اللہ جلد تمہارے ہاتہون ذبح کریگا پہر
واللہ ہمنے دیکہا کہ اللہ نے اون کو ہماری ہاتہون ذبح کیا **امام**
ابن ماجہ سنن مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا احمد داری نے جو سعید کی
بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا یحییٰ نے جو ابوبکر کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا زائدہ نے
جو قدامہ کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی عاصم سے جو ابو النجود کی بیٹے
اونہون نے زر سے جو حبیش کی بیٹے اونہون نے عبد اللہ سے جو مسعود کے
بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ اول سب سے سات آدمیون نے اسلام کو ظاہر
کیا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اور ابوبکر نے
اور عمار نے اور اون کی مان سمیہ نے اور صہیب نے اور بلال نے
اور مقداد نے سو اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اونکو
اللہ نے بچایا اون کے چچا ابوطالب کے باعث سے اور ابوبکر کو اللہ
نے بچایا اون کی قوم کی سبب سے اور باقی جو تہے اون کو کافرون نے
پکڑا اور لوہے کی کرتی پہنائی اور اون کو دہوپ مین پگہلایا اور جو چاہا اون سے
کہلوالیا مگر ایک حضرت بلال کہ اونہون نے اللہ کی راہ مین اپنی جان کو بے
قدر سمجہا اور اون کی قوم نے بہی اون کے قدر نہ کی فردن نے اونکو پکڑا اور لڑکون
کے حوالے کر دیا لڑکے اون کو مکے کی گہاٹیون مین لئے پہرتے تہے اور وہ احد

احد سے کہتے تھی یعنی اللہ اکیلا ہے اکیلا ہے استیعاب مین ہے کہ حضرت
ابوبکر نے سات شخصون کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ مین عذاب اوٹھا رہی
تھے اون مین سے ہین بلال اور عامر جو فہیرہ کی بیٹی مواہب لدنیہ مین
ہے کہ امام بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے سات
شخصون کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ مین عذاب دئی جاتی تھی اونہین مین
سے زنیرہ تہین سو اون کی بینائی جاتی رہی اون کو اللہ کی راہ مین عذاب
دیا جاتا تہا وہ کہتی تہین مین اسلام کو نہچھوڑونگی کافرون نے کہا اون کی
آنکھہ لات اور عزے نے چھین لی وہ بولین ہرگز نہین قسم اللہ کی یہہ
بات نہین ہے پہر اللہ نے اون کی آنکھہ پہیر دی **ابن ماجہ** فرماتی
ہین کہ ہمسی کہا علی نے جو محمد کی بیٹے ہین اور عمرو نے جو عبداللہ کے بیٹی
اون دونون نے کہا کہ ہمسی کہا وکیع نے کہ ہمسی کہا سفیان نے اونہون
نے ابواسحاق سے اونہون نے ابولیلی کندی سے کہا کہ آئی جناب حضرت
عمر کے پاس آپ نے کہا نزدیک آؤ تمسی زیادہ کوئی اس جگہ بیٹھنے کی
لائق نہین مگر عمار پہر حضرت خباب اونکو اپنی پیٹھہ پر کے نشان کہول کر دکہانی
لگے کہ کافرون نے جو اون کو عذاب دیا تہا **امام زرقانی** لکھتی ہین
کہ ابن عبدالبر نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ابوجہل نے نیزہ بہونکا سمیہ کی
ران مین جو عمار کی ماں تہین وہ مر گئین عمار نے عرض کیا ای پیغام پہونچانے
واسطے اللہ کی ہمارے اوپر عذاب انتہا کو پہونچا آپ نے فرمایا صبر کرو ای
ابویقظان کی باپ یا اللہ مت عذاب دی یاسر کی اولاد مین سے کسی کو آگ

کا ابن سعد نے صحیح سند مجاہد تک پہونچائی کہ سمیہ شب مسلمانوں میں اول شہید ہیں امام مسلم صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا کریب کے باپ محمد نے جو علا کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہمسے کہا ابواسامہ نے اونہوں نے روایت کی اعمش سے اونہوں نے عمرو سے جو مرہ کے بیٹے ہیں انہوں نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے انہوں نے فرمایا کہ جب اوتری یہ آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ یعنی اور ڈرا اپنی قوم کو جو بہت نزدیک میں رشتہ میں اور اپنی لوگوں کو اون میں سے چنے ہوئے ہیں نکلے اللہ کی پیغام پہونچانے والی اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے یہاں تک کہ صفا پہاڑ پر چڑھے اور چلا کر آواز دی یا صباحاہ یعنی اے لوگو جمع ہو جاؤ لوگوں نے کہا یہ کون ہے جو آواز دیتا ہے لوگوں نے کہا محمد ہیں سب لوگ آپ کی پاس جمع ہو گئے تب فرمایا ای اولاد فلانے شخص کی ای اولاد فلانے شخص کی ای اولاد فلانے شخص کی اے اولاد عبد مناف کی ای اولاد عبد المطلب کی تب وہ آپ کی پاس اکٹھی ہوئی فرمایا بھلا دیکھو تو اگر میں تمکو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک فوج نکلتی ہے بہلا تم مجھکو سچا جانوگی وہ لوگ بولے ہمنے تمہاری کوئی بات جھوٹی نہیں پائی تب آپ نے فرمایا پھر میں تو ڈرانی والا ہوں تمہارا بڑے سخت عذاب سی سامنے ابولہب بولا تیرا برا ہو تو نے فقط اسی لئے ہمکو جمع کیا پھر یہ سورہ اوتری تبت یدا ابی لہب وقد تب یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہو گیا وہ ہو اسی طرح پڑھا اعمش نے آخر سورہ تک جانا

جانتا ہے کہ اللہ تعالی نے پہلی بعض لفظیں قرآن میں اوتاری تہیں کہ مطلب کو لوگ خوب سا سمجھہ جاویں پہر اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لفظوں کے نکال ڈالنی کا حکم دیا خلاصہ مطلب جو تہا وہ باقی رکہا وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے و رھطک منہم المخلصین پہلے اوترا تہا پہر اللہ تعالے نے یہہ لفظیں موقوف کر دیں اور وقد تب میں سے قد نکال ڈالا اب یوں پڑہا جاتا ہے تبت یدا ابی لہب وتب اس سورہ میں اللہ نے فرمایا کہ ابولہب اور اوس کی جورو آگ میں جاویں گے اوس کو مال اور دولت کچہ کام نہ آویگا امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا حرملہ نے جو یحیی کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہمکو خبر دی وہب کی بیٹی نے کہا مجہکو خبر دی یونس نے اونہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا مجہکو خبر دی ابن مسیب نے اور ابو سلمہ عبد الرحمن کے بیٹے نے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ جس وقت اللہ کے رسول پر یہہ آیت اوتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈر سنا دے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو آپ نے فرمایا اے لوگو قریش کی خرید و اپنی جان کو اللہ سے میں نہیں کام آونگا تمکو اللہ کے سامنے کچہہ اے اولاد عبد المطلب کی میں نہیں کام آونگا تمکو اللہ کے سامنے کچہہ اے عباس بیٹے عبد المطلب کی میں نہیں کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ اے صفیہ اللہ کے رسول کی پہپی میں نہیں کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہسے جو چاہے تو میں نہیں کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا

قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین اور زہیر نے جو حرب کے بیٹے ہین دونون نے کہا
کہ ہمسے کہا جریر نے اونہون نے روایت کی عبد الملک سے جو عمیر کے بیٹے ہین
اونہون نے موسی سے جو طلحہ کے بیٹے ہین اونہون نے حضرت ابوہریرہ سے
اونہون نے فرمایا کہ جب اوتری یہہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین
یعنی ڈر سنا دے اپنی نزدیک ناتے والون کو پکارا اللہ کے رسول نے اللہ
اون پر درود اور سلامتی بہیجے قریش کو تب وہ سب جمع ہوئے پہر سب
کو ملا کر پکارا اللہ کے رسول نے اور خاص خاص کو بہی پکارا فرمایا ای اولاد کعب
کی جو لوی کا بیٹا ہے تم چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد مرہ کی جو کعب
کا بیٹا ہے تم چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد عبد شمس کی تم چہڑاو اپنی
جانون کو آگ سے ای اولاد عبد مناف کی تم چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے ای
اولاد ہاشم کی تم چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی
تم چہڑاو اپنی جانون کو آگ سے ای فاطمہ تو چہڑا اپنی جان کو آگ سے کہ مین نہین
اختیار رکہتا ہون تمہارے واسطے اللہ کی سامنے کچہہ اس کی سوا کہ کسی
رشتہ ہے آپ مین اوسکو تر کرونگا اوس کی طراوت امام بخاری
نے نسب نامہ آپ کا یون لکہا ہے کہ حضرت محمد اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے بیٹے ہین عبد اللہ کے وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے
عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کی وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے
وہ بیٹے لوی کی وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کی وہ بیٹے
نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کی

وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کی وہ بیٹے معد کی وہ بیٹے عدنان کے اور عدنان
کا لپشت نامہ حضرت اسماعیل پیغمبر علیہ السلام تک پہونچتا عدنان کی اور حضرت اسماعیل
کے بیچ مین بہت لوگ ہین اور حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
بیٹے ہین **امام مسلم** فرماتی ہین کہ ہمسی کہا محمد نے جو عبد اللہ کے بیٹے
وہ نمیر کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا وکیع نے اور یونس نے جو بکیر کے بیٹے ہین دونون نی
کہا کہ ہمسی کہا ہشام نے جو عروہ کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی اپنی باپ
سی اونہون نے حضرت عائشہ سی اونہون نے کہا جب اوترا **وانذر عشیرتک**
الاقربین اللہ کی رسول اللہ اون پر درود اور سلام بھیجے صفا پہاڑ
پر کھڑے ہوئی اور فرمایا ای فاطمہ بیٹی محمد کی ای صفیہ بیٹی عبد المطلب
کی ای بیٹو عبد المطلب کے مین نہین اختیار رکھتا ہون تمہارے لئے اللہ
کے سامنی کچھ مانگو مجھسی میری مال مین سی جو کچھ چاہو **امام نووی**
صحیح مسلم کی شرح مین لکھتے ہین کہ یہہ جو فرمایا کہ اللہ کے سامنی کیمرا اختیار
نہین اس کا مطلب یہہ ہے کہ میری رشتہ داری پر بہروسا نکرو کہ مجھسی کچھہ
نہین ہوسکتا کہ اوس مصیبت کو ٹال دون جس کا اللہ تمپر ڈالنے کا ارادہ کری
امام نووی نے یہہ بات اس لئے لکھہ دی کہ کوئی بی وقوف ان
حدیثون کا یہہ مطلب نہ سمجھی کہ اللہ تعالے نی آپ کو امت کی سفارش کا اذن
نہین دیا اور بہت سی حدیثین آئی ہین اون کو بہی دیکھو پہلی پہل آپ نے
اصل جڑ ایمان کی سکھا دی اور خوب سمجھا دیا کہ اللہ کی آگے کسی کا اختیار نہین
اگر اللہ کو منظور نہو گا تو مین کچھہ تمہین فایدہ نہ دے سکونگا مطلب یہہ ہے کہ

اگر ایمان نہ لاوینگے اور نیک کام نہ کرینگے تو میری فقط رشتہ داری سے کچھ
فائدہ نہ ہوگا میرا اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں ابولہب آپ کا چچا ایمان نہ لایا
آگ میں جاویگا پھر جب لوگ ایمان لائے اور اللہ کی بندگی میں مشغول ہوئے
اللہ تعالے اپنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی خوشیاں سنائیں خصوصا جو
ایماندار آپ کے رشتہ دار ہیں اون کو بڑی بڑی درجے دی بعضوں
سے صاف صاف جنت کا وعدہ کر دیا مگر ایسا ڈر اون کو بھی رہتا تھا کہ جنت میں
جانے سے پہلے اللہ کبھی ہمارے قصور پر ناراض نہو جاوے جو اللہ کے
عاشق ہیں وہ اللہ کی ذراسی خفگی کو دوزخ کے عذاب سے کم نہیں جانتے
ذرا ذراسی تقصیروں سے ڈرتے ہیں امید اور ڈر دونوں دل میں رہیں
تو ایمان پکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام امت کی سفارش
کا اذن دیگا اللہ نے اس بات کا وعدہ کر رکھا ہے بہت سے لوگ
بے حساب بہشت میں جاوینگے اون پر کچھ عذاب نہ ہوگا اور بعضے
پہلی دوزخ میں رہینگے پھر جب اللہ کا اذن ہوگا آپ اون کے سفارش
کرینگے اور اون کو آگ میں سے نکال کر بہشت لے جاوینگے دوزخ میں وہم
بھی بتا گیا ہوا ہے الہی اپنے فضل وکرم سے اپنا ڈر ہمارے دلوں میں قایم
رکھیو اور اپنی رحمت کا امیدوار رکھیو اور اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی سفارش ہمکو نصیب کیجیو اور اپنے دیدار سے محروم نہ رکھیو آمین
اب کچھہ ذکر ہے کہ جب آپ پر تبت یدا الخ اوتری
ابولہب کی جورو پتھر لیکر آئی آپ بیٹھے رہے اور اوسنے

آپ کو نہ دیکھا ۔ درمنثور مین ہے کہ ابو یعلے اور ابن ابی حاتم اور
حاکم نے اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم اور بیہقی نے دلایل مین روایت کی ہے
اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ اسما جو ابوبکر کی بیٹی ہین اونہون نے فرمایا کہ جب
اوتری تبت یدا ابی لہب یعنے ٹوٹ جاوین دونون ہاتھ ابولہب کے
آئے کانی ام جمیل چلاتے ہوئے اور اوس کے ہاتھہ مین ایک پتھر تھا
اور اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی نیچے بیٹھے ہوئی تھے اور
حضرت ابوبکر آپ کے پہلو مین تھے ابوبکر بولے کہ یہہ آئی ہے اور مین ڈرتا
ہون کہ آپ کو دیکھی گی آپ نے فرمایا وہ مجھکو ہرگز نہین دیکھی گی اور آپ نے
کچھہ قرآن پڑھا کہ اوسکی پناہ پکڑی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ جب تو
قرآن پڑھتا ہے ہم کر دیتے ہین تیرے بیچ مین اور اون لوگون کے
بیچ مین کہ جو نہین یقین لاتے آخرت پر ایک پردہ ڈھانکا ہوا وہ آئی یہان
تک کہ حضرت ابوبکر کے پاس کھڑی ہوئی اور اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا وہ بولی اے ابوبکر مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمہارے
رفیق نے میری ہجو کہی ہے حضرت ابوبکر بولے نہین قسم اس گھر کے مالک
کی اونہون نے تیری ہجو نہین کہی تب وہ چلی گئی اور وہ کہتی جاتی تھی کہ قریشی
لوگ جانتے ہین کہ مین اون کی سردار کی بیٹی ہون اور ابن مردویہ اور
بیہقی نے دلائل مین اور ایک سند اسما تک پہونچائی ہے کہ ام جمیل حضرت
ابوبکر کے پاس آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
تھے وہ بولی اے ابی قحافہ کی بیٹے کیا باعث ہے کہ تیرے رفیق نے میری

اوپر شعر کہے ہین ابوبکر بولے واللہ میرے رفیق شاعر نہین اور نہین
جانتے کہ شعر کیا چیز ہے وہ بولی اونہون نے نہین کہا فی جیدہا حبل
من مسد یعنی اوسکی گردن مین رسی ہے سونج کی سو وہ کیا جانی
کہ میری گردن مین کیا ہے تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوس سے کہو تو میرے پاس بہلا کسی کو دیکہتی ہے وہ مجہکو ہرگز نہین
دیکہی گی ڈال دیا گیا میرے اور اوس کے بیچ مین پردہ تب حضرت
ابوبکر نے اوس سے پوچہا وہ بولی کیا تم مجہسے ٹہٹہا کرتے ہو قسم اللہ
کی نہین دیکہتی مین کسی کو تمہارے پاس اور ابن ابی شیبہ نے اور
دارقطنی نے افراد مین اور ابونعیم نے دلائل مین ابن عباس سے یہی
قصہ نقل کیا اوس مین یون ہے کہ وہ چلی گئی حضرت ابوبکر بولے یا رسول
اللہ اوسنے آپ کو نہین دیکہا فرمایا کہ میرے اور اوس کے بیچ مین
ایک فرشتہ تہا کہ مجہکو اپنے بازو سے ڈہانکے ہوئے تہا یہانتک کہ
وہ چلی گئی اور ابن مردویہ کے روایت مین حضرت ابوبکر سے یون ہے
کہ فرمایا جبرئیل میرے اور اوس کے بیچ مین آڑ ہوگئے تہے۔ اب یہ
ذکر ہے کہ اللہ کا کلام آسمان سے پر حضرت جبرئیل کو اور
فرشتون کو پہونچتا تہا پہر حضرت جبرئیل کو اللہ جس وقت
بہیجتا تہا وہ آکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
کا حکم پہونچاتی تہے اسطرح قرآن تہوڑا تہوڑا کرکے

اوترا - اب سنو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح آہستہ آہستہ قرآن
اوترتا تہا جیسا حکم ہوتا تہا آپ بجا لاتے تہے امام بخاری لکہتے ہین کہ
ہمسے کہا موسیٰ نے جو اسمٰعیل کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابوعوانہ
نے کہا کہ ہمسے کہا موسیٰ نے جو ابوعائشہ کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا سعید
نے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی ابن عباس سے اونہون
نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے قرآن کے
اوترنے مین بڑی محنت اوٹہاتے تہے اور اپنے ہونٹون کو ہلاتے تہے
تب اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ
ان علینا جمعہ و قرآنہ یعنی مت ہلا اس مین اپنی زبان کو کہ تو اوس
کو جلدی سے لے بیشک ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکہٹا کر دینا اور اوسکا
پڑہنا ابن عباس نے اسکا مطلب یون کہا کہ تیرے دل مین اوس
کا اکہٹا کر دینا اور یہہ کہ اوس کو پڑہیگا فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ یعنی
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا ابن عباس نے
یون مطلب کہا کہ اوس کو سن اور چپ رہ ثم ان علینا بیانہ پہر ہمارا ذمہ
ہے اوس کا ظاہر کر دینا یعنی پہر ہمارا ذمہ ہے یہہ کہ تو اوسکو پڑہیگا پہر بعد
اوسکے اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے آپ کا یہہ دستور تہا
کہ جب آپ کے پاس حضرت جبرئیل آتے تہی آپ سنا کرتے تہی پہر جب
حضرت جبرئیل چلے جاتے تہی حضرت نبی اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے
اوس کو پڑہتے تہے جس طرح سے اونہون نے پڑہا امام بخاری دوسری

جگہ لکہتے ہین کہ ہم سی کہا قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسی کہا جریر نے
اونہون نے سنو سی سے جو ابو عائشہ کے بیٹے اونہون نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے اونہو
نے ابن عباس سے اونہون نے کہا کہ اللہ کے رسول پر اللہ اون پر درود اور
سلام بہیجے جب جبرئیل پیغام لیکر اوترتے تہی آپ اپنی زبان اور ہونٹون کو ہلاتے
تہے اور آپ پر محنت پڑتی تہی اور آپ کے چہرے سے پہچان پڑتا تہا پہر اللہ نے
وہ آیت اوتاری جو لا اقسم بیوم القیامہ مین ہے لا تحرک بہ لسانک
لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ مت ہلا اسکی ساتہہ اپنی زبان کہ جلدی لی
لے تو اوس کو ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکہٹا کر دینا اور اوسکا پڑہا کہ ہم اس کو
تیرے سینے مین اکہٹا کر دین گے اور پڑہوا دین گی فاذا قرانہ فاتبع قرانہ
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا مطلب یہہ کہ جب
ہم اوسکو اوتارین تو تو سنتا رہ ثم ان علینا بیانہ پہر البتہ ہمارا ذمہ ہے
اوس کا ظاہر کر دینا مطلب یہہ کہ ہمارا ذمہ ہے کہ اوسکو تیری زبان پر ظاہر کر دینگے
پہر جب آپ کی پاس جبرئیل آتے تہی آپ چپ رہتی تہے جب وہ جاتی تہے
آپ اوسکو پڑہتے تہے جیسا آپ سے اللہ نے وعدہ کیا تہا امام بخاری
فرماتے ہین کہ ہمسی کہا عبید اللہ نے جو موسیٰ کے بیٹے اونہون نے
اسرائیل سی اونہون نے موسیٰ سے جو ابو عائشہ کے بیٹی ہین کہ اونہون
نے سعید سی جو جبیر کے بیٹی ہین اللہ کے اس قول کا مطلب پوچہا کہ لا
تحرک بہ لسانک اونہون نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نبی
صلعم پر جب پیغام اوترتا تہا آپ اپنی ہونٹون کو ہلاتے تہی کہ میرے دل سی

بھول نہ جاوے تب کہا گیا کہ اپنی زبان مت ہلا آگے ویساہی مطلب ہے

جناب مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر درمنثور

مین لکھتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ تک

سند پہونچائی ہے کہ اونہون نے فرمایا جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف پیغام بھیجا فرشتون مین سے جو پیغام لیجانے والا ہے اوسکو بلایا اور اوس

کے ہاتھہ پیغام بھیجے تب فرشتون نے اللہ کی آواز سُنے کہ پیغام کے باتون کو

بولتا ہے جب اون کے دلون پر سے بیہوشی گئی اون سے اونہون نے

پوچھا کہ اللہ نے کیا فرمایا وہ بولے حق فرمایا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ حق ہی

بولتا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ آواز اللہ کے پیغام کے ایسی ہے جیسے آواز

لوہے کی چکنے پتہر پر جب فرشتون نے وہ آواز سُنی سجدے مین گر پڑے

جب اونہون نے سر اوٹھایا بولے کیا کہا تمہارے رب نے وہ بولے

حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا اور ابن مردویہ نے پتہر تک جو حکیم کے بیٹے ہین

سند پہونچائی اونہون نے روایت کی اپنے باپ سے اونہون نے اون

کی دادا سے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے

فرمایا کہ جسوقت جبرئیل اللہ کے رسول پر اللہ کا پیغام لیکر اوترے آسمانون

کے لوگ اون کے اوترنے سے گہبرائے اور آواز پیغام کی سُنی جیسے

لوہے کی آواز جو بہت کڑی ہو چکنے پتہر پر پہر جب حضرت جبرئیل کسی آسمان

پر گذرتے تہی اون کے دلون سے بیہوشی جاتی تہی کہتے تہے اے

جبرئیل ہمکو کیا حکم ہوا وہ کہتے تہے نور اللہ عظمت والے کی عزت کا کلام اللہ

کا عربی زبان مین ہے عبد الرزاق اور ابن المنذر اور ابن
ابی حاتم سے نے قتادہ سے نقل کیا کہ اونہون نے فرمایا اس آیت کے
بیان مین یعنی اذا فزع عن قلوبہم جب بیہوشی جاتی ہے اون کے
دل سے قتادہ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی تلک
پیغام کا اوترنا موقوف رہا پھر جب پیغام اوترا الوحی کی آواز کی طرح پر فرشتے
اس سے گھبرا گئے جب اون کے دل کی گھبراہٹ جاتی رہی بولے کیا
کہا تمہارے رب نے بولے حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا ابن جریر اور
ابن خزیمہ اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے
عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما اور صفات مین
نواس تک سند پہونچاتی جو سمعان کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ اللہ
کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا کہ جب اللہ چاہتا ہے
کہ کسی کام کا پیغام بھیجے اوس پیغام کی بات بولتا ہے جب وہ پیغام کی بات
بولتا ہے آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہین اللہ کے ڈر سے جب آسمانون
کے لوگ اوس کو سنتے ہین بیہوش ہو جاتے ہین اور سجدے مین گر
پڑتے ہین پھر اون سب سے پہلے جبریل اپنا سر اوٹھاتے ہین پھر اللہ اون
سے اپنے جس پیغام کی چاہتا ہے بات کرتا ہے پھر جبریل اوسکو لیکر چلتے ہین
سب فرشتون پر ایک ایک آسمان پر وہان کے فرشتے اون سے پوچھتے
ہین کیا کہا ہمارے رب نے اسے جبریل وہ کہتے ہین حق کہا اور وہی ہے

اور سچا بڑا پہر وہ سب کہتے ہین جس طرح جبریل نے کہا پہر حضرت جبریل اوس پیغام کو لیکر پہنچتے ہین جس جگہ اللہ نے اون کو حکم کیا آسمان اور زمین مین سے **فائدہ** پیغمبرون کے پاس اللہ کا پیغام جبریل لاتے ہین اور آسمان پر فرشتون کو اللہ کا پیغام پہونچاتے ہین اسی واسطے فرمایا کہ جہان حکم ہوا آسمان اور زمین مین سے درمنثور مین ہے کہ حمید کے بیٹی عبد نی اور ابن جریر نے اور ابن منذر نے قتادہ تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا اللہ پیغام دیتا ہے جبریل کو اور جبریل پیغام دیتے ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **امام بخاری صحیح بخاری** مین لکہتے ہین کہ مسروق نے فرمایا اونہون نی روایت کی ابن مسعود سی اونہون نے فرمایا جب اللہ بولتا ہے پیغام کی بات سنتے ہین آسمانون کے لوگ ایک چیز پہر جب اون کے دلون کی بیہوشی جاتی ہے اور آواز تہم جاتی ہے پہچانتے ہین کہ وہ حق ہے اور پکارتے ہین کیا کہا تمہارے رب نی وہ کہتے ہین حق کہا **امام بخاری** فرماتے ہین کہ ہمسے کہا علی نے جو عبد اللہ کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا سفیان نی اونہون نے روایت کی عمرو سی اونہون نی عکرمہ سے اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نبی نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا جب جاری کرتا ہے اللہ حکم کو آسمان مین پہڑکاتے ہین فرشتے اپنی بازؤنکو عاجزی کی راہ سے اوس کے کلام کے آگے گویا وہ ایک زنجیر ہے چکنی پتہر پر پہر جب اون کے دلون سے بیہوشی جاتی ہے کہتے ہین کیا کہا تمہارے رب نی کہتے ہین حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا مولانا **جلال الدین** رحمتہ اللہ علیہ اتقان مین لکہتے ہین کہ

حاکم اور بیہقی نے اور اون کے سوا اور لوگون نے منصور تک سند پہونچائی اونہون نے روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نی روایت کی ابن عباسؓ سے اونہون نی فرمایا کہ قرآن اوتار اگیا شب قدر مین اکہٹا ایک مرتبہ نیچے والی آسمان تلک اور اللہ اوسکو اوتارتا تہا اپنی رسول پر اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے تہوڑا تہوڑا اور حاکم اور بیہقی اور نسائی نے داود تک سند پہونچائی جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن اکہٹا ایک مرتبہ نیچے والی آسمان تلک شب قدر مین پہر اوتارا گیا بعد اوس کے بیس برس مین پہر پڑہی یہہ آیت وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو کہاوت تیری پاس وہ لاوینگے ہم لاوین گے تیرے پاس سچی بات اور بہت اچہا بیان اور فرماتا ہے وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا یعنے اللہ فرماتا ہے کہ قرآن کو ہمنے جدا جدا اوتارا تاکہ تو پڑہے لوگون کے سامنی ٹہر ٹہر کر اور اوتارا ہمنی اوسکو آہستہ آہستہ اور ابن ابی حاتم نی اسی سند سی اسکو لکہا ہے اور اوسکے آخر مین اون سے کہ جب کافر کچہہ نئی بات بولتے تہے اللہ اونکو بنا جواب دیتا تہا اور حاکم نی اور ابن ابی شیبہ نے حسان تک سند پہونچائی جو حریث کی بیٹے ہین اونہون روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ جدا کیا گیا قرآن ذکر مین سے

پھر کہا گیا عزت کے گھر مین نیچے والی آسمان پر پھر حضرت جبرئیل نے اوس کا
اوتارنا شروع کیا حضرت نبی پر اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے ان
سب روایتون کی سندین صحیح ہین یعنی بڑی بڑی پکے معتبر لوگ ہین جو ایک
سے ایک سنتے چلی آئی ہین اور طبرانی نے اور ایک سند ابن عباس
تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا کہ اوتار اگیا قرآن شب قدر مین رمضان
کے مہینے مین نیچے والے آسمان تک ایک مرتبہ پھر اوتار اگیا تھوڑا تھوڑا اس
کی سند کے لوگ ایسے ہین کہ اونمین کچھ ڈر نہین اور ابن ابی حاتم نے ضحاک
سند پہونچائی اونہون نے ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ قرآن اوترا
اکٹھا اللہ کے پاس سے اوس تختی سے جس کی نگہبانی ہوتی ہے اون لکھنے
والون کے پاس جو رتبہ والی ہین لکھنے والے نیچے والے آسمان مین پھر
اون لکھنے والون نے تھوڑا تھوڑا بیس راتون مین جبرئیل کو بتایا اور جبرئیل نے
تھوڑا تھوڑا بیس برس مین حضرت نبی کو سنایا اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما اور صفات مین سدی تک سند
پہونچائی ہے اونہون نے روایت کی محمد سے جو ابو مجالد کے بیٹے ہین اونہون
نے مقسم سے اونہون نے ابن عباس سے کہ عطیہ نے جو اسود کے بیٹے تھے
اون سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یعنے مہینا رمضان کا ایسا ہے کہ اوتارا گیا
اوس مین قرآن اور اللہ فرماتا ہے إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بیشک
ہمنے اوسکو اوتارا شب قدر مین اور کچھ اوترا ہے شوال مین اور ذی قعدہ مین

اور ذی الحج مین اور محرم مین اور صفر مین اور ربیع کے مہینے مین تب ابن عباس
نے فرمایا کہ وہ اوترا ہے رمضان مین شب قدر مین اکھٹا ایک مرتبہ پھر اوتارا
گیا آہستہ آہستہ مہینون اور دنون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو کلابہ
تک سند پہونچای اونہون نے حضرت عمر سے روایت کی کہ اونہون نے
فرمایا کہ قرآن کی پانچ پانچ آیتین سیکھو کہ حضرت جبریل قرآن کو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ پانچ آیتین اوتارتے تھی اور بیہقی نے خالد تک
سند پہونچای جو دینار کے بیٹی ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی ابو العالیہ نی فرمایا
کہ قرآن کو پانچ پانچ آیتین سیکھو کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سی
لیتے تھے پانچ پانچ آیتین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی کہا احمد نی جو
ابو رجا کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی کہا نضر نے اونہون نے
روایت کی ہشام سی اونہون نے عکرمہ سی اونہون نے ابن عباس
سے اونہون نی فرمایا کہ اللہ کے رسول پر قرآن اوتارا گیا جب وہ چالیس
برس کے تھی پھر مکہ مین تیرہ برس رہے پھر اون کو وطن کے چھوڑنی کا حکم
ہوا پھر وطن چھوڑکر مدینہ مین تشریف لیگئے پھر وہان دس برس رہے پھر دنیا
سے اوٹھالیے گئے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے اتقان مین ہے کہ امام
احمد نے اپنی تاریخ مین داود تک سند پہونچای جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون
نے روایت کی شعبی سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اللہ کا پیغام اوتارا گیا جب آپ چالیس برس کی تھے پھر آپ کی ملا[illegible]
کے لیے تین برس تک حضرت اسرافیل متعین رہے آپ کو ایک کلمہ اور کوئی

چیز سکھلا دیتی ہے اور نہیں اوتارا گیا آپ پر اون کی زبان سے قرآن پہر جب تین برس گذر گئے آپ کے ہتانے کے لیے جبریل ساتھہ کئی گئی پہر اوترا آپ کے اوپر اون کی زبان سے قرآن بیس برس مین امام احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین واثلہ تک سند پہونچائی جو اسقع کے بیٹے ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتارے گئی توریت جب چہ راتین رمضان کی گذرین تہین اور انجیل اوتاری گئی جب تیرہ راتین اوسکی گذری تہین اور زبور اوتاری گئی جب اٹھارہ راتین اوس کی گذری تہین اور قرآن اوتارا گیا جب چوبیس راتین اوس کی گذری تہین اور ایک روایت مین ہی کہ صحیفے ابراہیم کے اوترے پہلی رات مین - اب یہہ ذکر ہے کہ حضرت جبریل کی ساتھہ اور فرشتے بہی قرآن کی آیتون کی ساتھہ آتے تہی اور بعض سورتون کے ساتھہ بہت سے فرشتے پہونچانی آتی تہی

مولانا جلال الدین درمنثور مین لکھتے ہین کہ حاکم نے روایت کیا اور اسکی سند کو صحیح کہا اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور اسمعیلی نے اپنے معجم مین ان سندون کی حضرت جابر تک سند پہونچائی کہ جب اوتری یعنی سورۂ انعام اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اللہ سے ہانکی بولے پہر فرمایا کہ اس سورہ کو اسنے فرشتے پہونچانی آئے کہ آسمان

کا کنارہ ڈھک گیا اور طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اسماء تک سند پہونچائی
جو یزید کی بیٹی تھیں وہ کہتی ہیں کہ اوتری سورہ انعام حضرت نبی پر اللہ اون پر
درود بھیجے اور اون کو سلامت رکھے اکٹھی ایک مرتبہ اور میں آپ کی اونٹنی کی
لگام پکڑے ہوئے تھی اوسکی بوجھ سے لگتا تھا کہ اونٹنی کی ہڈیاں ٹوٹ جاینگی
اور روایت کی ابوعبید اور ابن ضریس فی فضائل کی کتاب میں اور ابن منذر
اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ اوتری سورہ
انعام مکہ میں تمام اکٹھی اور اوسکے آس پاس ستر ہزار فرشتے تھے کہ اوسکے آس پاس سبحان اللہ سبحان اللہ
پکارتے تھی اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عمر تک سند پہونچائی کہ اونہوں
نے کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے اور اون کو سلامت رکھے
فرمایا کہ اوتری میرے اوپر سورہ انعام اکٹھے ایک مرتبہ پہونچاتی آئی اوسکو
ستر ہزار فرشتے کہ پکار رہے تھے۔ اللہ کی پاکی اور اوسکی خوبی اور عبد نے
جو حمید کے بیٹے ہیں محمد تک سند پہونچائی جو منکدر کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا
کہ جب سورہ انعام اوتری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا
پھر فرمایا کہ پہونچانے آئی اس سورہ کو اتنی فرشتے کہ ڈھانپ لیا آسمان کا کنارہ
اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی اور کہا ہے کہ اسکی سند کچی ہے
یعنی جس کی زبانی یہ بات پہنچی وہ شخص بہت بڑے معتبروں میں نہیں اور خطیب
نے اپنی تاریخ میں اس روایت کی حضرت علی تک سند پہونچائی جو ابوطالب کے
بیٹے ہیں اونہوں نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن پانچ پانچ آیتیں اور جو یاد کریگا پانچ
پانچ آیتیں نہ بھولے گا مگر سورہ انعام کہ وہ اوتری ہے اکٹھی پہونچانے آتی تھے

اوس کو ہر آسمان سے ستر فرشتے یہان تک کہ پہونچایا اوسکو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تک جس بیمار پر پڑہی جاوے گی اللہ اوس کو شفا دی
فایدہ سند کچی ہونے سے کچھ نقصان نہین کیونکہ یہ بات اور بہت سندون
سے ہم تک پہونچ چکی مگر اتنی بات اسمین زیادہ ہے کہ جس بیمار پر پڑہی جاویگی اللہ
اوسکو شفا دیگا یہہ بات بڑے کام کی ہے اللہ کے کلام مین جو اثر ہے وہ سو سو طرح آچکا
ایسی بات کچی سند سے پہونچی تب ہی اوسپر عمل کرنا چاہیے مولانا اتقان
مین لکھتے ہین کہ ابن ضریس نے فضایل مین کہا ہے کہ ہمکو خبر دی یزید طیالسی
نے جو عبد العزیز کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسمٰعیل نے جو
عیاش کے بیٹے ہین اونہون نے اسمٰعیل سے جو رافع کے بیٹے ہین اونہون
نے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے
فرمایا کہ بھلا مین تمکو نہ خبر دون اوس سورہ کی کہ اوس کی عظمت سے آسمان
اور زمین کے بیچ مین سب بھر گیا اوسکو پہونچانے آئی ستر ہزار فرشتے
سورہ کہف اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند پہونچائی سعید تک جو جبیر کے بیٹے
ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت جبریل جب قرآن لیکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتے تہے اون کے ساتھ چار فرشتے نگہبان ہوتی تہی
اور ابن جریر نے ضحاک تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جب فرشتہ بہیجا جاتا تہا اور فرشتے ہی بہیجے جاتے
تہے کہ اون کی چوکی دیتے تہے آگے سی اور پیچھی سی کہ شیطان فرشتے
کی صورت بنکر نہ آ جاوے فایدہ اللہ تعالی سورہ جن مین فرماتا ہے کہ

اسمان سی آئے اور پیچھے لکھا ہون کو روانہ کرتا ہے اسکا یہہ مطلب جو سعید
الضحاک نی فرمایا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین ضحاک تک سند پہونچا کر
مزاحم کے بیٹے ہین اونھون نی کہا کہ سورہ بقرہ کے پچھلی آیتین جب جبرئیل لائی
ہین تو اون کی ساتھہ فرشتے جتنے اللہ نی چاہے بھیجے اور امام احمد نی معقل تک
سند پہونچائی جو یسار کے بیٹے ہین کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے
اور اون کو سلامت رکھے فرمایا کہ سورہ بقرہ ایمان سے قرآن کی اور بلندی
ہے اوس کی اوتری ہین اوس کی ہر آیت کے ساتھہ اسّی فرشتے اور نکالی گئی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم عرش کے نیچے سے پہر اوس مین ملا دی گئی ۔

اب یہہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام جب اوترتا تہا اوس
پاک کلام کے بوجہہ سی آپ بہت بوجہل ہو جاتی تہی
اور بہت زور آپ پر پڑتا تہا اور بہت پسینا بہتا تہا
موتی کے سے دانی ڈہلکتے تہے ۔

مولانا جلال الدین سیوطی درمنثور مین لکھتے ہین کہ امام احمد نے اور حمید کی بیٹے عبد
نے اور ابن جریر نے اور ابن نصر نے اور حاکم نے روایت کی اور حاکم نی کہا کہ اس
کی سند صحیح ہے کہ حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ حضرت نبی اللہ اون پر درود بھیجے اور
اون کو سلامت رکھے جسوقت آپ کی طرف اللہ کا پیغام آتا تہا اور آپ اپنی

اونٹنی پر ہوتے تھے تو وہ اپنی گردن رکھ دیتی تھی اور ہل نہ سکتی تھی یہاں تک کہ آپ
ہشیار ہوتے تھے اور حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی **اِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ**
قَوْلًا ثَقِيلًا یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم تو آپ ڈالینگے تجھپر کلام بھاری بات
فائدہ یعنی قرآن کے بوجھ سے اونٹنی بیٹھ جاتی تھی صحیح بخاری میں ہے کہ
حضرت زید جو ثابت کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول
پر اپنا کلام اوتارا اور آپ کی ران اوسوقت میری ران پر تھی سو مجھپر آپ
کی ران کا اتنا بوجھ پڑا کہ مجھکو خوف ہوا کہ میری ران ٹوٹ جاویگی اور امام احمد
نے حضرت عمر کے بیٹے عبداللہ تک سند پہونچائی اونہوں نے کہا کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ کے پیغام
کی آہٹ پاتے ہیں فرمایا میں گھنٹے کی سی آواز سنتا ہوں پھر اوسوقت چپ
رہتا ہوں پھر جس بار مجھپر پیغام اللہ کا آتا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ میری جان نکل
لی جاویگی اور حاکم نے روایت کی اور اس کی سند کو صحیح کہا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا
کہ اللہ کے رسول پر اللہ اوپر درود بھیجے اور اون کو سلامت رکھے جب اللہ
کا پیغام آتا تھا ہم میں سے کوئی آپ کی طرف نگاہ نہیں اوٹھا سکتا تھا یہاں
تک کہ پیغام تمام ہو چکے اور یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں عبادہ
تک سند پہونچائی جو صامت کے بیٹے اونہوں نے فرمایا کہ جب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوتارا جاتا تھا آپ سر جھکا لیتے تھے اور آپ کی رفیق
سب اپنے سر جھکا لیتے تھے جب تمام ہو جاتا تھا آپ اپنا سر اوٹھاتے تھے
امام ابو یعلے اپنی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمکو اسحق نے ابو مرزبان کے

سے بیٹے ہین اونہون سے کہا کہ ہمسے کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے کہا کہ ہمسے کہا محمد نے
جو عمرو کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی اپنے باپ سے وہ حضرت عایشہ
سے اونہون نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا
آپ پاتی تہے اوس بات کو جو اللہ فرماتا ہے کہ ہم ڈالین گے تجپر کلام بہاری ہمسے
کہا مسروق نے جو مرزبان کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے
کہ ہمسے کہا محمد نے جو اسحاق کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی یحیی سے جو عباد
کے بیٹے ہین اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے حضرت عایشہ سے
اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے پہر
اللہ کی طرف سے اونپر چہا گیا جو چہا جاتا تہا تو کپڑا آپ کے اوپر ڈال دیا گیا اور
ایک تکیہ چمڑے کا آپ کے سر کے نیچے رکہہ دیا گیا پہر تو آپ بیٹہہ گئے اور آپ
پر سے ہوتی کے سے دانے ٹہلک رہے تہے اور آپ اوس کو پونچہہ رہے تہے
اور صحیح مسلم مین حضرت عایشہ کا جہان قصہ لکہا ہے کہ حضرت عایشہ پر لوگون
نے تہمت جوڑی تہی اللہ نے قرآن کی آیتین بہیجین کہ عایشہ پاک ہے وہ لوگ
جہوٹے ہین وہان لکہا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی پر پیغام اوتارا اور آپ کو سختی
نے لیا جیسے سختی آپ پر پیغام کے وقت ہوتی تہی یہان تک کہ جاڑے
کے دن مین موتی کی طرح پسینا آپ پر سے ڈہلکتا تہا بوجہہ سختی اوس کلام
کے جو آپ پر اوتارا گیا اور ابن سعد نے حضرت عایشہ تک سند پہونچائی
اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے رسول پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا آپ کے
سر مین آواز ہوتی تہی اور آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تہا اور آپ کو آسکے

کے دانتوں میں تیزک معلوم ہوتی تھی اور پینا آتا تھا یہانتک کہ اون پر موتی کے سے دانے تو ہلکتے تھے اب پیچھے ذکر ہے کہ حضرت

ابوذر اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے

دودھ باپ اور دودھ بھائی آپ پر ایمان لائے

اور ایمان والون کی کافرون کے ہاتھون بڑی

مار کھائی مگر ایمان پر قایم رہے اللہ اون سب سے

راضی رہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا زید نے جو اخزم کی بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا قتیبہ کی باپ سلم نے جو قتیبہ کے بیٹے ہین کہا مجھسے کہا مثنی نے جو سعید کے بیٹے ہین کہا کہ مجھسے کہا ابوجمرہ نے کہا کہ ہمسے کہا ابن عباس نے کہ کہا ابوذر نے کہ مین ایک مرد تھا غفار مین سے سو ہمکو خبر پہونچی کہ ایک مرد مکہ مین سے نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نبی ہون مین نے اپنی بھائی سے کہا کہ تم اون شخص کے پاس جاؤ اور اون سے باتین کرو اور مجھکو اون کی خبر دو وہ چلے اور آپ سے ملے پھر پلٹ آئے مین نے کہا تمہارے پاس کیا خبر ہے کہا قسم اللہ کی مین نے ایسا شخص دیکھا جو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری باتون سے منع کرتا ہے مین

کہا تمنے مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نے ایک تھیلا اور ایک لاٹھی لی پہر مین مکہ
کی طرف چلا سو مین آپ کو پہچانتا نہ تھا اور یہہ بہی مجھے اچھا نہین لگتا تھا کہ آپ
کا حال کسی اور سے پوچھون اور مین زمزم کا پانی پیتا تہا اور مسجد مین رہتا تہا پہر
علی میرے پاس ہوکر گذرے اونہون نے کہا گویا یہہ مرد مسافر ہے مین بولا
ہان کہا پہر گہر کی طرف چلو مین اون کے ساتھہ چلا نہ وہ مجھسے کچھ پوچھتے تہے نہ
مین اون کو خبر دیتا ہون جب صبح ہوئی مین مسجد کی طرف گیا کہ آپ کا حال پوچھون
اور مجھسے کوئی آپ کی خبر کچھ نہین کہتا ہے پہر علی میرے پاس ہوکر گذرے
فرمایا کیا ابھی تک اس مرد کو وقت نہین آیا کہ اپنے اوترنیکی جگہ پہچانے
مین بولا نہین فرمایا میرے ساتھہ چلو پہر فرمایا تمہین کیا کام ہے اور کس لئے
اس شہر مین آئے ہو مین نے کہا اگر آپ میری بات چھپی رکھئے تو مین آپ
کو خبر دون فرمایا مین یہی کرونگا مین نے کہا ہمکو خبر پہونچی ہے کہ اس جگہہ
ایک مرد نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نبی ہون سو مین نے اپنی بہائی کو بہیجا
کہ اون سے باتین کرے سو وہ پلٹ گیا اور مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نے
ارادہ کیا کہ مین اون سے ملون فرمایا سنتے ہو بیشک تمنے راہ پائی یہہ
میرا منہہ اونہین کی طرف ہے سو تم میرے پیچھے چلے آؤ جس جگہ داخل
ہون تم بہی داخل ہو پہر اگر مین کسی کو دیکھونگا جس سے تمہارے اوپر خوف
ہوگا مین دیوار کی طرف کہڑا ہو جاؤنگا گویا کہ مین اپنا جوتا سنبہالتا ہون اور
تم چلے جانا پہر وہ چلے اور مین اون کے ساتھہ چلا یہان تک کہ وہ داخل ہوئے
اور مین بہی اون کے ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا مین نے

آپ سے عرض کیا کہ مجھکو اسلام بتلایے آپ نی بتلایا مین اوسی جگہہ
اسلام لایا آپ نے مجھسے فرمایا ای ابو ذر اس معاملہ کو پوشیدہ رکھ اور
اپنے شہر کی طرف لوٹ جا پھر جب تجھکو ہماری غلبہ کی خبر پہونچے تو چلا
آئیو مین نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچے دین کے ساتھ
بہیجا مین تو اس بات کو اون سبہون کے بیچ مین پکار دونگا پہر ابو ذر مسجد
کیطرف آئے اور اوس مین قریشی لوگ تھے بولے ای قوم قریش مین تو
گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ
بیشک محمد بندے ہین اوس کے اور پیغام پہونچانے والے ہین اوسکے
وہ لوگ بولے اوٹھو اس بیدین کی طرف وہ لوگ اوٹھے اور مجھکو مارا کہ
مین مرجاؤن پہر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جہک
پڑے پہر اون لوگون کی طرف منہہ کرکے کہا خرابی ہو تمہاری تم غفار مین سی
ایک مرد کو مارے ڈالتے ہو اور تمہارے سوداگری کی جگہہ اور تمہارا راستہ
غفار پر ہے تب وہ لوگ مجھسی ہٹ گئی پہر جب دوسری دن صبح ہوئی مین
پلٹ کر آیا پہر مین نے اوسی طرح کہا جسطرح پہلے دن کہا تہا وہ لوگ بولی
اوٹھو اس بیدین کی طرف پہر مجھسی ویسا ہی معاملہ ہوا جیسا پہلے دن ہوا تہا
پہر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جہک پڑے
اور جیسے بات پہلے دن کہی تہی ویسی ہی کہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی
کہا حمیدی نے اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا سفیان نے کہا کہ ہمسی کہا بیان
نے اور اسمعیل نی دونون نے کہا کہ ہمنے سنا قیس سے وہ کہتے تہے کہ مین

سنے سنا خباب سے وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے اور ہمپر کافرون کے ہاتھ سے بڑی تکلیف پڑی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا نہین کرتے آپ بیٹھ گئے اور چہرہ آپ کا سرخ تھا فرمایا جو لوگ تمسے پہلے تھے اون کو لوہے کی کنگھی سے کنگھی کی جاتی تہی اوسکی ہڈیون کے پاس تلک گوشت میں اور پٹھے میں پہونچ جاتی تہی یہہ بات اوسکو اوس کی دین سے نہین پہیر دیتی تہی اور رکہا جاتا تہا آرہ اوسکے سر کی مانگ پر پہر چیرا جاتا تہا دو ٹکڑے یہہ بات اوس کو نہین پہیر دیتے تہی اوس کے دین سے اور بیشک اللہ پورا کریگا اس کام کو یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سے حضرموت تک نہین ڈرے گا مگر اللہ سے دوسری روایت میں ہے لیکن تم جلدی کرتے ہو **امام زرقانی** نے مواہب کی شرح میں لکہا ہے کہ بکیر کے بیٹے یونس کی روایت جو ابن اسحاق سے ہے اوسمین یون ہے کہ ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا میرے باپ اسحق نے جو یسار کی بیٹے وہ قوم سعد بن بکر کے بہت مردون سے اونھون نے کہا کہ حارث جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ باپ تھے آپ کے پاس مکہ میں آئے جسوقت میں آپ پر قران اوتارا گیا قرشیون نے اون سے کہا کہ اے حارث تم نہیں سنتے ہو تمہارے بیٹے کیا کہتے ہین کہا وہ کیا کہتے ہین کہا وہ کہتے ہین کہ اللہ اوٹھاویگا اون لوگون کو جو قبرون مین ہے اور اللہ کے یہان دو گہر ہین جو اوسکا کہنا نہ مانیگا اوس کو اللہ وہان عذاب دیگا اور جو اوسکا کہنا مانیگا

اللہ اوسکو عزت دے گا سو اونہون نے ہمارا کام پریشان کردیا اور
ہمارے جماعت مین پہوٹ ڈال دی حارث آپ پاس آئے اور کہا اے
بیٹے کیا باعث ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تمہارا گلہ کرتی ہین اور کہتی
ہین کہ تم کہتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد اوٹہائی جاوینگے پہر باغ اور
آگ کی طرف جائینگے آپ نے فرمایا مین یہہ کہتا ہون اور اگر وہ دن
ہوگا اے باپ بیشک مین تیرا ہاتہہ پکڑونگا یہان تک کہ تجھکو تیری آج کی بات
جتادونگا پہر حارث بعد اسلام ہوئی اور بہت اچہی مسلمان ہوئی اور مسلمان ہوئے بعد کہتے کہ اگر میرا
بیٹا میرا ہاتہہ پکڑے گا اور جو اونسنے کہا وہ مجھکو بتاویگا تو اگر اللہ چاہی
وہ مجھکو نہین چھوڑیگا یہانتک کہ مجھکو جنت مین داخل کریگا ابن اسحق
نے فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اوٹھہ
گئے تب حارث مسلمان ہوئی یکتائی کی روایت جو ابن اسحاق سے ہی
اوسمین یہہ ذکر نہین حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین کہ ابن سعد نے
صحیح سند سے پہونچائی اسحاق تک جو عبد اللہ کے بیٹے اونہون نے کہا کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دودہ بہائی تہا وہ آپ سے کہنے لگا کیا آپ
کا یہہ گمان ہے کہ مرنے کے بعد اوٹہنا ہوگا آپ فرماتی تہے ہان قسم اوس کی
کہ میری جان اوس کی ہاتہہ مین ہے البتہ مین تیرا ہاتہہ پکڑونگا قیامت کے
دن اور البتہ تجھکو جتادونگا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد وہ
ایمان لائے تو رونے لگے او کہنے لگے کہ مین امید رکہتا ہون کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قیامت کی دن میرا ہاتہہ پکڑین تو میری نجات ہوجاوے حافظ

ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں کیا عجب ہے کہ یہہ حال باپ بیٹے دونو پر گذرا ہو مواہب میں ہے کہ حارث حضرت حلیمہ کے خاوند ہیں اور اون کے بیٹے کا نام عبد اللہ ہے ۔

اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کافرون نے یہہ نشانی مانگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو جاوے آپ نے اللہ سے مانگا اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکہایا پہر دونون ٹکڑون کو ملا دیا

امام بخاری فرماتے ہیں کہ مجہسے کہا عبد اللہ نے جو عبد الوہاب کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمسے کہا بشر نے جو مفضل کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمسے کہا سعید نے جو ابو عروبہ کے بیٹے اونہون نے روایت کی قتادہ سے اونہون نے انس سے جو بیٹے ہیں مالک کے کہ مکہ کے لوگون نے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے یہہ سوال کیا کہ اون کو کوئی نشانی دکہلا دیوین آپ نے اون کو چاند دکہلایا کہ دو ٹکڑے ہو گیا یہان تک کہ اونہون نے حرا پہاڑ کو اون دو ٹکڑون کے بیچ مین دیکہا ہمسے کہا عبدان نے اونہون نے روایت کی ابو حمزہ سے اونہون نے اعمش سے اونہون نے ابراہیم سے اونہون نے ابو معمر سے اونہون نے عبد اللہ سے اونہون نے کہا کہ دو ٹکڑے

والی ہین پہر جبرئیل اوترے اور کہا محمد مکہ کے لوگون سے کہو کہ اگر اس رات
مین آپ دیکھا وینگے تو اب ایک نشانی دیکھینگے پہر رسول نے اللہ اوپر
درود بہیجے اور سلامت رکھے جبرئیل کے کہنے کی خبر دی پہر وہ ہوئے چودہوین
رات کو نکلے چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدہا صفا پر اور آدہا مروہ پر اون لوگون
نے دیکھا پہر اپنی آنکھین ملین پہر دوبارہ نگاہ اوٹہائی اور دیکھا پہر آنکھین ملین
پہر دیکھا پہر بولے یا محمد اور کچھ نہین یہہ فقط جادو ہے تب اللہ نے اوتارا اقتربت
الساعة وانشق القمر امام بزار اپنی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا
فرمایا عبدہ نے جو عبداللہ کے بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسے کہا یزید نے
جو ہارون کے بیٹے کہ ہمسے کہا دیلم نے جو غزوان کے بیٹے کہ ہمسے کہا ثابت
نے اونہون نے انس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون
پر درود اور سلامتی بہیجے اپنے رفیقون مین سے ایک مرد کو ایک جاہل
امیر کے پاس بہیجا کہ اوسکو اللہ کے طرف بلا دے وہ بولا کہ تیرا رب جس
کی طرف تو مجھکو بلاتا ہے وہ کیا چیز ہے لوہے کا ہے تانبے کا ہے چاندی کا
ہے سونے کا ہے وہ شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور
آپ کو خبر دی آپ نے اوس کو دوبارہ بہیجا اوسنے اوسی طرح سے کہا پہر وہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نی تیسری بار
اوس کے پاس بہیجا اوس نی اوسی طرح کہا پہر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا آپ کو خبر دی اللہ تعالے نی اوس امیر پر ایک بجلی بہیجی اوس نی اوسکو
جلا دیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا کہ اللہ نے تیرے

ساتھہی بجلی بہیجی اوسنے اوسکو جلا دیا پہر یہہ آیۃ اوتری وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ یعنے اللہ بہیجتا ہے بجلیان پہر ڈالدیتا ہے جسپر چاہے اور وہ جہگڑتے ہین اللہ کے مقدمہ مین اور وہ ہے بڑی آن والا امام بزار نے فرمایا کہ دیلم بصرہ کے رہنے والے ہین اچہے شخص ہین ابو الحسن ہیثمی نے لکہا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے امام بزار فرماتے ہین کہ ہمسے کہا یحیی جو محمد کے بیٹے وہ سکن کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسحق نے جو ادریس کے بیٹے کہ ہمسے کہا عوف نے جو کہمس کے بیٹے اونہون نے یزید سے جو درہم کے بیٹے کہا کہ مینے سنا انس سے کہ فرماتے تہے اس آیۃ کے بیان مین اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے کفایت کی تیرے ٹہٹہا کرنیوالونسے جو ٹہیراتے ہین اللہ کے ساتہہ اور مالک کہا انس نے کہ اللہ کے رسول اللہ اُنپر درود بہیجے اور سلامت رکہے چلے جاتے تہے اون لوگون نے ایک نے آنکہہ کا اشارہ کیا پہر جبرئیل نے کچہہ یاد پڑتا ہے کہ جبرئیل نے اونکی طرف اشارہ کیا اونکے بدنمین برچہی کا سا زخم پڑگیا آخر مر گئے مولانا جلال الدین درمنثور مین لکہتے ہین کہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلایل مین اور ضیاء مقدسی نے مختارہ مین ابن عباس تک سند پہونچائی اس آیۃ کے بیان مین اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ کہا کہ ٹہٹہا کرنیوالے یہہ تہے ولید جو مغیرہ کا بیٹا اور اسود جو عبد یغوث کا بیٹا اور اسود جو مطلب کا بیٹا اور حارث جو عیطل کا بیٹا اور عاص جو وایل کا بیٹا سو آپکے پاس جبرئیل آئے اللہ کے رسول نے اللہ اُنپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اونسے اون لوگون کی شکایت کی اور اونکو ولید کہا دیا جبرئیل نے اوسکی ہفت اندام کیطرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے تمہاری طرف سے پورا کام کر دیا پہر آپنے انکو اسود دکہا دیا جو مطلب کا بیٹا اونہون نے اوسکی آنکہون کی طرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے تمہاری طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپنے اونکو اسود دکہا دیا جو عبد یغوث کا بیٹا اونہون نے اوسکے سر کیطرف اشارہ کیا بولے آپ تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا

پہر آپ نے اونکو حارث دکہادیا اونہون نے اوسکی پیٹ کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپ نے اونکو عاص دکہادیا جو وایل کا بیٹا تہا اونہون نے اوسکے تلوے کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر وہ جو ولید تہا سو خزاعہ مین سے ایک مرد کے پاس ہوکر نکلا وہ تیر تراش رہا تہا اسکے بانہہ کی رگ مین لگ گیا اوس تیر نے وہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ جو اسود تہا مطلب کا بیٹا سو ایک کانٹے دار درخت کے نیچے اوترا پہر کہنے لگا اے میرے بیٹو مین مرا تم مجہپر سے ہٹاتے نہین کوئی میری آنکہہ مین کانٹے بہونکتا ہے وہ بولے ہمکو تو کچہہ نہین سوجہتا پہر اوسکا یہی حال رہا یہانتک کہ اوسکی دونون آنکہین اندہی ہوگئین اور وہ جو اسود تہا عبد یغوث کا بیٹا سو اوسکے سر مین زخم پڑگئے وہ اوسی مین مرگیا اور وہ جو حارث تہا سو زرد پانی اوسکے پیٹ مین پڑگیا یہانتک کہ اوسکا گو اوسکے منہہ سے نکلا اوسی سے مرگیا اور وہ جو عاصی تہا سو طائف کی طرف سوار ہوا شبرق گہانس پر بیٹہہ گیا اوسکے پانونکے تلوے مین ایک کانٹا چبہہ گیا اوس کانٹے نے اوسکو مار ڈالا امام مسلم نے ابوہریرہ تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ ابوجہل نے کہا کہ بہلا محمد اپنا منہہ زمین پر بہی رکہدیتے ہین تم سبہونکے درمیان لوگ بولے ہان وہ بولا قسم ہے لات اور عزیٰ کی اگر مین اونکو یہہ کرتے دیکہونگا بیشک اونکی گردن پر معاذ اللہ پانون رکہدونگا پہر حضرت نبی اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے نماز پڑہتے تہے کہ وہ آیا اس ارادے سے کہ آپکی گردن پر معاذ اللہ پانون رکہے پہر ایکا ایک سب کیا دیکہتے ہین کہ وہ اپنی ایڑیونکے بل پیچہے ہٹتا جاتا ہے اور اپنے دونون ہاتہون سے روکتا جاتا ہے اوس سے کہا کہ تجہکو کیا ہوا کہنے لگا کہ میرے اور اونکے بیچ مین آگ کا ایک خندق ہے اور دہشت ہے اور بازو ہین پہر حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے نزدیک پہونچتا بیشک فرشتے اوسکا عضو عضو اوچک لیجاتے پہر اللہ تعالے نے یہہ آیتہ اوتاری کلا الآیت

اَلْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تک یعنی اللہ فرماتا ہے کہ سچ ہے انسان
سر اوٹہاتا ہے جب دیکہتا ہے اپنے تئین کہ غنی ہوا پہر فرمایا کہ اوسکا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور نزدیک
ہو امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے کہا عبد اللہ اشج نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا ابو
خالد احمر نے اونہون نے داؤد سے جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے
ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہ
ابو جہل آیا اور کہنے لگا کہ مین نے تمکو اس سے منع نہین کردیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین
کردیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین کردیا تہا جناب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز سے فراغت کی اور اسکو جہڑکا ابو جہل بولا تم جانتے ہو کہ اس شہر مین کسی مجلس مین میری
مجلس سے زیادہ جماو نہین ہے تب اللہ تعالے نے اوتارا فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ
یعنے اب وہ بلاوے اپنے مجمع کو اب ہم بلاوینگے ڈہکیلنے والونکو ابن عباس نے فرمایا قسم اللہ کی
اگر وہ اپنے مجمع کو بلاتا بیشک اوسکو پکڑ لیتے اللہ کیطرف کے ڈہکیلنے والے امام ترمذی نے
فرمایا اسکی سند اچہی ہے صحیح ہے اب یہہ ذکر ہے کہ ایک کافر نے جناب پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم سے بحث کی آپنے اوسکو سورۂ فُصِّلَت سُنائی وہ بولا
واللہ مینے ایسا کلام کبہی نہین سنا تہا بیشک اس کلام کا ایک شہرہ
ہوگا - درمنثور مین ہے کہ ابن ابی شیبہ اور عبد جو حمید کے بیٹے ہین اور ابو یعلی اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دونون نے
دلائل مین اور ابن عساکر نے حضرت جابر تک سند پہونچائی جو عبد اللہ کے بیٹے کہا جمع ہوے
قریشی لوگ ایکدن اور کہا کہ دیکہو جو شخص تم سب مین زیادہ جاننے والا ہے جادو کا اور کہانت
کا اور شعر کا وہ اس مرد کے پاس جاوے جسنے ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی ہے اور ہمارا
کام پریشان کردیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا تو وہ شخص اوسسے باتین کرے اور دیکہے
وہ کیا جواب دیتا ہے لوگ بولے ہم ایسا کسیکو نہین جانتے سوا عتبہ کے جو ربیعہ کا بیٹا ہے تو لوگ

تو ہی ہے اے باپ ولید کے پہر وہ آپکے پاس آیا اور بولا اے محمد تم بہتر ہو یا عبداللہ تم بہتر
یا عبدالمطلب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے وہ بولا پہر اگر تم جانتے ہو کہ یہہ لوگ تم
سے بہتر تہے تو اونہون نے تو ان ٹہاکرون کو پوجا جنکو تم عیب کہتے ہو اور اگر تم جانتے ہو کہ اونسے بہتر ہو
تم کلام کرو یہان تک کہ ہم تمہاری بات سنیں آپنے تو ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی اور
ہمارا کام پریشان کردیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا اور عرب مین ہمکو فضیحت کیا یہانتک کہ
اونمین خبر اوڑ گئی کہ قریشیون مین ایک جادوگر ہے یا قریشیون مین ایک کاہن یعنے جن
والا ہے اے مرد اگر تمکو کچہہ محتاجی ہے تو ہم تمہارے لئے جمع کردین یہانتک کہ تم سب قریشیون
سے زیادہ دولت والے ہوجاؤ اور اگر عورتون کی آرزو ہے تو قریشیونکی جس عورتکو چاہو پسند
کرلو ہم تمسے دس عورتین بیاہ دین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا تو وہ بولا ہان
تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ پڑہتے پڑہتے آپ یہانتک پہونچے فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَۃً مِّثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ یعنے پہر اگر وہ مونہہ پہیرین تو تو کہہ کہ مین نے
تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد وثمود کا عتبہ بولا اس بس تمہارے پاس اسکے سوا کچہہ نہیں
فرمایا نہین تب وہ قریشیونکیطرف لوٹا اور کہا مینے کوئی بات نہین چہوڑی جو کچہہ تم اونسے
کہتے مینے اونسے سب کچہہ کہا وہ بولے پہر کیا جواب دیا وہ بولا مین کچہہ نہین سمجہا جو اونہون نے
کہا سوا اس بات کے کہ اونہون نے تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد اور ثمود کا امام زرقانی
نے لکہا ہے کہ اسکی سند مضبوط ہے ۔ درمنثور مین ہے کہ ابن اسحق اور ابن منذر نے اور بیہقی
نے دلائل مین محمد قرظی تک سند پہونچائی جو کعب کے بیٹے اونہون نے کہا کہ مجہسے بیان کیا کہ
عتبہ آپکے پاس آیا آگے وہی ذکر کیا اس روایت مین یون ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم پڑہتے رہے اور وہ چپکا سنتا رہا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ تک پہونچے
آپنے سجدہ کیا پہر فرمایا تو نے سنا اے باپ ولید کے کہا مین نے سنا پہر عتبہ نے جاکر اون لوگون

سے کہا کہ واللہ مین نے ایسا کلام سنا ویسا کبھی نہین سنا تہا قسم اللہ کی نہ وہ شعر ہے نہ جادو ہے
نہ کہانت ہے یعنے جن والونکا سا کلام بھی نہین ہے قسم اللہ کی بیشک اِس کلام کا ایک شہرہ ہوگا

اب یہہ ذکر ہے کہ جب کافرون نے بہت ستایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو حبش کے ملک مین بھیجدیا۔ امام بغوی معالم

التنزیل مین لکھتے ہین کہ کہا تفسیر والون نے کہ قریشیون نے مشورہ کیا کہ ایمان والونکو دین سے
پہیرین ہر ہر قوم نے اپنے بیچمین جو ایمان والے پائے اونکو ستانا او عذاب دینا شروع کیا بعضے
آفت مین پڑگئے اور اللہ نے جسکا بچانا چاہا اون مین سے اوسکو بچالیا اور اللہ نے اپنے
رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکے چچا ابوطالب کے باعث سے بچالیا جب حضرت رسول اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحابون کی تکلیف دیکھی اور اونکو بچا نہ سکے اور ابھی تک حکم جہاد کا
اونکو نہین ہوا تہا آپ نے اونکو حکم دیا کہ حبش کی زمین کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک
اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور اوسکے پاس کسی پر
ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوسکی طرف نکل جاؤ یہانتک کہ اللہ مسلمانونکے لئے کشایش
کردے آپ نے یہہ بات نجاشی کے حق مین کہی اور اوسکا نام اَصحمہ تہا اور اوسکی معنی حبشی بولی
مین بخشش کے ہین اور نجاشی خطاب بادشاہ کا ہے الغرض حبش کیطرف گیارہ مرد اور چار
عورتین نکل گئین حضرت عثمانؓ جو عفان کے بیٹے ہین اور اونکی بی بی حضرت رقیہ جو
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہتین اور زبیر جو عوام کے بیٹے اور عبد اللہ جو مسعود کے
بیٹے اور عبد الرحمن جو عوف کے بیٹے اور ابو حذیفہ جو عتبہ کے بیٹے اور اونکی بی بی سہلہ جو
سہیل کی بیٹی اور مصعب جو عمیر کے بیٹے اور ابو سلمہ جو عبد الاسد کے بیٹے اور اونکی بی بی
ام سلمہ جو ابو امیہ کی بیٹی اور حضرت عثمان جو مظعون کے بیٹے اور عامر جو ربیعہ کے بیٹے
اور اونکی بی بی ام لیلی جو ابو حشمہ کی بیٹی اور حاطب جو عمرو کے بیٹے اور سہیل جو بیضا کے
بیٹے اللہ اون سب سے خوش ہے یہہ سب سمندر کی طرف گئے اور آدہی اشرفی پر ایک

کشتی حبش کیطرف جانیکولی اور یہہ حال جب مین تہا پانچوین برس آگے نبی ہونے سے اور
یہی پہلی ہجرت ہے پہر نکلے جعفر جو ابو طالب کے بیٹے تہے اور تار بندہا مسلمانونکا حبش کی
طرف اور سب مسلمان جتنے حبش کو گئے بیاسی مرد تہے سوا لڑکون اور عورتون کے مواہب
مین ہے کہ جب قریشیون نے دیکہا کہ حبش مین اون لوگون نے قرار پکڑا اور امن پایا تو
قریشیون نے دو تین آدمیونکو تحفے دیکر نجاشی بادشاہ کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ ان لوگون
کو ہمارے پاس پہیر بہیجدیجیے بادشاہ نے نمانا اور اونکا تحفہ پہیر دیا اب یہہ ذکر ہے
کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ جناب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے آپنے اونکو ستر سورتین قرآن کی سکہلا دین
اور اونہون نے سب کافرونکے سامنے پکارکے قرآن پڑہا
اور کافرون نے اونکو مارا ۔ ابن کثیر لکہتے ہین کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود
کے بیٹے ہین حضرت عمر رض سے پہلے ایمان لائے اونکے ایمان لانیکا سبب یہہ ہوا کہ جناب
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر عبد اللہ کے پاس گذرے اور وہ بکریان چراتے
تہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے اونسے دودہ مانگا اونہون نے
عرض کیا کہ مین امانتدار ہون تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو
پکڑا جسپر نر نہین کودا تہا آپنے اوسکے پانو باندہے پہر دوہا اور پیا اور حضرت ابوبکر کو پلایا پہر
تہن سے فرمایا کہ سمٹ جا وہ سمٹ گیا عبد اللہ نے عرض کیا کہ مجہکو کچہہ سکہلائیے اس پاکیزہ
کلام سے آپ بولے تو لڑکا سکہلایا ہوا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ پہر مینے جناب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے منہہ سے ستر سورتین سیکہین ابن سعد فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی عفان
نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عاصم سے جو ابوالنجود کے
بیٹے اور وہ زر سے جو حبیش کے بیٹے وہ عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے
فرمایا کہ مین نوجوان لڑکا تہا ابو معیط کے بیٹے عقبہ کی بکریان چراتا تہا جناب پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے اون دونون نے فرمایا کہ اے لڑکے تیرے پاس دودہ ہے کہ تو ہمکو پلا دے مین نے کہا مین امانت دار ہون مین تمکو نہین پلاؤنگا تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی بٹہیا ہے جسپر نر نہ کودا ہو مین بولا ہان مینے وہ بٹہیا لادی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پانون باندہے اور تہن پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی تہن مین دودہ بہر گیا پہر حضرت ابو بکر ایک تیہر گہڑے والے لائے آپنے اوسمین دوہا پہر آگے وہی مطلب ہے اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے یحیی سے جو عروہ کے بیٹے وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے کہ بعد حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین سب سے پہلے اونہون نے کعبہ کے پاس قرآن پکار کر پڑہا اور قریشی لوگ اپنی مجلسون مین تہے اونہون نے سورہ رحمن پڑہی اون کافرون نے اوٹہکر اونکو مارا۔ اب یہہ ذکر ہے کہ جناب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ آپ پر ایمان لائے پہر حضرت عمرؓ نے جب قرآنکی سورتین دیکہین اونکے دل پر دہشت چہا گئی جب یہہ باتیں قرآن کی اپنے دلپر دیکہی اوسیوقت جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے اِن دونون کے ایمان لانیسے کافرون کی پیٹہہ ٹوٹ گئی اللہ اون دونون سے راضی رہے اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو حضرت جبرئیل کی صورت بہی دکہلا دی اللہ اونسے راضی رہے۔ ابو نعیم نے دلائل مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ حمزہ مجہسے تین دن پہلے ایمان لائے مین مسجد کی طرف نکلا ابو جہل حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دوڑا کہ آپ سے سخت کلام کرے حضرت حمزہ کو خبر ہوگئی اپنی کمان لیکر مسجد کیطرف چلے قریشیون کی اوس مجلس کیطرف آگئے جسمین ابو جہل

تہا اپنی کمان پر ٹیک لگاکر ابوجہل کے سامنے کہڑے ہوئے ابوجہل نے دیکہا اونکے چہرہ پر
غصہ پہچانا بولا تمکو کیا ہوا اے عمارہ کے باپ آپنے کمان اوٹہاکر اوسکی گردنکی رگون پر مارا اور
رگ کو کاٹ ڈالا اور خون بہنے لگا قریشیون نے دنگے کے خوف سے صلح کرلی اور اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے ارقم مخزومی کے گہر مین چہپے ہوئی تہے حضرت
حمزہ چلے گئے اور ایمان لائے پہر تین دن کے بعد مین نکلا اس روایت مین اسکے بعد حضرت
عمرؓ نے اپنے ایمان لانیکا قصہ بیان کیا اسکے آخر مین یون ہے کہ حضرت عمر نے کلمہ گواہی کا
پڑہا پہر اوس گہر کے لوگون نے اسطرح سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد والون نے سنا مین نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہین ہین آپ بولے کیون نہین مین نے کہا پہر چہپانا کسلیے
پہر ہم دو قطارین باندہکر نکلے ایک قطار مین مین تہا اور دوسری قطار مین حمزہ تہے یہان
تک کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے قریشیون نے مجہکو اور حمزہ کو دیکہا اون کو بہت شدت
سے غم ہوا **ابن سعد** طبقات مین فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی موسی نے جو اسمعیل کے بیٹے
کہا کہ ہمسے فرمایا عمار نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عمار سے جو ابوعمار کے بیٹے کہ حمزہؓ جو عبدالمطلب
کے بیٹے ہین اونہون نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجہے جبرئیل کو دکہا
دیجئے اونکی صورت مین آپ نے فرمایا تم اونکو نہین دیکہہ سکوگے فرمایا ہان لیکن مین دیکہونگا
آپ نے فرمایا تو اپنی جگہہ پر بیٹہے رہو پہر ایک لکڑی جو کعبہ مین تہی کہ کافر لوگ جب کعبہ کا
طواف کرتے تہے اوسپر اپنے کپڑے رکہدیتے تہے اوس لکڑی کے اوپر حضرت جبرئیل اوترے
آپنے فرمایا اپنی نگاہ اوٹہاؤ اونہون نے دیکہا تو اونکے دونون قدم سبز زبرجد کیطرح پر
تہے سو حضرت حمزہ غش کہاکر گر پڑے **ابن حجر مکی** رحمۃ اللہ علیہ صواعق محرقہ مین
لکہتے ہین کہ ترمذی نے ابن عمر تک اور طبرانی نے ابن مسعود اور انس تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونون
مردون مین تیرا بہت پیارا ہو عمر کے ہاتہون جو خطاب کا بیٹا ہے یا ابوجہل کے ہاتہہ جو ہشام

کا بیٹا ہے ذہبی نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے چھٹا برس تہا
جب حضرت عمر ایمان لائے اونسے پہلے چالیس یا پینتالیس مرد اور گیارہ یا تیئیس عورتین
ایمان لا چکی تہین امام احمد نے حضرت عمر تک سند پہونچائی کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین
نکلا اللہ کے رسول کو ستانیکے لئے اللہ انپر درود بہیجے اور سلامت رکہے آپ مجہسے پہلے
مسجد تک پہونچ چکے تہے مین آپکے پیچہے کہڑا ہوا آپ نے سورۃ الحاقہ شروع کی مین نے
قرآن کی ترکیب سے تعجب کرنا شروع کیا اور مین نے کہا قسم اللہ کی یہہ معاذ اللہ شاعر ہے جیسا
کہ قریشی لوگ کہتے ہین پہر آپ نے پڑہا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ بیشک یہہ کہا ہوا ہے پیغام پہونچانیوالے عزت
والیکا یعنے جبرئیل نے اللہ کیطرف سے یہہ پیغام پہونچایا ہے اور نہین وہ کہا ہوا شاعر کا تم تہوڑا
یقین للاتے ہو پہر میرے دلمین اسلام آن پڑا خوب اچہی طرح سے یعنے دل کو بہت اچہا
لگا اور امام ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے حضرت انس تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ
حضرت عمر تلوار گلے مین ڈالے ہوئے نکلے اونکو قوم زہرہ مین کا ایک مرد ملا اوسنے کہا اے عمرؓ
کہان کا ارادہ ہے کہا میرا ارادہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ محمد کو مار ڈالون وہ بولا کہ ہاشم کی اولاد مین اور
زہرہ کی اولاد مین کیونکر بے ڈر ہو گے جب محمد کو مار ڈالو گے یہہ بولے مین دیکہتا ہون اور
کچہہ نہین تو بے دین ہو گیا اوسنے کہا مین تمکو تعجب کی بات نہ بتا دون تمہارے بہنوئی
اور بہن بیدین ہو گئے اور اونہون نے تمہارا دین چہوڑ دیا تب عمرؓ چلے اور ان دونون پاس
آئے اور اونکے پاس حضرت خباب تہے جب اونہون نے عمرؓ کی آہٹ سنی کہر کے اندر
چہپ رہے یہہ اندر گئے اور کہا یہہ آواز کیسی تہی اور وہ لوگ سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے وہ دونو
بولے کچہہ اور نہا ہم کچہہ بات آپس مین کر رہے تہے کہا شاید تم دونو بیدین ہو گئے تب اونکے
بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارے دین کے سوا اور دین سچا ہو تب عمر اونکے اوپر کود پڑے
اور اونکو بہت شدت سے کچلا تب اونکی بہن آئین کہ اپنے شوہر پر سے اونکو ہٹا دین اونکو اپنے

ہاتھ سے ایسا طمانچہ مارا کہ اونکے چہرہ سے خون بہنے لگا وہ غصہ مین آکر بولین تمہارے دین کے
سوا دوسرا دین سچا ہے مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد
اُسکے بندے ہین اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین تب حضرت عمر بولے کہ مجھکو وہ کتاب
دو جو تمہارے پاس تہی کہ مین اوسکو پڑہون اور حضرت عمر لکہا ہوا پڑہ لیتے تہے اونکی بہن
بولین تم تو ناپاک ہو اور اوسکو وہی لوگ چہوتے ہین جو پاک کئے ہوئے ہین تم اوٹہو اور
نہاؤ یا وضو کرو تب وہ اوٹہے اور وضو کیا پہر کتاب کو لیا اور طٰہٰ کو پڑہا یہانتک کہ اس
آیت تک پہونچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ یعنے
اللہ فرماتا ہے کہ مین تو مین ہی اللہ ہون نہین کوئی مالک میرے سوا سو پوج مجھکو اور قایم کر
نماز کو میری یاد کے واسطے تب حضرت عمر بولے کہ مجھکو بتاؤ محمد کہان ہین جب حضرت
خباب نے اونکا یہہ قول سنا نکلے اور بولے اے عمر خوش ہو کہ مجھکو امید ہے کہ اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جمعرات کی شبکو جو دعا کی تہی وہ تمہین ہو کہ یا اللہ
عزت دے اسلام کو عمر سے جو خطاب کا بیٹا ہے یا عمرو سے جو ہشام کا بیٹا اور اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اوس گہر کے اندر تہے جو صفا پہاڑ کی جڑ مین
تہا پہر حضرت عمر چلے یہانتک کہ اوس گہر مین آئے اور اوسکے دروازہ پر حضرت حمزہ اور طلحہ
اور کچہہ اور لوگ تہے حضرت حمزہ بولے کہ یہہ عمر ہے اگر اللہ اوسکے ساتہہ بہتری چاہیگا تو
وہ ایمان لائیگا اور اگر کچہہ اور ہوگا تو اوسکا مار ڈالنا ہمپر آسان ہے اور حضرت نبی صلے اللہ
علیہ وسلم گہر کے اندر تہے اونپر پیغام اللہ کا اوتر رہا تہا پہر آپ نکلے یہانتک کہ عمر کے پاس
آئے اور اونکے کپڑے کے کونون کو اکہٹا کرکے تلوار کے پرتلے سمیت پکڑ لیا اور فرمایا تو باز
آنیوالا نہین ہے اے عمر یہانتک کہ اللہ تجہپر اوتارے رسوائی اور عذاب جیسا اوتارا ولید پر جو
مغیرہ کا بیٹا تہا تب حضرت عمر بولے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ
کے اور بیشک آپ بندے ہین اللہ کے اور پیغام پہونچانیوالے اوسکے **امام زرقانی**

لکھتے ہین کہ یونس کی روایت مین ابن اسحاق سے یون ہے کہ سورہ طٰہٰ کے ساتھہ اِذَا
الشَّمْسُ كُوِّرَتْ بھی تھی اور حضرت عمر رض نے اوسکو پڑھا یہانتک پہونچے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
اَحْضَرَتْ **ابن اسحاق** نے لکھا ہے کہ حضرت عمر کی بہن فاطمہ مسلمان ہوچکی تھین
اور وہ سعید کے نکاح مین تھین جو زید کے بیٹے اور وہ بھی مسلمان ہوچکے تھے اور حضرت
عمر سے اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور خباب جو اَرَتّ کے بیٹے تھے فاطمہ کے پاس آیا
جایا کرتے تھے اونکو قران پڑہاتے تھے حضرت عمر رض ایک دن گلی مین تلوار ڈالکر نکلے اونسے
لوگون نے کہا تھا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صفا کے پاس ایک
گھر مین جمع ہین قریب چالیس شخص کے مرد بھی ہین اور عورتین بھی ہین اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اونکے چچا حمزہ ہین اور ابوبکر اور علی ہین اور کچھہ اور مسلمان مرد ہین
جو آپ کے ساتھہ مکے مین رہے ہین اور حبش کیطرف نہین نکلے پھر گئے وہی قصہ ہے
کہ حضرت عمر اپنی بہن کے ہان گئے اسمین یون ہے کہ حضرت عمر نے غسل کیا اور ورق لیکر سورہ طٰہٰ کو پڑہا آخر مین یون ہے کہ جب حضرت
عمر ایمان لائے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اوس گھر والون کو معلوم ہوا کہ حضرت عمر مسلمان
ہوے پھر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق اوس جگہہ سے جدا جدا ہوکر چلے گئے
اور اونکا جی مضبوط تھا کہ حضرت عمر مسلمان ہوئے اور حضرت حمزہ بھی مسلمان ہوچکے
تھے اور سب نے جانا کہ یہہ دونون جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بچاوینگے اور دشمنون
سے بدلا لینگے اور **امام بزار** اور طبرانی اور ابونعیم نے اور بیہقی نے دلائل مین اسلم تک سند
پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ حضرت عمر نے ہمسے کہا کہ مین سب لوگون سے زیادہ سختی کرتا
تھا اللہ کے رسول پر اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے سو اس بیچ مین کہ مین ایک
گرمی کے دنمین دوپہر کے وقت مکہ کے ایک رستہ مین تھا کہ ایک مرد مجھے ملا اوسنے کہا
تعجب ہے تمپر اے بیٹے خطاب کے تم تو کہتے ہو کہ تم ایسے اور تم ایسے اور تمہارے گھر کے اندر
یہہ معاملہ داخل ہوچکا مین بولا وہ کیا ہے کہا تمہاری بہن مسلمان ہوگئین تب مین غصہ

مین بہرا ہوا اُٹہتا یہانتک کہ مین نے دروازہ کہر کا یا کسی نے کہا یہہ کون ہے مین بولا عمر وہ
سب جلدی سے چپ رہے اور وہ ایک کتاب پڑہ رہے تہے جو اونکے آگے تہی اوسکو
چہوڑ گئے یا بہول گئے اور میری بہن دروازہ کہولنے کو اوٹہین مین نے کہا اے دشمن اپنی
جان کی تو بیدین ہو گئی اور میرے ہاتہہ مین ایک چیز تہی وہ اونکے سر پر ماری کہ خون بہنے
لگا اور وہ رونے لگین اور بولین اے خطاب کے بیٹے جو تجہکو کرنا ہو سو کر مین تو مسلمان ہو گئی
اور مین اندر گیا یہانتک کہ چارپائی پر بیٹہا اور مین نے اوس کتاب کو دیکہا مین نے
کہا یہہ کیا ہے مجہکو اوٹہا دے وہ بولین تم اوسکے لوگون سے مین نہین ہو تم تو ناپاکی
کا غسل نہین کرتے ہو اور یہہ ایسی کتاب ہے کہ اسکو نہین چہوتے ہین مگر وہی جو پاک
کئے ہوئے ہین پہر مین یہانتک کہتا رہا کہ اونہون نے مجہے وہ کتاب اوٹہا دے مین نے
اوسکو کہولا تو کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سو جب
مینے اللہ کے نام کو دیکہا مین اوس سے ڈر گیا تو مین نے وہ کتاب ڈال دی پہر میرا
جی ٹہیرا مین نے اوسکو اوٹہا لیا کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے پاکی بولتے ہین اللہ کی جتنی چیزین ہین آسمانون اور زمین
مین پہر مین دہشت مین آگیا اور مینے یہانتک پڑہا کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے ایمان
لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر تب مین نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی مالک
سوا اللہ کے تب وہ لوگ جلدی سے میری طرف نکلے اور بولے اللہ اکبر اور بولے تم خوش
ہو کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے پیر کے دن دعا مانگی
تہی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونو مردون مین تیرا بہت پیارا
ہے یا ابو جہل کے ہاتہون اور یا عمر کے ہاتہون اور اونہون نے مجہکو بتایا کہ حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک کہر مین ہین صفا پہاڑ کے نیچے مین نکلا یہانتک کہ مین نے
دروازہ کہڑکایا تو لوگ بولے کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور اونکو معلوم تہا کہ اللہ کے رسول

پر اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے مین بہت سختی کرتا ہون پہر کوئی دروازہ کہولنے
پر دلیر ہی نہ کر سکا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے لئے دروازہ کہولدو تب اونہون نے
کہولا اور ایک مرد نے میرا بازو پکڑا یہانتک کہ مجہکو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو چہوڑدو پہر آپ نے میرے کرتے کے کونے اکہٹے
کرکے پکڑے اور مجہکو اپنی طرف کہینچ لیا فرمایا اسلام لا اے خطاب کے بیٹے یا اللہ اوسکو
ہدایت دے پہر مین نے گواہی دی پہر مسلمانون نے اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون
مین لوگون نے سنا اور لوگ چہپے ہوئے تہے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی کو دیکہون
کہ اوسپر مار پڑتی ہے اور وہ مارتا ہے تو مین دیکہہ لیتا اور یہہ مصیبت مجہپر ذرا بہی نہ تہی تو
مین اپنے ماموں یعنے ابو جہل کے پاس آیا اور وہ سردار تہا مین نے دروازہ کہٹکایا وہ بولا
یہہ کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور مین مسلمان ہو گیا وہ بولا ایسا مت کر پہر وہ
اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ اوسنے دروازہ بند کر لیا تب مینے کہا یہہ تو کچہہ
بہی نہ ہوا پہر مین قریشیون مین سے ایک بڑے سردار کے پاس گیا مینے اوسکو پکارا
وہ نکلا مین نے اوسی طرح کی بات کہی جو اپنے ماموں سے کہی تہی اوسنے مجہہ سے ویسی
بات کہی جیسے میرے ماموں نے کہی اور اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ دروازہ
بند کر لیا مینے کہا کہ یہہ تو کچہہ نہوا سب مسلمانون پر مار پڑتی ہے اور مجہپر مار نہین پڑتی تب
مجہسے ایک مرد نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی سبکو خبر ہو جاوے مین بولا ہان
اوسنے کہا جب لوگ حطیم مین بیٹہین تب تم فلانے مرد کے پاس جاؤ کہ وہ بہید نہین
چہپاتا تم اوس سے چپکے سے کہو کہ مین مسلمان ہو گیا وہ بہید بہت کم چہپاتا ہے پہر مین
آیا اور لوگ حطیم مین جمع تہے مینے اوس سے چپکے سے کہا کہ مین مسلمان ہو گیا وہ بولا
تو نے ایسا کیا مین بولا ہان وہ بہت بلند آواز سے پکار کر کہا کہ خطاب کا بیٹا مسلمان ہو گیا وہ سب میری طرف دوڑے
پہر مین اونکو مارتا رہا اور وہ مجہکو مارتے رہے اور لوگ میرے اوپر جمع ہو گئے میرے

ماموں نے کہا کہ یہہ جاو کیسا ہے لوگ بولے کہ عمر مسلمان ہو گئے وہ حطیم پر کھڑا ہوا اور آستین
سے اشارہ کیا کہ خبردار رہو کہ مینے اپنے بہانجے کو پناہ دی تب وہ لوگ میرے پاس سے
ہٹ گئے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی مسلمان پر مار پڑتی اور اوسکو مارتے دیکہون تو مین
دیکہہ لیتا تہا مین نے کہا کہ یہہ کچہہ بات نہین جب تک مجہپر مار نہ پڑے مین اپنے ماموں
پاس آیا اور مینے کہا تیری پناہ تیرے اوپر مینے پہیر دی پہر مجہپر مار پڑتی رہی اور مین
مارتا رہا یہانتک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا۔ **بزار اور حاکم** نے ابن عباس
تک سند پہونچائی اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے کافرون
نے کہا کہ آج ان لوگون نے ہمسے بدلا لیا اور اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔ یعنے اے نبی تمکو کفایت
ہے اللہ اور جو لوگ تیرے تابع ہوئے ہین ایمان والے **امام بخاری** فرماتے
ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو کثیر کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی سفیان نے
اونہون نے روایت کی اسمعیل سے جو ابو خالد کے بیٹے وہ قیس سے جو ابو حازم کے
بیٹے اونہون نے عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمیشہ ہم غالب
رہے جب سے حضرت عمر ایمان لائے **ابن سعد** نے اونہین عبد اللہ سے روایت
کی جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمنے اپنے تئین دیکہا کہ ہم اللہ کے گہر
تلک پہونچ نہین سکتے تہے یہانتک کہ حضرت عمر ایمان لائے جب وہ ایمان لائے اور کافرون سے لڑے یہانتک
کہ اونہون نے ہمارا رستہ چہوڑ دیا اور ابن سعد نے صہیب سے روایت کی اونہون نے
فرمایا کہ جب حضرت عمر ایمان لائے اسلام غالب ہوا اور ہم اللہ کے گہر کے آس پاس حلقے باندہکر بیٹہے اور ہم اللہ کے گہر کا طواف کیا
پہر سے **ابن اسحاق** نے فرمایا کہ عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین
کہ ہم کعبہ کے پاس نماز نہین پڑہ سکتے تہے جب حضرت عمر مسلمان ہوے کافرون
سے لڑے اور کعبہ کے پاس نماز پڑہی اور ہمنے بہی اونکے ساتہہ نماز پڑہی ۔ +

استیعاب میں ہے کہ اللہ کے پیغام کے لکھنے والون مین مین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اللہ ان سب سے راضی ہے یعنے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کی آیتین اوترتی تہین آپ لکھنے والون سے لکھوا لیتے تہے اونہین لوگون مین سے یہہ بہی ہین اللہ اون سب سے راضی رہے انہون نے بہی لکھا ہے اب یہہ فکر ہے کہ ہامہ جو ابلیس کے یعنے شیطان کے پروتے تہے وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور ایمان لائے آپ نے اونکو کئی سورتین قرآن کی سکہلائین اللہ اوسنے راضی رہے ۔ مولانا جلال الدین سیوطی لآلی مصنوعہ مین لکہتے ہین کہ عقیلی نے کہا کہ ہمسے بیان کیا علی نے جو عبدالعزیز کے بیٹے کہا کہ بیان کیا ہمسے اسحاق کاہلی نے جو بشر کے بیٹے کہا کہ ہمسے بیان کیا ابو معشر نے وہ نافع سے وہ حضرت عمر کے بیٹے سے وہ حضرت عمر سے اونہون نے کہا اس بیچ مین کہ ہم اللہ کے رسول کے ساتھہ اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے تہامہ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر بیٹھے تہے ایکا ایک آیا ایک بوڑہا اوسکے ہاتہہ مین ایک عصا تہا اوسنے سلام کہا اللہ کے رسول پر اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے آپ نے اوسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ آواز جن کی ہے اور اونکا گنگنانا ہے تو کون ہے وہ بولا کہ مین ہامہ ہون بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا آپ نے فرمایا اور نہین ہے تیرے بیچ مین اور ابلیس کے بیچ مین مگر دو باپ وہ بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کتنا زمانہ تجہپر گذرا وہ بولا کہ مین نے فنا کی ساری عمر دنیا کی مگر تہوڑی سی فرمایا اسی پر سہے تو بولا جب مین لڑکا تہا چند برس کا جب مین باتین سمجہتا تہا اور ٹیلون پر گذرتا تہا اور حکم کرتا تہا اناج کے بگاڑنیکا اور رشتون کے کاٹنے کا تب اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے یون فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی باقی رہنے کی برا ہے

کلام اس بوڑہے دانغ دار کا یا جوان الزام اوٹہانے والے کا وہ بولا مین توبہ کرنیوالا ہون
اللہ کیطرف بیشک مین رہا ہون حضرت نوح کے ساتہہ اونکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتہہ جو ایمان لائے تہے انکی قوم مین سے پہر مین ہٹ کرتا رہا اونسے اس
بات پر کہ اونہون نے اپنی قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہے
بہی رلایا اور فرمایا بے شبہہ مین اس بات پر شرمندہ ہونے والون مین سے ہون
اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ مین نادانون مین سے ہو جاون مین نے کہا اے
نوح مین اون لوگون مین سے ہون جو شریک ہوئے اوس بدبخت کے خون مین
جو ہابیل تہا آدم کا بیٹا پہر بہلا آپ پاتے ہین میرے لئے توبہ اپنے رب کے پاس
فرمایا اے ہام ارادہ کرینگی کا اور کر اوسکو حسرت اور ندامت سے پہلے بیشک سینے پڑہا
ہے اوس کلام مین جو اللہ نے مجہپر اوتارا کہ جو بندہ اللہ کیطرف رجوع ہوتا ہے اوسکا
گناہ جہانتک پہونچا ہوا اللہ اوسپر رجوع ہوتا ہے تو اوٹہہ اور وضو کر اور اللہ کے لئے
دو سجدے کر پہر مینے اوسیوقت یہہ کیا جیسا مجہکو حکم ہوا پہر اونہون نے مجہکو پکارا کہ
اپنا سر اوٹہا تیری توبہ آسمان سے اوتری پہر مین اللہ کے آگے سجدے مین گرا اور رہا
ہون مین حضرت ہود کے ساتہہ اونکی مسجد مین اون لوگون کے ساتہہ جو اونکی قوم
مین سے ایمان لائے تہے پہر ہمیشہ مین اونسے ہٹ کرتا رہا اسپر کہ اونہون نے اپنی
قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو رلایا اور فرمایا بے شبہہ مین
اس بات پر شرمندہ ہونیوالو مین ہون اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ نادانو مین
سے ہو جاؤن اور رہا ہون مین حضرت صالح کے ساتہہ اونکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتہہ جو اونکی قوم مین سے ایمان لائے تہے پہر مین ہمیشہ اونسے ہٹ کرتا رہا
اسپر کہ اونہون نے اپنی قوم کو بد دعا کیون دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو بہی
رلایا اور مجہکو بہت ملاقات تہی حضرت یعقوب سے اور رہا ہون مین حضرت یوسف

کی ساتہہ مضبوط جگہہ مین اور مین ملتا تہا حضرت الیاس سی میدانونمین اور مین ایسہی
اونسی ملتا ہون اور مین ملا ہون حضرت موسی سی جو عمران کے بیٹی اونہون نے
مجکو توراۃ مین سی کچہہ سکہلایا اور فرمایا اگر تو ملی عیسی سی جو مریم کے بیٹی تو اونکو میری طرفسے
سلام کہنا اور بیشک مین ملا حضرت عیسی سی جو مریم کے بیٹی پہر حضرت موسی کی طرفسی
اونکو سلام پہنچایا اور بیشک حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سی ملی تو اونکو میری طرفسی سلام کہنا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
اور سلامت رکہی اپنی آنکہونسی آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا عیسی پر سلام ہو
جبتک دنیا رہی اور تجہپر سلام ای ہامہ تیری امانت ادا کرنے پروہ بولا ای
پیغام پہنچانی والی اللہ کے مجہپر وہ مہربانی کیجیی جو مہربانی حضرت موسی نی مجہپر فرمائی
انہون نے مجکو کچہہ توراۃ سکہائی تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو سکہلائی سورۃ والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور فرمایا ہماری
پاس اپنی حاجت لایا کیجو ای ہامہ اور ہماری ملاقات مت چہوڑیو پہر اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دنیاسی اوٹہالئی گئی اور آپ نی
اوسکی مرنیکی خبر ہمکو نہین دی عقیلی نے دوسری سندیون پہنچائی کہ ہمنسی فرمایا
محمد نی جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو صالح کے بیٹی انہون نے روایت
کی محمد انصاری سی جو عبد اللہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا مالک نی جو دینار کی بیٹی
ایساہی لکہا ہی اوسکو عقیلی نی اور ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین عقیلی تک سند پہنچا کر لکہا ہی
کہ انس جو مالک کی
بیٹی ہین انہون نے فرمایا کہ مین ساتہہ تہا اللہ کی رسول کی اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی اور آپ مکی کی پہاڑونسی نکلتی تہی یکایک ایک بوڈہا آیا آگی دیکہ

وہی قصہ ہی آنمین یون ہی کہ اوسنی کہا کہ مین کہا گیا عمر دنیا کی مگر تہوڑی سی حرج نجیر
ہابیل ماری گئی مین اوندنون مین لڑکا تہا چند برس کا چلتا تہا ٹیلون پر اور شکار کرتا تہا
اور آدمیونکی بیچ مین لڑائی ڈالدیتا تہا اور اونکو آپسمین بہڑا دیتا تہا پہر اس روایت
مین یہہ بہی ہی کہ تہین ہا ہون حضرت ابراہیم کے ساتہہ جو اللہ کے خالص دوست تہی جب وہ
آگ مین ڈالی گئی مین اونکی بیچ مین اور گہرہین کی بیچ مین تہا یہانتک کہ اللہ نے
انکو اوس سی نکالا پہر یون ہی کہ حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملی تو میری طرف سی اونکو سلام کہنا اے پیغام پہنچانی والی اللہ کے
مین نے پہنچا دیا اور مین آپ پر ایمان لایا تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عیسی پر سلام ہو اور تجہپر اے ہامہ تیری کیا حاجت ہی وہ بولا کہ حضرت موسی
نے مجہکو توراۃ سکہائی اور حضرت عیسی نی مجہکو انجیل سکہائی اب آپ مجہکو قرآن
سکہائی حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ پہر اللہ کی رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو دس سورتین سکہائین اور آپ دنیا سے اوٹہالئی گئی جب تک
آپ نے ہمکو اوسکی مرنیکی خبر نہین پہنچائی اور مین یہی دیکہتا ہون کہ وہ زندہ ہی فائدہ
عقیلی کو یہہ حدیث دو سندونسی پہنچی اگرچہ یہہ دونو سندین معتبر نہین مگر اور لوگون
نے اور سندین پائین حدیث والونکا قاعدہ ہی کہ جو حدیث بے اعتبار آدمیونسی
سنتی ہین اونکو بہی لکہہ لیتی ہین اور لکہدیتی ہین کہ یہہ لوگ معتبر نہین مطلب یہہ ہوتا ہے کہ اور لوگ
اسکو تلاش کرین شاید کوئی اور گواہ معتبر پہنچ جاوی اور بات تحقیق ہوجاوی الہی
اون لوگون پر رحمت کا مینہہ برسا جنہون نے تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کے واسطی کیسی کیسی محنتین اوٹہائین کہان کہان سی ڈہونڈ ڈہونڈہ کر یہ اکٹہی کی
مولانا سیوطی لکہتی ہین کہ ابن جوزی نے لکہا ہی کہ اسحاق کاہلی جو بشر کا بیٹا ہی
وہ توسبکی نزدیک جہوٹا ہے حدیثین دل سے جوڑ لیا کرتا ہی اور ابو سلمہ معتبر

لوگونسی وہ باتین نقل کرتا ہی جو اونکی کہی ہوے نہین اوسکی بات کو سند پکڑنا نہین روا ہے
عقیلی نی کہا کہ دونو سندین ثابت نہین اور اس بات کی اصل نہین مولانا فرماتی ہین
کہ اسی طرح کہا ہی میزان مین کہ یہہ دونو سندونسی ٹہیک نہین اور گمان اسکین
اسحاق کاہلی پر ہے باوجود اس کی کہ عبد العزیز جو یحیی کا بیٹا ہی اوسکو بہی
حدیث والون نے چہوڑ دیا ہی اوسنی بہی یہہ قصہ بہت طولسی ابو معشر کی زبانی
نقل کیا ہی کہا اور اس حدیث کو بیہقی نے دلائل مین ایک اور سندسی روایت
کیا ہی اور کہا ہی کہ ہمسی فرمایا محمد علوی نے جو حسن کی بیٹی وہ بیٹی داود کے
کہا کہ ہمسی فرمایا نصر کے باپ محمد نے جو حمدویہ کے بیٹی مرو کے رہنی والی کہا کہ ہمسی
کہا عبد اللہ نے جو حماد کی بیٹی جو آمل کی رہنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو ابو معشر
کے بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی میری باپ نی پہر اوسکو ذکر کیا طولسی فرمایا حافظ ابن
حجر نے لسان مین کہ جب ابو معشر کا بیٹا جسکا نام محمد ہی اوسنی بہی کاہلی کا ساتہہ
دیا ہی پہر کاہلی پر یہہ گمان کیونکر ہوسکتا ہی کہ اوسنی دلسے جوڑ لیا سوا یہ گمان
ابو معشر کے اوپر ہی تمام ہوی اونکی بات اور بیہقی نے اس حدیث کو لکہکر
فرمایا ہی کہ ابو معشر سی بڑی بڑی لوگون نے روایت لی ہی مگر حدیث والون
نی اوسکو کچا کہا ہی اور ایک اور سندسی بہی روایت کی گئی ہی کہ یہہ اوسسی
زیادہ قوی ہی تمام ہوا قول بیہقی کا اور اوسکی ایک اور سند ہی ابو نعیم نے
دلائل مین اوسکی سند عطا خراسانی تک پہنچائی وہ ابن عباس سی وہ حضرت
عمر رض سی اور عبد اللہ جو امام احمد کے بیٹی اونہون نے زہد کی زیادات مین
اور شیرازی نے القاب مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین ان سبون نے
ابو سلمہ انصاری تک سند پہنچائی اونکی سند حضرت انس تک پہنچی اور ایک
دوسری سند ہی کہ اوسمین ابو سلمہ نہین ہے ابو نعیم نی دلائل مین اوسکی سند پہ

تک پہنچائی جو ابو الزرقا کی بیٹی موصل کی رہنی والی وہ عبسی سے جو طہمان کی بیٹی
وہ حضرت انس رض سی جناب حافظ ابن حجر عسقلانی نی اصابہ مین لکھا ہی کہ اسکو
روایت کیا جعفر مستغفری نی صحابہ مین اور اسحاق منجنیقی نی جو ابراہیم کی بیٹی
اونہون نے محصن کے باپ حکم تک سند پہنچائی جو عمار کی بیٹی وہ زہری سے
وہ سعید سی جو مسیب کی بیٹی کہا کہ حضرت عمر رض نی فرمایا پھر بہت طول سی اوسکا
ذکر کیا اور اسمین یہہ زیادہ ہی کہ ہامہ نی کہا کہ میری اوپر اٹھہ ہزار چار سو بائیس برس
گذری ہین اور جسدن قابیل نی ہابیل کو قتل کیا اوسدن مین لڑکا تھا اور اس
روایت مین یہہ بھی ہی کہ وہ جن جنہون نی قران سنا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچھی نماز پڑہی ہی وہ تہتر ہزار تھی کہا ابن حجر نے اور اسکی ایک اور سند ہی
جو عبد الحمید جبدی تک پہنچی ہی جو عمر کے بیٹی اونہون نی شبل سی جو حجاج کی
بیٹی وہ طاوس سے وہ ابن عباس سی وہ حضرت عمر رض سی بہت طول کی ساتھہ اور اسکو
روایت کیا ہی فاکہی نی مکہ کی کتاب مین عزیز جریجی تک سند پہنچائی ہی وہ ابن
جریج سی وہ عطا سی وہ ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ارقم کی گھر مین پوشیدہ تھی چالیس مردون اور دس اور کئی عورتون مین
کہ دروازہ کہڑ کہڑایا گیا آپ نی فرمایا کہول دو یہہ چاپ شیطان کی ہی پہر دروازہ
کہولا گیا تو داخل ہوا ایک مرد پست قد اوسنی کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ آپ نی فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ تو کون ہی کہا مین ہامہ ہون
بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا پہر ذکر کیا ویسا ہی احوال مولانا جلال الدین
سیوطی لقط المرجان مین فرماتی ہین کہ اس حدیث کی بہت سی سندین حدیث والونکو
پہنچین ہین یہہ سند اچھی ہی اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون
نے جنون پر آگ کی شعلی پہنکی یہہ نشانی دیکھکر جنون نی تلاش کیا

کہ اسکا کیا باعث ہی جب جنون نی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پاک سی قرآن سنا آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے
اون ایماندار جنون نی جابجا آدمیونکو سمجہایا کہ ہم ایمان لائی تم بہی ایمان
لاؤ اللہ اون سب سے راضی ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا موسی نی
جو اسمعیل کی بیٹی ہین انہون نے کہا کہ ہمسے کہا ابو عوانہ نی انہون نی روایت کی ابو بشر
سی انہون نی سعید سی جو جبیر کی بیٹی ہین انہون نی ابن عباس سے انہون نی فرمایا کہ
اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اپنی رفیقون مین سی کچہہ لوگون کے
ساتہہ عکاظ کی بازار کی ارادہ پر چلی اور شیطانون پر آسمان کی خبر بند ہوچکی تہی اور انپر
شعلی بہیجی گئی تہی تو شیطان پلٹ کر آئی اونسی اور شیطانون نے پوچہا تمہارا کیا حال ہے
وہ بولی ہمپر آسمان کی خبر بند ہوگئی اور ہمپر شعلی بہیجی گئی کہا تمپر خبر آسمان کی اسی سی
بند ہوئی ہی کہ کوئی نئی بات ہوی ہی سو تم جاؤ زمین کے پورب مین اور پچہم مین پہر
دیکہو یہہ معاملہ کیا ہی جو نیا پیدا ہوا ہی پہر وہ چلی اور زمین مین پورب مین اور پچہم مین پہنچی
کہ دیکہین یہہ کیا معاملہ ہی جسکے باعث سی آسمانکی خبر اونپر بند ہوی تو وہ لوگ جو تہامہ کی
طرف چلی تہی وہ اللہ کے رسول کی طرف اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی آپ
نخلہ مین تہی اور عکاظ کی بازار کا ارادہ رکہتی تہی اور آپ اپنی رفیقونکو صبح کی نماز پڑہا رہی تہی
جب انہون نے قرآن سنا کان لگاکر سننی لگی اور بولے یہی ہی جسکے باعث سی تہی
آسمان کی خبر بند ہوگئی پہر وہین سی وہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئی اور بولی اے ہماری
قوم ہمنی ایک عجب طرحکا قرآن سنا کہ راہ دکہاتا ہی اچہی رستی کی طرف سو ہم اوسپر ایمان
لائی اور ہرگز نہین شریک ٹہراوینگی ہم اپنی رب کی ساتہہ کسی کو اور اتارا اللہ تعالی نے
اپنی نبی پر اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی قُلْ اُوحِيَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
یعنی اللہ فرماتا ہی کہ اے محمد کہدی کہ میری طرف پیغام بہیجا گیا کہ جنونمین سی کئی

شخصون نی کان لگاکر سنا یہی حدیث امام مسلم اور امام ترمذی نی جامع مین لکہی اوسکی
سند یون ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جنون کی سامہنی قران نہین پڑہا اور نہ انکو دیکہا فائدہ مطلب یہ ہی کہ آپ نی اونکو دیکہا
نہین اور قران اونکو تعلیم کے طور پر اونکی طرف رخ کرکے اونکو نہین سنایا آپ تو اللہ کے
سامہنی نماز مین قران پڑہ رہی تہی وہ سنکر ایمان لائی اللہ نی آپ کو اونکی باتونکی خبر دی
اور سورہ جن اوتاری بہر دوسری مرتبہ اوجن قران سنکر ایمان لائی اور آپ کی سامہنی
آئی آپ نی اونکو قران سنایا اونکا ذکر سورہ احقاف مین ہی اونکا قصہ آگی لکہا جائیگا
اگر اللہ چاہیگا فائدہ اللہ تعالی نی سورہ جن مین اپنی رسول پاک کو اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی خبر دی کہ کئی جن آنکر تمسے قران سُن گئی اور اپنی قوم مین اونہون نے
جاکر کہا کہ ہم قران سُن آئی اور اوسپر ایمان لائی اب ہم اپنی اللہ کا کسیکو شریک نہ جانینگی
کی ہماری رب نی ہرگز کسیکو بی بی اور بیٹا نہین بنایا ہم مین بیوقوف ایسی ہی باتین کہا
کرتے تہی اور جنون نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا سو ہمنی پایا کہ آسمان بہرا ہوا ہی
زبردست چوکیدارون سی اور شعلون سے ہم تو وہان جاکر سننی کی واسطی بیٹہا کرتی تہی
بہر جو کوئی اب کان لگادیگا اپنی لئی انگارا پا دیگا تاک مین لگا ہوا امام ابن ابی شیبہ
مصنف مین فرماتی ہین ہمسے فرمایا ابن فضیل نی اونہون نی روایت کی عطا سی اونہون
نے سعید سی اونہون نی ابن عباس سے کہ جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا فرشتی ایک آواز سنتی
تہی جیسے لوہی کو چکنی پتہر پر ڈالی جب فرشتی اوسی سنتی تہی سجدہ مین گرپڑتے تہی بہر سر نہین
اوٹہاتی تہی یہانتک کہ اوترچکی جب پیغام اوترچکتا تہا ایک ایک سی کہتی تہی تمہاری
مالک نی کیا کہا بہر اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو آسمان سی ہوتا ہی کہتی تہی حق ہی اور
وہی اونچا ہی بڑا اور اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو زمین مین ہوتی ہی جیسے سنیہ کا سدا یا
یا مرنا یا اور کوئی چیز جو زمین مین ہوتی ہی تو وہ اوسکا ذکر کرتے تہی کہتی تہی ایسا ایسا ہوگا

پہر اوسکو شیاطین سنتی تہی اور اپنی دوستونپر اوتارتی تہی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی گئی شیاطین تارونسی دہتکاری گئی فائدہ مطلب یہ ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون کی تاروکنین سی شعلی ایکر شیطانونکو مارنا شروع کیا کہ فرشتونکی باتین سنی پاوین امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا حسن نی جو علی کی بٹی حلوان کی رہنی والی اور عبد نی جو حمید کی بیٹی کہا حسن نی کہ ہمسی کہا یعقوب نی اور کہا عبد نی کہ مجہسی کہا یعقوب نی جو بیٹی ابراہیم کے وہ بیٹی سعد کی کہا کہ ہمسی کہا میری باپ نی انہون نی روایت کی صالح سی اونہون نی ابن شہاب سی اونہون نی کہا مجہسی کہا علی نی جو حسین کے بیٹی کہ عبد اللہ نی جو عباس کے بیٹی ہین کہا کہ مجکو خبر دی ایک مرد نی کہ وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقونمین سی تہی انصاریونمین سی کہ اس بیچ مین کہ وہ لوگ بیٹہی تہی ایک رات اللہ کے رسول کی ساتہہ اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ایک تارا پہینکا گیا اور روشنی ہوگئی تب اونسی فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی تم کیا کہا کرتے تہی جہالت کی وقت مین جب اس طرح پہینکا جاتا تہا وہ بولی اللہ کو اور اوسکی رسول کو خوب معلوم ہی ہم کہا کرتے تہی کہ آج کی رات کوئی بڑا مرد پیدا ہوا اور کوئی بڑا مرد مرگیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ پہر وہ تو یہہ نہین پہینکی جاتی کسی کی مرنیکی لئی اور نہ اوسکی جینی کی لئی لیکن ہمارا رب جو بہت خوبیون والا ہی اور بہت اونچا ہی نام اوسکا جب کوئی حکم جاری کرتا ہی پاکی بولتی ہین تخت کی اوٹہانی والی پہر پاکی بولتی ہین آسمان کی وہ لوگ جو اونکی نزدیک ہین یہانتک کہ پاکی بولنی کی نوبت پہونچتی ہی اس نیچی والی آسمانکین پہر وہ لوگ جو تخت کی اوٹہانیوالونکی نزدیک ہین تخت کی اوٹہانیوالونسی پوچہتی ہین کہ کیا فرمایا تمہاری رب نی وہ انکو خبر دیتی ہین اوس بات کی جو اوسنی فرمائی پہر آسمانون کی لوگ ایک سی ایک خبر پوچہتی ہی

اس نیچی والی آسمان تلک پہر جن سنکر اوچک لیجاتی ہین پہر ڈالتی ہین اپنی دوستون کی طرف اور اونپر پہینکا جاتا ہی پہر جو بات وہ اوسی طرح پر لاوین وہ سچی ہے لیکن وہ اوسمین جہوٹ ملا دیتی ہین اور بڑہا دیتی ہین امام مسلم فرماتی ہین کہ مجہسی کہا سلمہ نے جو شبیب کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا حسن نی جو اعین کی بیٹی اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا معقل نی اور عبید اللہ کی بیٹی اونہون نی زہری سی اونہون نے کہا مجہکو خبر دی یحیی نے جو عروہ کی بیٹی کہ اونہون نی سنا عروہ سی وہ کہتی تہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ کچہہ لوگون نی اللہ کی رسول سی کاہنونکا حال پوچہا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ وہ کچہہ نہین ہین لوگ بولی اہی پیغام پہنچانی والی اللہ کی پہر وہ تو بعضی وقت ایسی بات کہتی ہین جو سچی ہوجاتی ہی اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ وہ کلمہ جو سچا ہی اوسکو جن اوچک لاتا ہی پہر اوسکو کٹ کٹا دیتا ہی اپنی دوست کی کانمین جیسے مرغی کٹ کٹاتی ہی پہر ملا دیتی ہین وہ اوسمین سو جہوٹ سی زیادہ امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو یحیی کی بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نے جو یوسف کی بیٹی کہ ہمسے کہا اسرائیل نی کہ ہمسے کہا ابو اسحاق نی اونہون نے روایت کی سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نی ابن عباس سے اونہون نی فرمایا کہ جن چڑہا کرتے تہی آسمانکی طرف پیغام کی بات کان لگا کر سنتی تہی پہر جب ایک بات سنتی تہی اوسمین نو باتین بڑہا دیتی تہی وہ جو بات تہی وہ سچی ہوتی تہی اور جو اونہون نے بڑہا دیا وہ غلط ہوتا تہا پہر جب اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی بہیجی گئی جن اپنی بیٹہنی کی جگہون سی روکی گئی اونہون نے ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور تارے اس سی پہلی نہین پہینکی جاتی تہی ابلیس نے کہا اس بات کا باعث اور کچہہ نہین فقط یہی ہے کہ زمین مین کچہہ نیا معاملہ ہوا ہی پہر اوسنی اپنی فوجین بہیجین اونہون نے اللہ کی رسول کو پایا

اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دو پہاڑونکی بیچ مین کہڑی ہوئی نماز پڑہ رہی تہی تب
اونہون نی جاکر ابلیس کو خبر دی اوسنی کہا یہی ہی وہ نیا معاملہ جو زمین مین ہوا ہی
امام بخاری نی جہان قرآنکا مطلب کہلجانی کی لیئے حدیثین لکہی ہین وہان فرماتی
ہین کہ ہمسے فرمایا علی نے جو عبد اللہ کے بیٹی کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون نی
عمرو سی اونہون نے عکرمہ سی اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب اللہ آسمانمین کوئی حکم جاری کرتا ہی فرشتی اپنی بازو پہڑکاتی
ہین عاجزی کی راہ سی اوس کے کلام کی آگی جیسی زنجیر چکنی پتہر کے اوپر وہ کلام اونکی پار
ہو جاتا ہی پہر جب بیہوشی جاتی رہتی ہی اونکی دلونسی کہتی ہین کیا کہا تمہاری رب نے
کہتی ہین اوسکی کلام کے حق مین کہ برحق ہی اور وہی ہی اونچا بڑا پہر اوسکو سنتی ہین
چوری چرا کر سننی والی ہین اور چرا کر سننی والی اسطرح سی نیچے ہین ایک ونکا دوسری کی
اوپر ہوتا ہی پہر بعضی وقت اوس سننی والی پر شعلہ آن پہونچتا ہی اس سی پہلی کہ اپنی
رفیق پر ڈالی پہر وہ اوسکو جلا دیتا ہی اور بعضی وقت شعلہ نہین پہنچنی پاتا یہان تک
کہ وہ اوسکو ڈال دیتا ہی اپنی نیچی والی تک یہانتک کہ پہونچتا ہی زمین تک پہر ڈالتا
ہی جادوگر کی زبان پر پہر جہوٹ بولتا ہی اوس کی ساتہہ سو جہوٹ پہر سچا جانا
جاتا ہی اور لوگ کہتی ہین کیا فلانی دن ہمکو فلانی بات کی خبر نہین دی تہی اور ہمنی
اوس بات کو سچا پایا تہا وہ وہی بات ہی جو سنی گئی آسمانسی مولانا محمد بن عبد اللہ
شبلی حنفی آکام المرجان مین لکہتی ہین کہ امام عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین معمر سے
روایت کی کہ ابن شہاب سی کسی نی پوچہا کہ یہہ تارونکا پہینکا جانا جہالت کی
زمانہ مین بہی تہا اونہون نی کہا کہ ہان تہا ولیکن جب اسلام آیا اسکا بہت زور
شور ہوا اور بہت شدت ہوئی اسکا مطلب یہہ کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی
پہلی ہی تارونسی شعلی شیطانونپر پہینکی جاتی تہی مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پر قرآن اوترنا شروع ہوا شیطانونپر ہر طرفسی آگ کا مینہہ برسا تمام جنونمین اور
جن والونمین خلل پڑگیا جب جنون نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک
سی قرآن سنا فوراً ایمان لائی اور سمجہہ گئی کہ یہہ کلام اللہ کا فرشتی انپر لاتی ہین اس
واسطی جنون پر شعلی برستی ہین کہ لوگ سمجہہ لین کہ اللہ نی جبرئیل کی زبانی یہہ کلام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین مین اوتارا ہی کوئی جن فرشتونسی سن کر اس کلام کو چرا
نہین لایا جن تو اب آسمان تک جاتی ہوئی لرزتی ہین کافر کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم معاذ اللہ کاہن ہین کاہن عرب مین وہ لوگ کہلاتی تہی جنکی پاس جن آسمانکی
خبرین لاتی تہی فرشتون کی باتین چوری سی سنکر اپنی دوستونکو بتاتی تہی جنونکی
اسمین بڑی روزی تہی اللہ تعالی نے جنون پر آگ برسائی جنونکی زبانسی اقرار کروا دیا
جن جابجا کہتی پہرتی کہ اب ہم پر شعلی برستی ہین اب ہم کوئی خبر سنی نہین پاتی بہت سے جن
یہہ کہلی نشانی دیکہکر ایمان لائی کاہنون پر اور سب عقلمندونپر خوب کہل گیا کہ اس
کلام کو جن چرا کر نہین لائی بلکہ اللہ کی حکم سی فرشتی اس کلام کو زمین پر لائی انسانون
اور جنونکو سب کو اللہ بلاتا ہی کہ تم سب میرا کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی سنو میری
دربار مین چوری سی سنی نہ آو سورہ شعرا مین اللہ تعالی کافرونکی قول کو رد کرتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ اور نہین اوتارا اوسکو شیطانون نی وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
اور اونکو یہہ لائق نہین اور اونکو اسکی طاقت نہین اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ وہ تو سننی سی بیکار
کردی گئی ہین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عمرو نی جو علی کی بیٹی کہا کہ ہمسے
فرمایا یحیی نی کہ ہمسی فرمایا سفیان نی کہ مجہسی فرمایا سلیمان نی وہ ابراہیم سی وہ ابو معمر
وہ عبد اللہ سی اس آیت کی بیانمین کہ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کہا کہ بعضی آدمی بعضی جنون کو
پوجتی تہی سو وہ جن مسلمان ہوئی اور یہہ لوگ اونکو پوجتی رہی اور اشجعی نے روایت
کی سفیان سی وہ اعمش سی اوسمین اتنا زیادہ کہا قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فائدہ یعنی یہہ دو نو آیتین جنونکی حق مین اتریں کافر لوگ جنونکو پوجتی تھی اور انکو
اپنا مالک مختار جانتی تھی تو وہ جن تو مسلمان ہوی مگر وہ کافر اونکو پوجتی سی باز نہ آئی
تب اللہ نے یہہ آیتین اوتارین قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ
كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا یعنی ای محمد کہدی کہ پکارو اون
لوگون کو جنکو تمنی ٹہیرایا ہی اللہ کا دوسرا سو وہ نہین اختیار رکہتی ہین دفع کرنا تکلیف کا
تمسی اور نہ پہیر دینا پہیر فرمایا کہ وہ لوگ د عا کرتے ہین ڈہونڈتی ہین اپنی رب کی طرف
وسیلہ کہ کون اونمین کا زیادہ نزدیک ہی اور امید رکہتی ہین اوسکی رحمت کی اور ڈرتی
ہین اوسکی عذاب سی یعنی وہ جن تو ایمان لائی اللہ سی ڈرتی ہین تم اونکو اللہ کا دوسرا
کیون سمجھتی ہو امام بیہقی نی تاریخ میں سواد تک سند پہنچائی اونہون نی بیان
کیا کہ جہالت کی زمانی مین مجہی ایک جن سی آشنائی تہی وہ آیندہ کی خبرین مجہی پہنچایا
کرتا تہا اور مین لوگونکو بتا دیا کرتا تہا اس باعث سی مجہی بہت فائدہ ہوتا تہا اور لوگ
مجہی نذرین دیا کرتے تہی اوسکی خبرین سچی نکلتی تہین ایکبار مین سوتا تہا کہ اوس جن نی
مجہی آکر جگایا اور کہا کہ اوٹہہ اور ہوش مین آ اور سمجھ لے اگر تجہی شعور ہی کہ لوئی بن غالب
کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین پہر کئی شعرین پڑہین جنمین یہہ مطلب ہی کہ مجہی تعجب
جنون کی حال سی کہ بیقرار ہو کر اپنی اونٹونپر زین باندہ کر مکی کو جاتی ہین اللہ کی راہ
ڈہونڈتی ہین مسلمان جن ناپاک جنون کی طرح نہین ہین اب تو کوچ کر اونکی طرف جو ہاشم
کی اولاد کا سردار ہی قارب کی بیٹی سواد نی کہا کہ مین وہ شعرین سنکر رات بہر بیچین
رہا دوسری رات بہی اوس جن نی آن کر مجہی جگایا اور اوسی طرح کی شعرین پڑہین
اور تیسری را ت بہی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات برابر یہی یہہ حال دیکہا
میری دلمین محبت اسلام کے پیدا ہوئی اور مین مکہ کو روانہ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین پہنچا اپ نی مجہی دیکہتی ہی فرمایا مرحبا ای سواد بیٹی قارب کی ہم جانتی ہین

جس سبب سی تم آئی سو مین نی کہا یا رسول اللہ کچھہ شعر مین نی آپکی تعریف مین کہی
ہین اول اون شعرونکو آپ سن لین فرمایا پڑہو تب سواد بن قارب نی وہ قصیدہ
جسکی ہر شعر کی اخیر مین بی ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین کہا تہا پڑہا
آخر اوس قصیدہ کی یہہ بیت ہی ؎ وَكُن لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ یعنی میری سفارش کیجیو کہ جسدن کوئی سفارش
کرنیوالا آپ کی سوا نہین جو سواد بن قارب کو بچاوی ابن شاہین اور سوا اونکی اور حدیث
والون نی روایت کی ہی ذباب جو حارث کی بیٹی ہین اونہون نی فرمایا کہ میرا ایک
جن آشنا تہا کہ خبرین غیب کی پہنچاتا تہا ایکدن میری پاس آیا مین نی اوس سی کچھہ
پوچہا اوسنی میری طرف حسرت کی نگاہ سی دیکہکر کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سن محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کی ساتہہ بہیجی گئی ہین لوگونکو بلاتی ہین سو لوگ اونکا کہنا
نہین مانتی مین نی کہا کہ کیا کہتا ہی سوال دیگر جواب دیگر اوسنی کہا کہ پہر سمجہہ لیگا تو اور وہ
اوڑتا ہوا چلا گیا چند روز نگذری تہی کہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری
کی پہنچی ابن سعد نی جعد سی روایت کی ہی جو قیس کی بیٹی ہین وہ کہتی ہین کہ ہم
چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادہ پر چلی یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین
چلی جاتی تہی ایک آواز آئی شعرون کی جن مین یہہ مطلب تہا کہ ای سوار چالنی
والو جب تم زمزم اور حطیم پر پہنچو تو ہمارا سلام پہنچایو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو
اللہ نی پیغمبر کیا ہی اور یہہ کہدیجیو کہ ہم تمہاری دین کی تابعدار ہین اسی بات کی
تاکید کرگئی ہی کہ مسیح بیٹی مریم کی امام احمد نی جابر بن عبد اللہ سی اور ابو نعیم نی
ضمرہ سی اور بیہقی نی امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اول خبر
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اسطرح پہنچی کہ ایک مدینی کی عورت
پر ایک جن عاشق تہا وہ ہر رات اوس عورت کی پاس آیا کرتا تہا اور اکثر ڈرتی جاتو

کی صورت بن کر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب وہ عورت اکیلی رہ جاتی تو اپنی تئین آدمی
کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبار ایک دسکا آنا موقوف ہوگیا کتنی دن تک نہ آیا ایکدن
آن کر جانور کی صورت مین دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھی کیا ہوگیا جو اتنی مدت
سی نہین آتا اوسنی کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون مجھسی آنی کی اُمید مت رکھہ مکی مین
ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اونہون نی ہمپر زنا کو حرام کردیا امام بزار اور ابونعیم اور ابن
سعد نی جبیر تک سند پہنچائی جو مطعم کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیغمبری سی پہلی ہم ایک بت کی پاس مقام بوانہ مین بیٹھی تھی اور ایک اونٹ
اوس بت کی واسطی ذبح کیا تھا ایکبار ایک اوس بت کی پیٹ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا تھا
خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنونکا چرانا آسمان کی خبرون کو اور جنونکو شعلون
سی مارتی ہین اسکا باعث یہہ ہی کہ ایک پیغمبر مکہ مین آئی اور انکا نام احمد ہی اور وطن
چھوڑکر مدینہ مین آوینگی جبیر کہتی ہین کہ ہم تعجب مین آکر وہانسی اُٹھی اور چند روز
کی بعد جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اور امام بیہقی نی مازن
طائی تک سند پہنچائی کہ وہ عمان کی زمین مین ایک گانو مین تھا جسکا نام شمائل تھا
اور بتون کی خدمت کیا کرتا تھا اوسکا ایک بت تھا کہ اوسکا نام ناجر تھا مازن نی
کہا کہ مینی ایکدن ایک جانور ذبح کیا سو مینی بت کی اندر سی ایک آواز سنی کہ کہتا ہی
ای مازن ای مازن میری طرف آ ایسی بات سن کہ اوس سی نادان رہنا نخاہی یہہ
نبی ہین بھیجی ہوی لائی ہین سچا دین اوتارا ہوا سو تو ایمان لا کہ تو بچی آگ کی گرمی سی
جو بھڑکتی ہی پاینده سن اوسکا پتھر ہین مازن نی کہا کہ مینی کہا قسم اللہ کی یہہ تعجب کی
بات ہی پھر مینی اور جانور ذبح کیا پھر مینی پہلی آواز سی زیادہ زور کی آواز سنی اور وہ
کہتا تھا کہ ای مازن خوش ہو نیکی ظاہر ہوی اور بدی چھپ گئی قوم مضر سی ایک نبی
بھیجی گئی لائی دین اللہ کا جو سب سی بڑا ہی سو تو چھوڑدی پتھر کی تراشی ہوی کو

کہ بچارہی تو دوزخ کی گرمی سی مازن نی کہا کہ مینی کہا بیشک یہہ تعجب کی بات ہی اور
میری حق مین اللہ کچھہ بہتری چاہتا ہی اور ایک شخص مکہ کی طرف کی لوگو نمین سے ہماری پاس آیا
مینی اوس سے کہا وہانکی کیا خبر ہی کہا ایک مرد تہامہ مین نکلی ہین اونکو لوگ احمد کہتی ہین جو
کوئی اونکی پاس آتا ہی اوس سی کہتی ہین کہ اللہ کی طرف بلانی والی کا کہنا مانو تب مینی کہا
قسم اللہ کی یہہ وہی ہی جو مینی سنا پہر مین اوس بت کی طرف گیا اور اسکو توڑ کر ٹکری ٹکری کیا
اور اپنی اونٹنی کو کسا اور کوچ کیا یہانتک کہ مین آیا اللہ کی رسول کی پاس اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی میری دلمین اسلام کی جگہہ ہوگئی اور مین مسلمان ہوا پہر مینی کہا
ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی مین ایک مرد ہون کہ بہت شوق رکہتا ہون گانی کا
اور شراب پینی کا اور عورتون پاس جانی کا اور ہماری اوپر قحط کی برس پڑی ہوئی
ہین سو ہماری مال سب جاتی رہی اور لڑکی بالی اور مرد سب دبلی ہوگئی اور میری
یہان کوئی بیٹا نہین سو اللہ سی دعا کیجیی کہ مجہسی یہہ باتین دفع کردی اور مینہہ برساوی
اور مجھکو بیٹا دی پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا ای اللہ دی اسکو گانی کی بدلی
قرآن کا پڑہنا اور حرام کی بدلی حلال اور شراب کی بدلی ایسی سیرابی جسمین گناہ نہو اور
زنا کی بدلی ستر کا بچانا اور اوسکو مینہہ دی اور اوسکو بیٹا دی مازن نی کہا کہ جتنی وہ
باتین مجھہ مین تہین سب اللہ نی دفع کردین اور عمان سبز سبز ہوگیا اور چار بیبیان
میری نکاح مین آئین اور مجھکو اللہ نی حیان بیٹا دیا مازن نی کہا کہ پہر جب مین اپنی
قوم کی طرف لوٹا اونہون نی مجھکو برا کہا اور سخت باتین سنائین اور اپنی شاعر سی
میری ہجو کہوائی پہر مینی کہا کہ اگر مین اونکی ہجو کہونگا تو مین اپنی ہجو کہونگا پہر مینی اونکو چہوڑ دیا
اور روایت کیا گیا ہی کہ مازن جب اپنی قوم سی الگ ہوئی ایک جگہہ پر آئی اور
ایک مسجد بنائی اوسمین عبادت کرتی تہی سو جس کسی پر کوئی ظلم کرتا ہی اور وہ اوس
مسجد مین آکر تین دن اللہ کی عبادت کرتا ہی پہر اوس شخص پر بددعا کرتا ہی جسنی اوس

ظلم کیا تو اوسکی دعا قبول ہوتی ہی مازن نی کہا کہ پہر وہ لوگ شہر سند ہوی اور دین او کہا سون کا بند وبست کرنیوالا تہا میری پاس بہت برا مجمع کر کر آئی اور کہا کہ ہماری ساتھ پلٹ چلو پہر مین اونکی ساتھ پلٹ گیا وہ سبکی سب مسلمان ہوگئی اور امام احمد نے مجاہد تک سند پہنچائی اونہون نی کہا کہ مجہسے ایک بوڑہی نی بیان کیا جو جہالت کی وقت کو دیکہا ہوا تہا لوگ اوسکو ابن عیسی کہتی تہی کہا کہ مین ایک گائی کو ہانکتا چلا جاتا تہا مینی سنا اوسکی پیٹ مین سی آئی اولا ذریح کی ایک بات ہی صاف ایک مرد پکار رہا ہی کہ لا الہ الا اللہ نہین کوی مالک سوا اللہ کی کہا پہر ہم مکہ مین آئی پہر ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ مکہ مین ظاہر ہوئی ہین امام احمد کی بیٹی عبداللہ نی فرمایا کہ یہہ حدیث یاد ہی سند اسکی مضبوط ہی صحیح بخاری مین حضرت عمر سی روایت ہی اونہون نی فرمایا کہ ایکروز مین بتونکی پاس تہا ایک شخص نے ایک بچہڑا ذبح کیا ایک پکارنی والی نی اوسکو پکارا میٹنی کوئی پکارنی والا اوس سی زیادہ بلند آواز نہین سنا کہتا تہا ای مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص ہے صاف بولنی والا کہہ رہا ہی لا الہ الا اللہ نہین کوی مالک سوا اللہ کی پہر سب لوگ بہاگ گئی اور مینی کہا مین نہین ٹہرنگا یہانتک کہ جان لونگا کہ اسکی پیچہی کیا خبر ہی پہر پکارا اونی کہ ای مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک مرد صاف بولتا ہی کہہ رہا ہی لا الہ الا اللہ پہر کچہہ مدت نہین گزری کہ کہا گیا یہہ نبی ہین **فائدہ** جو جن ایمان لائی وہ بتونکی اندر گہس بیٹہی کہ شیاطین بتونمین آکر کفر کی باتین سناتی تہی جہوٹی جنون نے اونکا رستا روکا اور بت پوجنی والونکو ایمان کا رستا بتایا اور کہدیا کہ یہہ بت پتہر ہین خدا کی شریک نہین ہین اور شیاطین انکی اندر گہس بیٹہی تہی وہ بہی خدا کی دوسری نہین ہین اللہ کی حکم سی ہمنی اونکو ہٹا دیا اور اونکا گہر چہین لیا بتونکی اندر گہس بیٹہنا شیاطین کی روکنی کی لئی تہا کہ اگر وہ اب بتونمین آئی یا دین کی نہ معلوم کا فرونکو کیا کیا ظلم اور کفر کی باتین سکہا دینگی اونکا کفر اور

شہر ہا دین کی اس لئی او نکا گہر ہمین لیا یہہ تہو نکی اندر جانا تہو نکی توڑ دالی کسی لئی تہا
اسی طرح اب آخری زمانہ مین شیاطین کا ہر طرف زور ہی طرح طرح کی کفر اور فساد پہیلا
رہی ہین بلکہ مسلمان جن بہی جابجا ظلم توڑ رہی ہین آدمیونکی قالب مین گہس کر طرح
طرح کی ظلم کرتی ہین اونکا رستا روکنی کی لئی محمدی جنون نی آدمیونکی قالب مین
ظہور کرنا اور اونکی زبانسی بولنا شروع کر دیا جہانتک اونسی بن پڑتا ہی کافرون اور
ظالمون کا رستا روکتی ہین اللہ اونکو اسکا عوض دی اور اونکو اپنی راہ مین ثابت
قدم رکہی یا اللہ جتنی آدمی اور جن محمدی ہین اونکو دین محمدی پر قایم رکہہ اور سب
کی دلونکو ایک کر دی اور اس آخری وقت کی فتنہ و فسادون سی بچالی آمین
اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ نی قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی سی
خبر دی کہ کئی برس کی بعد روم کی نصاری آگ پوجنی والون پر غالب ہونگی
پہر اللہ نی ویسا ہی دکہا دیا امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا
محمد نی جو اسمعیل کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا اسمعیل نی جو ابو اویس کی بیٹی کہا کہ مجہسے
کہا ابو الزناد کی بیٹی نی اونہون نی ابو الزناد سی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی
ہین اونہون نی نیار اسلمی سی جو مکرم کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ جب اوتری الٓمّٓ
غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ
غلبہ کیا گیا رومیون پر بہت نزدیک زمین مین اور وہ بعد عاجز ہونی کی اب غلبہ
کرینگی چند برس مین سو جسدن یہہ آیت اوتری فارس کی لوگ رومیون پر غالب
تہی اور مسلمان چاہتی تہی کہ رومیونکا غلبہ ہو اونکی اوپر کیونکہ یہہ اور وہ کتاب والی
ہین اور اسی مقدمہ مین ہی قول اللہ تعالی کا وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ
يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ یعنی اوسدن خوش ہونگی ایمان
والی اللہ کی مدد سی مدد کرتا ہی جسکی چاہی اور وہی ہی زبردست رحم والا اور

قریشی لوگ چاہتی تہی غلبہ فارس والونکا کیونکہ یہہ اور وہ کتاب والی ہین نہ مرنی کی
بعد جی اوٹہنی پر ایمان لانیوالی ہین پہر جب اوتاری اللہ تعالی نی یہہ ایت نکلی
حضرت ابوبکر صدیق چلاتی ہوی مکہ کی ہر طرف مین الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِیْ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ تب کہا قریشی لوگون نی
حضرت ابوبکر سی کہا کہ پہر یہی ہی ہماری اور تمہاری بیچ مین تمہاری رفیق نی کہا ہی
کہ رومی اب غالب ہونگی فارس والونپر چند برس مین بہلا پہر نہ شرط بدین ہم تمسی اس
بات پر حضرت ابوبکر بولی ہان اور یہہ بات شرط کے حرام ہو جانی سی پہلی کی ہی سو شرط بدی
حضرت ابوبکر نی اور کافرون نی اور آپس مین مال شرط کا مقرر کر لیا اور انہون نی حضرت
ابوبکر سی کہا کہ کی برس مقرر کرتے ہو بضع تو تین برس سی نو برس تک ہین سو ہماری اور
اپنی بیچ مین ایک بیچ بیچ کی بات کا نام رکہدو کہ وہان تک تمہاری تمامی ہو پہر اونہون نے
آپسمین چہہ برس کا نام رکہدیا پہر اونکی غالب ہونی سی پہلی چہہ برس گذر گئی پہر کافرون
نی حضرت ابوبکر سے مال لی لیا پہر جب ساتوان برس داخل ہوا رومی غالب ہوے فارس والونپر
پہر مسلمانون نے حضرت ابوبکر کی اس بات کو ناپسند کیا کہ انہون نے چہہ برس کا نام
لی دیا تہا کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا چند برس ہین اور مسلمان ہوی اوس وقت بہت سے
آدمی یہہ سند اچہی ہی صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا حسین نے جو حریث کی
بیٹی کہا کہ ہمسی کہا معاویہ نی جو عمرو کے بیٹی ہین اونہون نی ابو اسحاق فزاری سی
اونہون نے سفیان سی اونہون نی حبیب سے جو ابو عمرہ کی بیٹی اونہون نی سعید سے
جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی آگی اوسیطرح کا مطلب ہی آخر مین یون ہے
کہ سفیان نی کہا کہ مینی سنا ہی کہ وہ اونکی اوپر غالب ہوی بدر کے دن یہہ سند اچہی ہے
صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا نصر جہضمی نی جو علی کے بیٹی کہا کہ ہمسے
کہا معتمر نے جو سلیمان کی بیٹی اونہون نی اپنی باپ سی اونہون نی سلیمان اعمش سے

اونہون نی عطیہ سی اونہون نی ابو سعید سی اونہون نی فرمایا کہ جب بدر کا دن ہوا رومی
لوگ فارس والون پر غالب ہوی سو ایمانوالون کو یہہ اچہا لگا پہر اوتری آیت الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ
یہانتک کہ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ کہا پہر ایمانوالی لوگ اس سی خوش ہوی کہ رومی غالب
ہوی فارس والون پر اسی طرح پڑہا نصر بن علی نی غَلَبَتِ الرُّوْمُ فائدہ فارس کے
لوگ کافر تہی آگ کو پوجتی تہی اور رومی لوگ بہی اگرچہ کافر تہی نصرانی تہی حضرت عیسی کو
اللہ کا بیٹا جانتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہین لاتی تہی مگر آگ
پوجنی والون سی انکا کفر کم تہا کیونکہ حضرت عیسی کو اور انجیل کو اور حضرت موسی کو
اور توراۃ کو اور بہت سی پیغمبرونکو مانتی ہین اور قیامت کو برحق جانتی ہین اس لئے
محمدی لوگ چاہتی تہی کہ آگ پوجنی والون پر نصاری کا غلبہ ہوی سو ایک لڑائی مین آگ
پوجنی والی غالب ہوی اللہ تعالی نی خبر دی کہ چند برس مین روم کی نصاری آگ
پوجنی والون پر غالب ہونگی اوسدن مومن خوش ہونگی جب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین آئی اور مکہ کی کافرون پر بدر کے میدان مین فتح پائی اوسیدن روم کے نصاری
نے آگ پوجنی والون پر فتح پائی مسلمان بہت خوش ہوی پہر اللہ تعالی نی اسی
آیت کو دوسری طرح اوتارا غَلَبَتْ غین کی اور لام کی زبر کے ساتہہ اسکا مطلب یہہ ہوا
کہ غالب ہوی رومی یعنی روم کے نصاری بہت نزدیک زمین مین اور وہ بعد
غالب ہونیکی اب عاجز کئی جاینگی یہین دوسری خبر اللہ تعالی نے دی کہ آج نصاری
آگ پوجنی والون پر غالب ہوی ہین اب چند برسمین محمدیونکا نصاری کے اوپر غلبہ ہوگا
سو بدر کی لڑائی سی نوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت
ابوبکر صدیق نے روم کی نصاری پر فوج بہیجی بڑی بڑی لڑائیان ہوئین نصاری
محمدیون سی شکست پر شکست کہاتی رہی آخر حضرت عمر کے وقت مین سارا ملک
نصاری کا محمدیونکی قبضہ مین آیا یا اللہ اب پہر محمدیونکو اوسی طرح سب پر غالب کر

اسپے فضل و کرم سی اب یہہ ذکر ہی کہ کافرون نی یسمین اقرارنامہ لکہکر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکی سرویکی رشتہ دارونکو گہیر لیا اور اناج کو پہنچنی کا رستہ بند کر دیا تین برس تکی لیعد آپکے بتلادیا کہ وہ اقرارنامہ جو کافرون نی لکہا تہا اوسکو کیڑا کہا گیا کافرون نی دیکہا اور ویسا ہی پایا اب ظلم سی کچھہ ہات اوٹہا یا مولانا محمود عینی نے طبقات سی نقل کیا ہی کہ جب قریشیون کو خبر پہنچی کہ نجاشی نے حضرت جعفر کی اور اونکی ہمراہیونکی عزت کی اونکی دلپر اسکا بڑا صدمہ گذرا اور غصی مین آئی اور سب نی اسپر یکا کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالین اور ہاشم کی اولاد کی اوپر ایک خط لکہا کہ اونکی گہرانے مین نکاح نکرو اور اونکی ہاتھہ کچھہ نہ بیچو اور اونسی نہ ملو اور یہہ خط منصور بن عکرمہ نے لکہا جو عکرمہ کا بیٹا تہا سو اوسکا ہاتھہ شل ہو گیا اور اوس خط کو کعبہ کے درمیان مین لٹکا دیا اور محرم کی چاند رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سی ساتوین برس ہاشم کی اولاد کو ابو طالب کی گہاٹی مین گہیر لیا اور مطلب جو ہاشم کی بہائی تہی اونکی اولاد سب ملکر ابو طالب کی پاس اونکی گہاٹی مین جمع ہوئی اور ابو لہب قریشیون کی طرف نکلا اور اونکا مددگار ہوا اور ہاشم اور مطلب کے اولاد پر اناج کا پہونچنا بند کیا سو وہ حج کے موسم مین نکلتی تہی پہر دوسری حج مین نکلتی تہی یہانتک کہ اونپر نہایت تکلیف پہنچی اور اوسمین تین برس ٹہیری رہی پہر اللہ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی خط کا حال بتا دیا کہ زمین کے کیڑی نے کہا لیا جو کچھہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا جسقدر اوسمین اللہ کا ذکر تہا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سی اسکا ذکر کیا ابو طالب نی قریشی کافرون سے کہا کہ میری بہتیجی نے مجکو خبر دی اور اونسی کبہی جہوٹہ نہین بولا یہہ خبر دی کہ اللہ تعالی نے تمہاری خط کے اوپر زمین کے کیڑی کو غالب کر دیا اوسنی چاٹ لیا جو کچھہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا

اوسمین جسقدر اللہ کا ذکر تہا سو اگر میرا بہتیجا سچا ہو تو تم اپنی بری ارادہ سی باز آؤ اور
اگر جہوٹا ہوگا تو مین اوسکو تمہاری ہاتہہ مین دیدونگا تم اوسکو قتل کیجیو یا قید کیجیو وہ
لوگ بولی تتنی یہہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکہا تو اوس خط کا حال ویسا ہی تہا
جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا تو وہ لوگ شرمندہ ہوی اور
اونہون نے اپنی سر جہکا لئی تب ابوطالب بولی ہم کس لئی قید کئی جاتے ہین اور
کہیرے جاتی ہین اور یہہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپسمین ایک کو ایک
ملامت کرنے لگی اس بات پر کہ ہاشم کی اولاد سے اونہون نی بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف نکلی اور اونسی کہا کہ نکلو اور اپنی گہرونمین آؤ
سو وہ سب اپنی گہرونمین آئے اور نکلنا اونکا دسوین برس مین تہا اب یہہ ذکر
ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابوطالب جب مرنے لگی
آپ نی اونسی اور سب سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اون لوگون نی نمانا
اونکے مقدمہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ ص کی آتین
اوترین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی
کہا کہ ہمکو خبر دی معمر نے اونہون نے زہری سی اونہون نے مسیب کی بیٹی سے
اونہون نی اپنی باپ سی کہ جب ابوطالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوی اور اونکی پاس ابوجہل تہا آپنے فرمایا کہ ای چچا کہو لا الہ
الا اللہ یعنی نہین کوی مالک سوا اللہ کے ایک کلمہ ہی کہ حجت کرونگا تمہاری لئی اسکے
باعث سی اللہ کے پاس تب ابوجہل اور ابو امیہ کا بیٹا عبد اللہ بولی ای ابوطالب
کیا بیزار ہو جاؤ گے عبد المطلب کے دین سی پہر وہ دونوا اونسی باتین کرتے رہی یہانتک
کہ پچہلی بات جو ابوطالب نے اونسی کہی سو یہہ کہا کہ عبد المطلب کی دین پر ہون تب
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین تیری لئی بخشش مانگونگا جب تلک مجہکو

منع نہ کیا جاوی گا پہر اوتری یہہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ یعنی نہین ہی نبی کے واسطی اور ایمانوالونکے
واسطی کہ بخشش مانگین شریک ٹہیرانے والونکی واسطی اگرچہ ہوین ناتے والی بعد اسکی
کہ اونپر کہل گیا کہ وہ لوگ ہین دوزخ کی اور اوتری یہہ آیت إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
یعنے بیشک تو نہین راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ راہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری
سند امام بخاری نے یون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا ابو الیمان نی کہ ہمکو خبر دی شعیب نی
اونہون نی زہری سی آگے وہی مطلب ہی آخر مین یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ابو طالب سے وہی کلمہ کہتی رہی اور وہ دونو وہی بات کہتی رہی یہانتک کہ پچہلی بات
ابو طالب نی یہہ کہی کہ عبد المطلب کی دین پر ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ کی روایت
مین یون ہی کہ جب آپ نی فرمایا کہو لا الہ الا اللہ ابو طالب بولے کہ اگر یہہ بات
نہوتی کہ قریشی لوگ مجکو طعنہ دینگی اور کہین گے کہ بیقراری اور گہبراہٹ کے باعث سے
اونسی یہہ کلمہ کہدیا یہہ خوف نہوتا تو مین اس کلمہ سی تمہاری آنکہہ ٹہنڈی کردیتا امام ترمذی
جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نی جو غیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حمید کے
بیٹی مطلب دونوکا ایک ہی دونونے کہا کہ ہمسی کہا ابو احمد نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نے
اونہون سنے اعمش سی اونہون نی یحیی سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہین اونہون
نے سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون سنے ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ ابو طالب
بیمار ہوی تب قریشی لوگ اونکی پاس آئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی
اونکی پاس تشریف لائی اور ابو طالب کی پاس ایک مرد کے بیٹہنی کی جگہہ تہی تو
ابو جہل اوٹہا کہ آپ کو روکی اور ابو طالب سی لوگون نے آپ کی شکایت کی ابو
طالب نی کہا ای میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ سنے فرمایا کہ

اوسمین جسقدر اللہ کا ذکر تہا سو اگر میرا بہتیجا سچا ہو تو تم اپنی بُری ارادہ سی باز آؤ اور
اگر جہوٹا ہوگا تو مین اوسکو تمہاری ہاتہہ مین دی دونگا تم اوسکو قتل کیجیو یا قید کیجیو وہ
لوگ بولی تمنی یہہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکہا تو اوس خط کا حال ویسا ہی تہا
جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا تو وہ لوگ شرمندہ ہوی اور
اونہون نے اپنی سر جہکالئی تب ابوطالب بولی ہم کس لئی قید کئی جاتے ہین اور
گہیرے جاتی ہین اور یہہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپسمین ایک کو ایک
ملامت کرنے لگی اس بات پر کہ ہاشم کی اولاد سے اونہون نی بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف نکلی اور اونسی کہا کہ نکلو اور اپنی گہرونمین آؤ
سو وہ سب اپنی گہرونمین آئے اور نکلنا اونکا دسوین برس مین تہا اب یہہ ذکر
ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابوطالب جب مرنے لگی
آپ نی اونسی اور سب سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اون لوگون نی نمانا
اونکے مقدمہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ ص کی آیتین
اوتریں امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی
کہا کہ ہمکو خبر دی معمر نے اونہون نے زہری سی اونہون نے مسیب کی بیٹی سے
اونہون نی اپنی باپ سی کہ جب ابوطالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوی اور اونکی پاس ابوجہل تہا آپنے فرمایا کہ ای چچا کہو لا الہ
الا اللہ یعنی نہین کوی مالک سوا اللہ کے ایک کلمہ ہی کہ حجت کرونگا تمہاری لئی اوسکے
باعث سی اللہ کے پاس تب ابوجہل اور ابو امیہ کا بیٹا عبد اللہ بولی ای ابوطالب
کیا بیزار ہوجاؤ گے عبد المطلب کے دین سی پہر وہ دونو اونسی باتین کرتے رہی یہانتک
کہ پچہلی بات جو ابوطالب نے اونسی کہی سو یہہ کہا کہ عبد المطلب کی دین پر ہون تب
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین تیری لئی بخشش مانگونگا جب تک مجہکو

منع نہ کیا جاوی گا پہر اوتری یہہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۔ یعنی نہین ہی نبی کے واسطی اور ایمانوالونکے
واسطی کہ بخشش مانگین شریک ٹہیرانے والونکی واسطی اگرچہ ہوین ناتے والی بعد اسکی
کہ اونپر کہل گیا کہ وہ لوگ ہین دوزخ کی اور اوتری یہہ آیت إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
یعنی بیشک تو نہین راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ راہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری
سند امام بخاری نے یون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا ابو الیمان نی کہ ہمکو خبر دی شعیب نی
اونہون نی زہری سی آگے وہی مطلب ہی اسمین یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ابو طالب سے وہی کلمہ کہتی رہی اور وہ دونو وہی بات کہتی رہی یہانتک کہ پچہلی بات
ابو طالب نی یہہ کہی کہ عبد المطلب کی دین پر ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ کی روایت
مین یون ہی کہ جب آپ نی فرمایا کہو لا الہ الا اللہ ابو طالب بولے کہ اگر یہہ بات
نہوتی کہ قریشی لوگ مجکو طعنہ دینگی اور کہین گے کہ بیقراری اور گہبراہٹ کے باعث سے
اوسنی یہہ کلمہ کہدیا یہہ خوف نہوتا تو مین اس کلمہ سی تمہاری آنکہہ ٹہنڈی کر دیتا امام ترمذی
جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نی جو غیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حمید کے
بیٹی مطلب دونوکا ایک ہی دونو نے کہا کہ ہمسی کہا ابو احمد نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نے
اونہون نے اعمش سی اونہون نی یحیی سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہین اونہون
نے سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ ابو طالب
بیمار ہوی تب قریشی لوگ اونکی پاس آئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی
اونکی پاس تشریف لائی اور ابو طالب کی پاس ایک مرد کے بیٹہنی کی جگہہ تہی تو
ابو جہل اوٹہا کہ آپ کو روکی اور ابو طالب سی لوگون نے آپ کی شکایت کی ابو
طالب نی کہا ای میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ نے فرمایا کہ

چاہتا ہون اونسی ایک کلمہ کہ اوسکی باعث سی عرب اونکی تابعدار ہوجاوین اور عجم اونکو جزیہ دین کہا ایک ہی کلمہ ہی آپ نی فرمایا کہ ایک کلمہ ہی پہر فرمایا کہ اے چچا تم سب کہو لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تب وہ لوگ بولی ایک خدا ہمنی یہہ نہین سنا پچہلی دین مین اور کچہہ نہین یہہ ایک بنائی ہوئی بات ہی پہر اونکی حق مین قرآن اترا

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ

یعنی قسم ہی قرآن نصیحت والی کی بلکہ جو لوگ منکر ہوئی غرور مین ہین اور ضد مین نہایت

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنی اونہون نی کہا کہ ہمنی یہہ نہین سنا پچہلی دین مین اور کچہہ نہین یہہ ایک بات ہے بنائی ہوئی در منثور مین یہہ روایت ابن ابی شیبہ و امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن منذر و ابن ابی حاتم اور حاکم اور بیہقی اور ابن مردویہ سی نقل کی ہی اوسمین یون ہی کہ جب ابو طالب بیمار ہوئی لوگون نے ابو طالب سی کہا کہ تمہارا بہتیجا ہمارے بہاکردن کو برا کہتا ہی اور ایسی ایسی باتین کہتا ہی ابو طالب نی آپکو بلا بہیجا جب آپ آئی تو ابو جہل ابو طالب کے پاس بیٹہہ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کے پاس بیٹہنی کی جگہہ نہ ملی آپ دروازہ پاس بیٹہہ گئی ابو طالب نی کہا اے میری بہائی کے بیٹی تمہاری قوم کے لوگ تمہارا گلہ کرتے ہین کہ تم اونکی بہاکرونکو برا کہتی ہو اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سدی تک سند پہنچائی کہ کچہہ قریشی لوگ جمع ہوئی اونمین ابو جہل تہا اور عاصی اور اسود تہا مطلب کا بیٹا اور کچہہ قریشیونمین کے بوڑہی ایک نے ایک سی کہا کہ چلو ابو طالب کے پاس کہ اونسی ہم گفتگو کرین محمد کے مقدمہ مین کہ وہ ہمارا انصاف کردین کہ وہ ہمارے بہاکرونکا برا کہنا چہوڑ دی اور ہم چہوڑ دین اوسکو اور اوسکی خدا کو جسی وہ پوجتا ہے کیونکہ ہم ڈرتے ہین کہ اگر یہہ بوڑہا مر جاویگا اور پہر یہان کچہہ بات ہوگی تو عرب کے لوگ ہمکو طعنہ دینگے اور کہینگی کہ اوسکو چہوڑ رکہی رہی یہانتک

کہ اوسکا چچا مر گیا تب اوسکو ستانی لگی تب انہون نی ایک مرد کو بہیجا جو مطلب
کہلاتا تہا اوسنی ابو طالب پاس آنیکا اذن مانگا اور کہا یہ لوگ تیری قوم کے بوڑہی
اور سردار ہین تمہ پاس آنے کا اذن مانگتی ہین کہا اونکو داخل کر جب وہ داخل ہوئے
بولی ای ابو طالب تم ہماری بڑہی ہو اور ہماری سردار ہو سو اپنی بہتیجی سی ہمارا انصاف
کر دو اور اونکو حکم کرو کہ ہماری ٹہاکرون کو برا کہنا چہوڑ دین اور ہم اونکو اور اونکی خدا کو
چہوڑ دین ابو طالب نی آپکو بلا بہیجا جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی
کہا ای میری بہائی کے بیٹے یہہ لوگ بوڑہی ہین تمہاری قوم کے اور سردار ہین
اور تمسی انصاف چاہتی ہین کہ تم اون کے ٹہاکرون کو برا کہنا چہوڑ دو اور وہ تمکو اور
تمہاری خدا کو چہوڑ دین آپنی فرمایا ای چچا مین اونکو نہ بلاؤن اوس بات کی طرف
جو اونکی حق مین اس سی بہتر ہی کہا تم اونکو کس بات طرف بلاتی ہو فرمایا مین اونکو بلاتا ہون
اسطرف کہ ایک کلمہ کہین کہ اوسکی باعث سی عرب کے لوگ اونکی تابعدار ہو جاوین اور
وہ اوسکی باعث سی عجم کے مالک ہو جاوین ابو جہل بولا وہ کیا ہی البتہ ہم وہ بات تمکو دین
گی اور اوسکی دس برابر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کی وہ
لوگ بہاگی اور بولی اسکی سوا کچہہ اور مانگو آپنی فرمایا اگر تم سورج کو لاکر میری ہاتہہ مین
رکہدو گی مین تمسی اسکی سوا کچہہ نہ مانگونگا وہ لوگ غصی ہوی اور آپ کی پاس سی
غصے مین اوٹہی اور بولے قسم اللہ کی ہم تجکو برا کہین گی اور تیری خدا کو جو تجکو اس بات
کا حکم کرتا ہی مواہب لدنیہ مین ہی کہ ابن اسحق نی اور امام بیہقی نے روایت کی ہی
کہ حضرت عباس نے دیکہا کہ ابو طالب ہونٹ ہلاتی تہی تب حضرت عباس نی اپنی کان
اونکی طرف جہکائی اور کہا ای میری بہائی کے بیٹے جو کلام آپ کہتی تہی وہ میری
بہائی نے کہدیا آپ بولی کہ مینی نہین سُنا امام بیہقی نے اسکی سند پہنچائی یونس
بن بکیر تک اونہون نے ابو اسحق سی اونہون نی کہا کہ مجہے کہا عباس نے جو بیٹی عبد اللہ

سے کے وہ بیٹے سعد کے وہ بیٹے عباس کے اونہون نی اپنی گہر والوکنین سی کسی سے
اونہون نی ابن عباس سی امام ابو داؤد فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نے کہا
کہ ہمسی فرمایا یحیی نی اونہون نی سفیان سی کہا کہ مجھسی کہا ابو اسحق نی اونہون نی
ناجیہ سی جو کعب کے بیٹے ہین اونہون نی حضرت علی سی اونہون نی کہا کہ مینی کہا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کا چچا بوڑہا گمراہ مرگیا فرمایا کہ جا اور دفن کر اپنی باپ
کو کچھہ اور کام نکرنا جب تک کہ تو میری پاس نہ آوی پہر مین گیا اور اوسکو دفن کیا
اور آپ کے پاس آیا آپ نے مجکو حکم کیا تو مینی غسل کیا اور آپ نے میری لئی
دعا کی امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کی بیٹے اونہون نے
کہا کہ ہمسی کہا لیث نی کہا کہ ہمسی کہا ابن الہاد نے اونہون نی روایت کی عبد اللہ
سے جو خباب کے بیٹے اونہون نے ابو سعید خدری سی کہ اونہون نے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور اونکی پاس اونکی چچا کا ذکر ہوا تو فرمایا شاید میری شفاعت
قیامت کی دن اوسکو فائدہ کری اور وہ تہوڑی سی آگ مین کر دیا جاوی جو اوسکی ٹخنون
تک پہنچی اور اوسکا دماغ اوس سی جوش کری امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا
مسدد نے کہ ہمسی فرمایا یحیی نے اونہون نی روایت کی سفیان سی کہا کہ ہمسی فرمایا
عبد الملک نی کہا کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نے جو حارث کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عباس
نے جو عبد المطلب کی بیٹی کہ اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ آپ نی اپنی چچا کو بہی کچھہ بچایا وہ تو آپ کی حمایت کرتا تہا اور آپ کی طرف
ہوکر لوگونپر غصہ کرتا تہا آپ نی فرمایا وہ تہوڑی سی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا
تو وہ آگ کے نیچی کی درجہ مین ہوتا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نی طائف کی طرف سفر کیا اور وہانکی لوگونکو اللہ کا
پیغام پہنچایا اون سنگدلون نی آپکو بہت ستایا جب وہ دوسری

آپ پڑھتی رہتی مین جناب عداس جو عیسائی تھی آپ پر ایمان لائے
اور محمدی ہوئی اللہ اونسی راضی ہی اور اسی رستی مین آپ کی زبان
پاک سی قرآن سنکر جنون مین سی نو شخص ایمان لائی اونہون نی جاکر
اپنی قوم کو سمجھایا اونکی سمجھانی سی بہت جن جمع ہوکر آپکی سامنی
حاضر ہوئی آپ نی ساری رات جنونکو قرآن سنایا اور اللہ کا پیغام
پہنچایا اور اون نو شخصونکو آپ نے جنون مین بہیجا کہ آپکی طرف سی جنون کو
اللہ کی حکم پہنچاوین اور دین کی باتین سکہلاوین اللہ اون سب
سی راضی رہی سواہب لدنیہ مین ہی کہ پہر ابوطالب کی مرنیکی تین یا چار دنکی بعد حضرت
خدیجہ نے انتقال فرمایا وسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے دسوان
برس تہا پہر چند دنکی بعد آپنی حضرت سودہ سی جو زمعہ کی بیٹی تہین نکاح کیا اور
حضرت عائشہ سے جو حضرت ابوبکر کے بیٹی تہین شوال کی مہینی مین نکاح کیا پہر چند
راتین شوال کے باقی تہین کہ آپ طائف کی طرف تشریف لی گئی کہ مکہ مین ابوطالب
کے مرنیکی بعد آپ کو کافرون نے بہت ستایا آپ طائف کی طرف تشریف لی
گئی اور زید جو حارثہ کے بیٹی تہی وہ آپکی ساتہہ تہی مہینہ بہر آپ طائف مین رہی قوم
ثقیف کی سردارون کو اللہ کیطرف بلاتی رہی اونہون نی آپکا کہنا نمانا اور بیوقوفونکو اور
غلامونکو ورغلایا کہ وہ آپ کو برا کہنی لگی اور موسی جو عقبہ کے بیٹی ہین وہ فرماتی ہین کہ اون لوگون نے آپکی
ایڑیون پر پتہر پہینکی یہان تلک کہ آپکی دونو جوتیان خون مین رنگین ہوگئین اور سوائی کی سوا اور روایت مین کہا ہی کہ
جب پتہرون کے باعث آپ بیٹھ جاتی تہی زمین پر بیٹہ جاتی تہی وہ لوگ آپکی دونو
بازو پکڑ کے اوٹہاتی تہی اور آپکو کہڑا کرتی تہی پہر جب آپ چلتی تہی وہ پتہر پہینکتی
تہی اور زید جو حارثہ کے بیٹی مین آپکو اسطرح بچاتی تہی کہ اپنی تئین دشمنونکی سامنی
کر دیتی تہی اور پتہر دونکو اپنی اوپر لیتی تہی یہانتک کہ زید کے سر مین زخم پہنچا تہا اور

صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ مینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ اُحُد کے دن سی بہی زیادہ کوئی دن تکلیف کا آپکی اوپر
گذرا ہی آپ نی فرمایا کہ مجکو تیری قوم سی تکلیفین پہنچین اور بہت بڑی تکلیف مجکو
اوسی گہاٹی کے دن پہنچی جب مینی اپنی تئین عبد یالیل کی بیٹی کے سامنی کیا
پہر جو مینی چاہتا تہا وہ اوسنی نمانا پہر مین اوس غم مین اپنی منہہ کے سامنی چلا گیا پہر مجکو
ہوش نہین آیا مگر جسوقت مین قرن الثعالب مین پہنچا ہون تب مینی اپنا سر اُٹہایا
تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک بدلی نے میری اوپر سایہ کیا ہی پہر مینی دیکہا تو اوسکی
اندر جبریل تہی اونہون نے مجکو پکارا اور کہا اللہ نے سُنا جو آپ کی قوم نی کہا
اور جو آپ کو جواب دیا اور اللہ نے آپکی پاس پہاڑونکا فرشتہ بہیجا ہی کہ آپ
اوسکو حکم کرین جو چاہین پہر پہاڑونکی فرشتی نے مجکو پکارا اور میری اوپر سلام کہا
پہر کہا ای محمد اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نے کہا اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون
اور آپکی مالک نی مجکو آپکی پاس بہیجا ہی کہ آپ مجکو حکم کرین جو آپکا حکم ہو اگر آپ
چاہین تو ان دونو پہاڑون کو ملا کر ان لوگون کے اوپر رکہدون حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین اُمید رکہتا ہون کہ اللہ نکالے گا انکی پیٹہو
وہ لوگ جو فقط اللہ کو پوجین گی اوسکی ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین گی یا اللہ
اپنی پیاری رسول پر لاکہون درودین اور رحمتین نازل کر جنہون نی تیری
راہ مین کیا کیا صدمی اوٹہائی اور تیری پیغام سب کو پہنچائی منکرون نے
شرارت سی کس کس طرح ستایا مگر اوس پیغمبر برحق نے سوا تیری کسی کا ڈر
نمانا جب تک دنیا مین رہی جب تک جو تو نی حکم بہیجا وہ اونہون نی صاف
صاف سب کو سنایا دشمنون کا غارت ہونا قبول نکیا ہمیشہ یہی چاہا کہ کسی
طرح یہہ راہ پر آوین اور اللہ کی عذاب سی بچ جاوین الہی اوس رسول پاک

کی اولاد پاک پر ہزار درود اور رحمتین نازل کر اور ہمکو دین محمدی پر مضبوط رکہہ
آمین جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طائف سی پلٹتی رستی مین عتبہ اور شیبہ دونو بیٹی
ربیعہ کے اپنی ایک باغ مین تہی امام زرقانی لکہتی ہین کہ عقبہ کے بیٹی موسیٰ نے لکہا ہے
کہ آپکی دونو پانوسی خون بہتا تہا آپ اونکی باغونمین سی ایک باغ کی طرف چلی ایک
انگور کے درخت کی نیچی آپ نی سایہ لیا جب وہون نے آپکو تکلیف مین دیکہا رشتہ
کی محبت نے اونکی دلمین جوش کیا اونہون نے آپکی واسطی عداس نصرانی کی
ہاتہہ جو اونکا غلام تہا ایک گچہا انگور کا بہیجا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
ہاتہہ اوس خوشی مین رکہا بسم اللہ کہکر کہایا تب عداس نی آپکی چہرہ مبارک کی طرف
دیکہا پہر کہا قسم اللہ کی یہہ کلام تو اس شہر کے لوگ نہین کہتی ہین تب حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہی اوسنی کہا مین نصرانی ہون
نینوی کا رہنی والا آپ نی فرمایا کہ وہ جو اچہا مرد تہا یونس متی کا بیٹا تو اوسکی بستی کا ہے
اوسنی کہا آپ نی کہانسی جانا امام زرقانی لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی نے لکہا ہی
کہ عداس نے کہا کہ قسم اللہ کی مین نینوی سی نکلا ہون اور اوسمین دس مرد ایسی
نہین جو پہچانتی ہون کہ متی کون ہی آپ نی اوسکو کہانسی پہچانا آپ تو ان پڑہ
ہین ان پڑہ لوگونمین رہتی ہین آپ نی فرمایا وہ میرا بہائی ہی اور وہ میری طرح
نبی ہی تب عداس جہککر آپ کے ہاتہہ اور سر اور پاؤن چومنی لگی اور ایمان لائے
امام زرقانی لکہتی ہین کہ ابن اسحاق نے لکہا ہی کہ جب عداس اون دونو پاس گئے
وہ دونو بولی اسکا کیا باعث تہا کہ تو اس مرد کا سر اور ہاتہہ پانو چومتا تہا وہ بولا ای
میری سردارو زمین مین کوئی شی اس سی بہتر نہین اونہون نے مجکو ایسی بات بتائی
جسو ا نبی کے کوئی نہین جانتا وہ دونو بولے ای عداس تیرا اپنا دین مت چہوڑ وہ اس کے
دین سی بہتر ہی اور آپ رستی مین آپ نی وہ دعا مانگی ہی جو مشہور ہی وہ دعا یہہ ہی

یا اللہ مین تجہسی گلہ کرتا ہون اپنی زور کی سستی کا اور اپنی وسیلہ کی کمی کا اور لوگونکی
آنکہ اپنی بیقدری کا ای سب رحم کرنیوالونسی زیادہ رحم کرنیوالی تو سب رحم کرنیوا
لونسی زیادہ رحم کرنیوالا ہی اور تو مالک ہی کمزورونکا کسکی طرف تو مجکو سونپی گا کسی دشمن
کی طرف جو دور ہی سختی سی میری سامہنی آتا ہی یا کسی دوست کی طرف جو نزدیک
ہی کہ تو دی میرا کام اوسکی اختیار مین کر دیا اگر تو مجہپر غصہ نہو تو مجکو کچہہ ڈر نہین سوا اسکی
کہ تیرا دیا ہوا آرام میری لئی بڑی سمائی رکہتا ہی مین پناہ لیتا ہون تیری منہہ کی
نور کی جسسی روشن ہوئی اندہیری اور بن گیا اوسپر کام دنیا اور عقبیٰ کا اس سی کہ
اوتری مجہپر تیرا غضب یا اوتری مجہپر تیرا غصہ تیرا منانا چاہئی یہانتک کہ تو راضی ہو اور
نہین باز آنا اور نہ قوت مگر تیری مدد سی روایت کیا ہی اسکو ابن اسحق نی اکام المرجان
مین کہا کہ ابن اسحق نی فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جب قوم ثقیف کی بہتری سی نا امید ہوی آپ طائف سی مکہ کی طرف چلی یہانتک
کہ جب نخلہ مین پہنچی رات کو کہڑی ہو کر نماز پڑہنی لگی اور آپکی پاس جنونمین سی کئی
شخص گذری وہ لوگ جنکا اللہ تعالیٰ نی ذکر کیا ہی اور جو میری سامنی ذکر ہوا اونکا
یون ہی کہ وہ سات شخص تہی نصیبین کی لوگونمین سی پہر اونہون نی کان لگا کر سنا
جب آپ اپنی نماز سی فراغت کی وہ لوگ چلی اپنی قوم کو ڈراتی پہر اللہ تعالیٰ نی فرمایا
وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یعنی اور جب پہیر دیا ہمنی تیری طرف کئی شخصونکو جنون
مین سی مواہب مین اور اوسکی شرح مین ہی کہ ابن اسحق نی کہا کہ آپ اوسوقت
سورہ جن پڑہ رہی تہی اور نصیبین ایک شہر ہی جزیرہ مین اور جزیرہ ملک شام اور
ملک عراق کے بیچ مین ہی امام بیہقی نی ابوبکر تک سند پہنچائی جو ابو شیبہ کی بیٹی
ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسی کہا ابو احمد زبیری نے کہ ہمسی کہا سفیان
نے اونہون نی عاصم سی اونہون نی زر سی اونہون نی عبد اللہ سی جو مسعود

سے لیتی ہین اونہون نے فرمایا کہ وہ لوگ اوتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ
قرآن پڑہ رہی تہی بطن نخلہ مین پہر جب اونہون نے سنا بولی چپ رہو اور وہ
نو شخص تہی ایک اونمین زوبعہ تہی پہر اوتارا اللہ تعالی نے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ سے مبین تک یعنی حق تعالی نے خبر دی اور فرمایا اور جب پہیر دیا ہمنے
تیری طرف کئی شخصون کو جنونمین سے کہ سُنتی لگی قرآن کو پہر جب حاضر ہوی اوسکو
بولی چپ رہو پہر جب تمام ہو چکا پڑہنا پہیر کر چلے اپنی قوم کی طرف ڈرانی والی ہوکر
بولی اے ہماری قوم ہمنے سنی ایک کتاب کہ اوتاری گئی موسیٰ کے بعد سچ بتانی
والی اون کتابونکو جو اوس سے پہلی تہین راہ بتاتی ہے سچی دین کیطرف اور سیدہی
راہ کیطرف اے ہماری قوم قبول کرو اللہ کے بلانی والی کو اور اوس پر ایمان لاؤ
وہ تمہاری گناہ تمکو بخشدیگا اور تمکو پناہ دیگا دکہ دینی والی عذاب سے اور جو شخص
نہ قبول کریگا اللہ کے بلانے والی کو تو وہ نہین ہے تہکانی والا زمین مین اور نہین ہین
اوسکی لیئی اوسکی سوا مددگار وہ لوگ ہین صاف گمراہی مین در منثور مین ہے کہ امام بیہقی نی دلائل مین اور ابن
جریر نے اور ابن مردویہ نی ابن عباس رض سے روایت کیا ہے اونہون نی فرمایا کہ حضرت
عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مین جو زمانہ گذرا جسمین پیغمبرون کا آنا موقوف
ہو گیا تہا اوس زمانہ مین بہجی والی آسمان کے نگہبانی نہین کی گئی اور جن او جگہین بیٹھنے
کے ٹہکانونپر سننی کے واسطی بیٹہا کرتے تہی پہر جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہیجا آسمانکی نگہبانی بہت شدت سی ہوی اور شیاطین ملیٹی اور اس نئی بات کو
دیکہکر گہبرائی اور بولی ہم نہین جانتی کہ بدی کا ارادہ کیا گیا ہے زمین کی لوگونسے
یا ارادہ کیا اونکی ساتہہ اونکی رب نی بہلائی کا تب ابلیس نے کہا کہ زمین مین کوئی
نئی بات ہوی ہے پہر سب جن اوسکی پاس اکٹہی ہوئی اوسنی کہا زمین مین پہیل جاؤ
ہوکر جاؤ پہر مجکو خبر دو کہ یہہ کیا خبر ہے جو آسمانمین نئی بات ہوئی ہے اور پہلی

وہ نصیبین کی لوگوں مین سی چند سوار تہی اور وہ جنونکی اشراف اور سردار تہی اونکی
اونکو تہامہ کی طرف بہیجا وہ چلی یہانتک کہ نخلہ کی نالی مین پہنچی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بطن نخلہ مین صبح کے نماز پڑہتی پایا تب کان لگاکر سنا جب آپکو قرآن
پڑہتی سنا بولے چپ رہو جب آپنی نماز سی فراغت کی اونہون نے پیٹہ پہیری
اپنی قوم کی طرف ڈر سنانی کو گئی مولانا جلال الدین سیوطی درمنثور مین لکہتی
ہین کہ واقدی نے اور ابونعیم نے کعب احبار سی روایت کی ہی اونہون نے
کہا کہ وہ نو شخص جو نصیبین کی لوگون مین سی تہی جب بطن نخلہ سی پلٹی اور وہ فلان
اور فلان اور فلان تہی اور ازدنیان اور احقب تہی وہ اپنی قوم مین ڈرانی والی ہو
آئی پہر بعد اوسکی نکلی اور اللہ کے رسول کی پاس حاضر ہوئی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اور وہ تین سو تہی سو وہ حجون تک پہنچی پہر احقب نی آکر اللہ
کے رسول پر سلام کہا اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اور عرض کیا کہ ہماری
قوم آپکی ملاقات کی لئی حجون مین حاضر ہوئی ہی تب اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی اوس سی رات کو ایکوقت پر حجون مین آنے کا
وعدہ کیا اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے عظمت مین
ابن مسعود سی روایت کی ہی اونہون نی کہا مینی سنا اللہ کے رسول سے
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرماتی تہی کہ آج کی رات مین جنون کے
سامنی آہستہ آہستہ قرآن پڑہتا رہا حجون مین اور ابن ابی حاتم نے مجاہد
تک سند پہنچائی کہ اونہون نے وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ کے بیان مین فرمایا
کہ وہ سات تہی تین حران کے لوگون مین سی اور چار نصیبین کے لوگون مین سی اور اونکے
نام تہی حسی اور مسی اور شاصر اور ماصر اور اردوانیان اور احقم اور سرق
اور ابن جریر نے اور طبرانی نی اور ابن مردویہ نی ابن عباس سی روایت کی

اداونہون نے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ کی بابمین فرمایا کہ وہ نو شخص تہی نصیبین
کی لوگومین سی پہر اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اونکو
پیغام پہنچانیکی واسطی اونکی قوم کیطرف بہیجا فائدہ یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون نو جنون کو اپنی طرف سی نایب کر دیا کہ اپنی قوم کو ہماری پیغام پہنچاؤ اور حکم شریعت
کے بتاؤ ان نومین اٹہہ کے نام ان روایتومین ہوچکی ایک اور روایت سی ثابت ہی
کہ نوین کا نام عمرو تہا اللہ اون سب سی راضی رہی اور مسلم اور ابوداؤد نے علقمہ تک
سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ مینی ابن مسعود سی کہا کہ تم مین سی کوئی جنون کی
رات مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہا ہی اونہون نے کہا کوئی ہم مین سے
اونکی ساتہہ نہین رہا ولیکن ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ
تہی پہر ہمنی آپکو نہ پایا تو ہمنی آپکو نالون اور گہاٹیون مین ڈہونڈہا ہمنی کہا اونکو
کوئی اوڑا لی گیا یا اونکو کسی نی دہوکی سی گرفتار کیا پہر بہت بری رات جو کسی
قوم پر گذری ہوگی ویسی ہماری وہ رات گذری پہر جب صبح ہوئی ایکا ایک کیا دیکہتی
ہین کہ آپ حرا پہار کیطرف سی چلی آتے ہین ہمنی عرض کیا یا رسول اللہ ہمنی آپکو
نپایا پہر ہمنی آپکو ڈہونڈہا پہر آپ ہمکو نہ ملی سو بہت بری رات جو کسی قوم پر گذری
ہوگی ویسی ہماری رات گذری آپ نے فرمایا کہ میری پاس جنونکا بلانی والا آیا
تہا سو مین اوسکی ساتہہ گیا پہر مینی اونکی سامنی قرآن پڑہا پہر آپ ہمکو لے چلی اور
ہمکو اونکی قدمونکی نشان دکہلائی اور اونکی آگ کی نشان دکہلائی سو جنون نے
آپسی توشہ مانگا سو آپنی اونسی فرمایا کہ تمہاری واسطی ہر ایک ہڈی ہی جس پر ذکر
ہو اللہ کے نام کا پڑی گی تمہاری ہاتہہ مین جیسی بہت گوشت سی بہری ہوئی
ہوتی ہی اور ہر ایک مینگنی چارہ ہی تمہاری جانورونکا پہر اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ اِن سی استنجا نکرو کہ وہ کہانا

تھی تمہارے بھائیونکا ذکر مشہور ہی کہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ
نی ابن عباس سی روایت کی اونہون نی کہا کہ پہیری گئی جن اللہ کے رسول کی طرف
اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی دو بار اور تھی سردار جنونکی نصیبین میں فائدہ
یہا انسی معلوم ہوا کہ ایسا معاملہ دو بار گذرا کہ آپ قرآن پڑہ رہی تہی جنونکو اللہ نے
آپکی طرف پہیر دیا ایکبار وہ قرآن سن کر ایمان لائی آپکی سامنی نہین آئی اونکا ذکر
دیر ہو چکا دوسری مرتبہ یہہ نو شخص جو نصیبین کی سردار تہی آپسی قرآن سن کر
ایمان لائی پہر بہت سا مجمع جنونکا لیکر آپکی پاس حاضر ہوی آپ اونکو رات
بہر جبتک قرآن سناتی رہی ان نو کو آپنی جنونکیطرف اپنا نایب بنا کر بہیجا کہ جنونکو
ایمان اور اسلام کی تعلیم فرماوین الہی جن آدمیون اور جنون نے تیری رسول پاک
کو دیکہا اور ایمان لائی اور آپکی زبان پاک سی تیرا کلام سنا اون سب پر اپنی رحمت
کا مینہہ برسا اور انکی درجی بلند کر اور ہم سب کو انکی طفیل سی دین محمدی پر قایم رکھ آمین
بعد اسکی پہر جن بہت بار آپ پاس آئی ہین حدیثون مین جابجا اسکا بیان ہے امام
احمد نے فرمایا کہ ہمسی کہا یعقوب نی جو ابراہیم کے بیٹے وہ سعد کے بیٹے کہا کہ مجہی کہا میرے
باپ نے اونہون نی ابن اسحق سی کہ مجہسے کہا ابو عمیس نی جو عتبہ کے بیٹے وہ عبد اللہ کے بیٹے
وہ عتبہ کے بیٹے اونہون نی ابو فزارہ سی اونہون نی ابو زید سی جو آزاد غلام ہین
عمرو بن مخزومی کے جو حریث کی بیٹے اونہون نے عبد اللہ سی جو مسعود کے بیٹے اونہون
نے کہا کہ اس بیچ مین کہ ہم مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہی اور
آپ اپنی چند رفیقون مین تہی ایکبارگی آپنی فرمایا اوٹہین میری ساتھہ تم مین سی دو مرد
اور ہرگز نہ اوٹہی میری ساتھہ وہ مرد کہ اوسکی دلمین ذرہ برابر کینہ ہو پہر مین اونکی
ساتھہ اوٹہا اور ایک دوکچی مینی اوٹہائی مجکو یہی خیال تہا کہ اوسمین پانی ہی پہر
نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ہم مکہ کے اوپچی طرف پہنچی پس مینی

اور کہا کہ بہت سی جمع جمع ہین الستے کہ رسول نے اللہ او پر درود بہیجی اور سلامت کہی
میری لئی ایک خط کہینچ دیا پہر فرمایا کہ اسی جگہہ کہڑا رہنا یہانتک کہ مین تیرے پاس
آؤن پہر مین کہڑا رہا اور آپ اونکی طرف چلی گئی پہر مین اونکو دیکہا کہ آپ ایسے مشورہ
کررہے ہین پہر آپ نے اونکی ساتہہ بڑے رات تک مشورہ کیا یہانتک کہ صبح کی وقت
میری پاس آئی فرمایا کہ تو کہڑا ہی رہا ای ابن مسعود مین عرض کیا یا رسول اللہ آپ
فرماگئی تہے کہ تو کہڑا رہنا یہانتک کہ مین تیری پاس آؤن پہر فرمایا تیری ساتہہ وضو کا
پانی ہی مین بولا ہان مینے اوس ڈوبچی کو کہولا تو وہ چہوہارونکا شربت تہا پہر اللہ کے
رسول نے اللہ او پر درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ چہوہارا ہی پاکیزہ اور پانی ہے
پاک کرنیوالا پہر آپ نے اوس سی وضو کیا پہر جب نماز پڑہنی کہڑی ہوئی اونکو اونمین سے
دو شخصون نے پایا اور کہا یا رسول اللہ ہم چاہتی ہین کہ نماز مین آپ ہماری امام ہون آپنے
ان دونونکو اپنی پیچہی صف باندہ کر کہڑا کیا پہر ہمکو نماز پڑہائی پہر جب پڑہ چکی مینے کہا
یہ کون لوگ تہی یا رسول اللہ فرمایا یہ جن نصیبین کی تہی میرے پاس آئی تہی کچہہ
معاملو مین اونکی اپسمین جہگڑا تہا سو میری پاس فیصلہ کے لئی آئی تہے اور اونہون
نے مجہسی توشہ مانگا سو مینی اونکو توشہ دیا مینی کہا اور آپکی پاس کچہہ چیز تہی یا رسول اللہ جسکا
اپنی اونکو توشہ دیا فرمایا مینی اونکو توشہ دیا گوبر کا جسقدر وہ گوبر پاوینگے اوسکو جو
پاوینگے یعنی وہ سب جو بن جاوینگی اور جسقدر وہ ہڈی پاوینگے اونکو گوشت
پہنی ہوئی پاوینگے اور اوسوقت منع کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا
کیا جاوی گوبر اور ہڈی سے صحیح بخاری مین ہے کہ ابو ہریرہ فرماتی ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجہکو پتہر ڈہونڈ دی کہ مین اونسے استنجا کرون
اور ہڈی اور گوبر مت لائیو پہر مین پتہر اونکو لایا جب آپ نے فراغت کی مینی عرض کیا
ہڈی اور گوبر کا کیا حال ہی آپنے فرمایا وہ دونو جنونکی خوراک مین سی ہین اور میرے

پاس آئی انہی نصیبین کی جنون کی اور وہ بہت اچہی جن تہی اونہون نے مجہسے
توشہ مانگا مین اونکی واسطی اللہ سی دعا کی کہ وہ جس ہڈی پر او جس گوبر پر گذرین
اوسکی اوپر کہانا پاوین گے امام بیہقی نی دلائل النبوۃ مین فرمایا کہ ہمسی فرمایا ابو عبد اللہ
حافظ نی کہا کہ ہمسی فرمایا بغداد مین اپنی اصل کتاب سی حسن نے باپ عبد اللہ نی جو محمد
بیٹی بلخ کی رہنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا اسمعیل کی باپ محمد سلمی نی جو اسمعیل کی بیٹی
کہ ہمسی فرمایا صالح کی باپ عبد اللہ نی جو صالح کی بیٹی کہ مجہسی فرمایا لیث نے جو سعد کے
بیٹی کہ مجہسی فرمایا یونس نے جو یزید کے بیٹے وہ ابن شہاب سی کہا کہ مجہکو خبر دی
عثمان کی باپ ابن سنہ خزاعی نی اور وہ ایک مرد تہی شام کے لوگون مین سے کہ اونہون
نی سنا عبد اللہ سی جو مسعود کی بیٹی وہ کہتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ مین تہے آپنی اپنی رفیقون سی فرمایا کہ جو شخص تم مین سی چاہی کہ جنون کے
پاس حاضر ہووی سو وہ ہمارے ساتھ آوے تو مین سی میرے سوا کوئی حاضر نہ ہوا پہر ہم چلی یہانتک کہ جب
ہم مکہ کی اونچی طرف پہنچی آپنی میرے لئی اپنی پاؤن سی ایک خط کہینچ دیا پہر مجہکو حکم کیا کہ
بیٹہون پہر آپ چلے یہانتک کہ کہڑی ہوئی اور قرآن شروع کیا پہر آپکو بہت جماعت
نی وہ گہیر لیا کہ میری اور آپکے بیچ آڑ ہوگئی کہ مین آپکی آواز نہین سنتا تہا
پہر وہ لوگ چلی گئی اور آپنی صبح کی ساتہہ فراغت پائی اور بعضی واسطون مین آیا ہی کہ ابن
مسعود نی فرمایا کہ مینی سنا کہ جنون نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
کون گواہی دیوی کہ آپ اللہ کی پیغام پہنچانیوالی ہین اور اوس جگہہ کے نزدیک
درخت تہا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسی فرمایا بہلا دیکہو تو اگر یہہ درخت
گواہی دیوی تم ایمان لاؤگی وہ بولی ہان جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس
درخت کو بلایا وہ آیا ابن مسعود نی فرمایا کہ مینی اوسکو دیکہا کہ اپنی شاخونکو کہینچتا
آتا تہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو گواہی دیتا ہی کہ مین اللہ کا پیغام پہنچانیو

ہوں وہ درخت بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے پیغام پہنچانے
ہین امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبدالرحمن نے
جو واقد کے بیٹے ہیں کہ ہمسی فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے ہیں وہ روایت کرتی ہیں زہیر سے جو
محمد کے بیٹے ہیں وہ محمد سے جو منکدر کے بیٹے ہیں وہ جابر سے انہون نی فرمایا کہ اللہ کے
رسول اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی اپنی رفیقون پر نکلی اور اونکی سامنی سورہ
رحمن کو اول سی آخر تک پڑھا وہ سب چپکی رہی پھر آپنی فرمایا کہ مین جنونکی سامنی
جنونکی راتمین اسکو پڑھا تھا وہ جواب دینی مین تمسی اچھی تھی جب مین آتا تھا اللہ
کی اس قول پر فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ یعنی پھر کیا نعمتین اپنی رب کے
جھٹلاؤگی وہ کہتی تھی کہ لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی کسی
چیز کو تیری نعمتون سی ای مالک ہماری ہم نہین جھٹلاتی ہین سو تیری لئی ہے
سب تعریف اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبریل کو اونکی اصلی صورت مین بس دو بار دیکھا ایکبار
زمین مین دوسری بار ساتون آسمانکی اوپر معراج کی راتمین جبکہ
راتمین اللہ نی آپکو ساتون آسمانونکی اوپر بلایا اور خود اللہ نے آپسی باتین
کین اور پانچون نمازونکا حکم فرمایا اور بہت کچھہ غیب کا کارخانہ آپکو
دکھا دیا امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ابن ابی عمر نی کہا کہ ہمسی
فرمایا سفیان نے انہونے مجالد سی انہون نی شعبی سے کہ مسروق نی کہا کہ حضرت
عائشہ نی اس آیت کی بابمین فرمایا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی یعنی البتہ دیکھین نبی نے
رب کی بڑی نشانیان کہا اپنی جبریل کو دیکھا اپنی انکو اونکی اصلی صورت مین فقط دوہی
بار دیکھا ایکبار اس بیری کی درخت کی پاس کہ وہین تک پہنچے ہے اور ایکبار جیاد
مین کہ اونکی لئی چھہ سو بازو تھی آسمانکا کنارہ ڈھانک لیا تھا امام ترمذی فرماتی ہین

ہمسی فرمایا عبد نے جو حمید کی بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمی کہا عبید الله نے ابو زید کے بیٹے اونہون نے اسرائیل سے اونہون نے ابو اسحاق سے اونہون نے عبد الرحمن سے جو یزید کے بیٹے ونہون نے عبد الله سے اونہون نے فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى سے یعنے نہین خطی کے دل نی اوسمین جو کچھ دیکھا کہا کہ الله کے رسول نی الله او پر درود بہیجی اور سلامت رکہی جبریل کو ایک رفرف جوڑے مین دیکھا کہ جو کچھ درمیان آسمان اور زمین کے ہی سب اونسن بہرگیے امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا زہیر نے جو حرب کی بیٹے کہ ہمسی کہا اسمعیل نے جو ابراہیم کے بیٹے اونہون سے داود سی اونہون نے شعبی سے اونہون نے مسروق سے اونہون نی حضرت عائشہ سے کہ اونہون نی الله کے رسول سے الله او پر درود بہیجی اور سلامت رکہی اس آیت کا مطلب پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى یعنی بیشک دیکھا اوسنی اوسکو آسمانکی کناری سے کہلے ہوئی پر اور البتہ دیکھا اوسکو بار دوسرے تب حضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ ذکر جبریل کا ہے وہ جو اونکی صورت ہی جسپر وہ بنائی گئی ہین اوس صورت پر اونکو میںنی ان دو مرتبہ کے سوا نہین دیکھا مین اونکو آسمان سی اوترتی ہوئی دیکھا کہ آسمانکی درمیان زمین تک جو کچھ ہے وہ اونکی جسم کے بڑائی سی بہرگیا ہے فرمایا ابن منیر نے کہ ہمسی کہا ابو اسامہ نے کہا زکریا نی اونہون نے ابن اشوع سے اونہون نی عامر سے اونہون نی مسروق سی کہ اونہون نے حضرت عائشہ رض سی اس آیت کا مطلب پوچھا کہ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى یعنی پہر نزدیک ہوا پہر اوترا پہر تہا بقدر دو کمانکی بلکہ زیادہ نزدیک پہر پیغام بہیجا الله نے اپنی بندہ کیطرف جو کچھ پیغام بہیجا حضرت عائشہ رض نی فرمایا کہ یہہ ذکر جبریل کا ہی کہ وہ آپکے پاس مردونکی صورتمین آیا کرتی تہی اور وہ اسمرتبہ مین

آپکی پاس آتی تہی اپنی اوس صورت مین جو اونکی صورت ہی سو اونہون نی ڈہانک لیا کنارہ آسمان کا فائدہ اس آیت کی دو مطلب ہین ایک مطلب یہہ ہی کہ حضرت جبریل وتری اور نزدیک آئی دوسرا مطلب یہہ ہی کہ معراج کی رات مین اللہ تعالی اوترا اور نزدیک آیا یہہ مطلب آگی آتا ہی دُر منثور مین ہی کہ روایت کیا عبد نی جو حمید کے بیٹے ہین اونہون نی ابن عمر تک سند پہنچائی کہ جبریل آیا کرتے تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دحیہ کلبی کی صورت مین امام احمد اور ابو الشیخ نی حضرت عائشہ تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مینی جبریل کو اوترتے ہوی دیکہا تو بیچ دونو کنارون کی بیچ مین ہی وہ اونسی بہر گیا اونپر سندس کی کپڑی تہی جنمین موتی اور یاقوت لٹکتی تہی ابن مبارک نی زہد مین ابن شہاب سی روایت کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جبریل سی سوال کیا کہ اپنی صورت اونکو دکہلاوین جبریل نی کہا آپکو اسکی تاب نہ آوی گی فرمایا مین چاہتا ہون کہ تم ایسا ہی کرو پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلی چاندنی رات مین تب آپ پاس جبریل اپنی صورت مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اونکو دیکہا آپکو غش آگیا پہر آپ ہشیار ہوی تو جبریل آپکو تہامی ہوی تہی اور اپنا ایک ہاتہ آپکی سینہ پر اور دوسرا ہاتہ آپکی دونو کندہونکی بیچ مین رکہی ہوی تہی تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مجہکو خیال نتہا کہ خلق مین کوئی شی اسطرح کی ہی جبریل نی فرمایا پہر کیا حال ہو اگر آپ اسرافیل کو دیکہین اونکی تو بارہ بازو ہین ایک بازو پورب مین اور ایک بازو پچہم مین اور عرش اونکی کندہونکی بیچ کی جگہہ پر ہی اور اونکا جسم کبہی کبہی سمٹ جاتا ہی اللہ کی عظمت سے یہانتک کہ وہ چڑیا کیطرح ہو جاتی ہین یہانتک کہ عرش کو فقط اللہ کی عظمت اوٹہائی رہتی ہی اسعد دوسری بار

معراج کی رات کا ذکر یون ہی کہ امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا شیبان نی
جو فروخ کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی فرمایا حماد نی جو سلمہ کی بیٹی ہین کہ ہمسی کہا ثابت
بنانی نی اونہون نی انس سی جو مالک کی بیٹی کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا اور وہ ایک جانور
ہی سفید لنبا گدہی سی اونچا اور خچر سی نیچا اپنا قدم اوس جگہہ کی نزدیک رکہتا ہی
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی ہی پہر مین اوس پر سوار ہوا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر مینی اوسکو اوس حلقہ مین باندہ دیا جسمین نبی باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد
مین داخل ہوا پہر مینی اوسمین دو رکعتین پڑہین پہر مین نکلا تو میری پاس جبریل ایک
برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا لائی پہر مینی دودہ پسند کیا پہر جبریل نی کہا کہ تمنی پیدایشی بات کو
پسند کیا پہر وہ مجکو لیکر آسمان کی طرف چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا پہر کوئی بولا
تو کون ہی کہا جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی
آدم کو دیکہا اونہون نی مجکو مرحبا کہا یعنی جگہہ کشادہ ہی اور میری بہتری کی دعا
کی پہر وہ مجکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی جبریل نے دروازہ کہلوایا کوئی بولا
تو کون ہی کہا جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر
دیکہا ایک مینی دو خالہ زاد بہائیون کو دیکہا جو آپسمین خالہ کی بیٹی ہین عیسی بیٹا مریم کے اور یحیی بیٹی زکریا
کی اور ان دونون نی مجکو مرحبا کہا اور میری واسطی بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر
تیسری آسمان تک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا کوئی بولا تو کون ہی کہا
جبریل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو
بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی یوسف کو دیکہا اور کیا دیکہتا

ہون کہ اونکو ادہا حسن دیا گیا ہی پہر اونہون نی مجکو مرحبا کہا اور میری لئی بہتری
کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چوتہی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا
کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا
محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہمارے لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک میں نی ادریس کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور میری لئی
بہتری کی دعا کی اللہ تعالی نے فرمایا **وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا** اور ہمنی اسکو
اونچا کیا ہی اونچی جگہہ پر پہر وہ مجکو لیکر پانچوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل
نے دروازہ کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل کوی بولا اور تیری ساتہہ کون
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہمارے لئی
دروازہ کہولا گیا پہر ایکا ایک میں نی ہارون کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور
میری واسطی بہتری کے دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چہٹی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نے دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہمارے لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک میں نی موسی کو دیکہا اونہون نے مرحبا کہا اور میری واسطے
بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر ساتوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہمارے لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک میں نی ابراہیم کو دیکہا کہ اپنی پیٹہہ بیت المعمور کیطرف ٹیکی ہوی
ہی اور اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتی داخل ہوتے ہین کہ پہر اوسکی طرف پلٹ کر
نہین آتے پہر وہ مجکو اوس بیری کے درخت کی طرف لی گئی جہین تلک پہنچے
پہر ایکا ایک دیکہا کہ اوسکی پتی جیسی کان ہاتہیون کی اور اوسکی پہل جیسی مٹکی ہجر

جب اوسکو ڈھانک لیا اللہ کے حکم سی جس چیز نے ڈھانک لیا اوسکا رنگ بدل گیا پھر اللہ کی خلقت مین سی کسی کی طاقت نہین کہ اوسکی حسن کا بیان کرسکی پھر اللہ نے میری طرف پیغام بہیجا جو کچھہ پیغام بہیجا پھر مجھپر فرض کین پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پھر مین موسی کیطرف اوترا اونہون نے کہا تمہاری مالک نی تمہاری اُمت پر کیا فرض کیا مینی کہا پچاس نمازین وہ بولی اپنی مالک کیطرف پھر جاؤ اور آسانی مانگو کیونکہ تمہاری اُمت کو اسکی طاقت نہین ہی کیونکہ مینی اسرایل کے اولاد کو ازمایا ہی اور اونکو جانچا ہی پھر مین پلٹ کر اپنی مالک کیطرف گیا پھر مینی کہا ای مالک میری آسانی کر میری اُمت پر پھر مجھپر سے پانچ کم کردین پھر مین موسی کیطرف پلٹا اور مینی کہا کہ مجھپر سی پانچ کم کردین وہ بولی کہ تمہاری اُمت کو اسکی طاقت نہین پھر اپنی مالک کیطرف پلٹ جاؤ اور اوس سی آسانی مانگو پھر مین اپنی مالک کی اور موسی کے درمیان مین آتا جاتا رہا یہان تلک کہ فرمایا ای محمد یہ پانچ نمازین ہین ہر دن اور رات مین ہر ایک نماز کے واسطی دس ہین سو وہ پچاس نمازین ہین اور جو شخص نیکی کا ارادہ کری پھر اوسکو نکری اوسکی لئی ایک نیکی لکھی جائیگی پھر اگر اوسکو کریگا اوسکی لئی دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کری پھر اوسکو نکری تو کچھہ نہین لکھا جائیگا پھر اگر اوسکو کریگا ایک بدی لکھی جائیگی پھر مین اوترا یہان تک کہ مین موسی تلک پہنچا اور مینی اونکو خبر دی وہ بولی اپنی مالک کیطرف پھر جاؤ اور اوس سے آسانی مانگو پھر مینی کہا مین اپنی مالک کیطرف پلٹ پلٹ کر گیا یہان تلک کہ مجکو اوس سی شرم آئی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ہدبہ نی جو خالد کے بیٹی کہا ہمسی فرمایا ہمام نے جو بیٹی یحیی کے اونہون نی کہا کہ ہمسی فرمایا قتادہ نے اونہون نی انس سی جو مالک کے بیٹی اونہون نے مالک سی جو صعصعہ کے بیٹی کہ اللہ کے نبی نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمائی اوس رات کا احوال

بیان فرمایا جسمین وہ سیر کو بلائی گئی کہ اس بیچ مین کہ مین حطیم مین تہا اور بعضی بیت
فرمایا کہ حطیم مین لیٹا تہا ایکا ایک میری پاس ایک آنیوالا آیا پہر جو کچہہ اسکی درمیان سے
اس تلک اوسنی چاک کیا راوی کہتا ہی پہر مینی جارود سی کہا اور وہ میری پہلو کیطرف تہے کہ اسکا
کیا مطلب ہے وہ بولی سینہ کی شروع سی ناف کی بالون تک آپنے فرمایا پہر میرا دل نکالا پہر ایک
طشت سونی کا ایمان سی بہرا ہوا لایا گیا پہر میرا دل دہویا گیا پہر بہر دیا گیا پہر جگہہ پر
رکہہ دیا گیا پہر ایک سفید جانور بغل سی نیچا اور حمار سی اونچا لایا گیا اپنا قدم اپنی نگاہ کی پہنچ
کی نزدیک رکہتا تہا پہر مین اوسپر سوار کیا گیا پہر جبریل مجہکو لی چلی یہانتک کہ نیچی والی آسمان تک
آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا اور تیری ساتہہ کون ہے کہا
محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی لیئی کہ بہت اچہا ہے
یہہ آنا جو وہ آئی پہر کہولا گیا پہر جب مین پہنچا تو ایکا ایک وہان آدم تہی پہر کہا یہہ تمہارا
باپ آدم ہین تم اونپر سلام کرو پہر مینی اونپر سلام کہا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا
ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی یہانتک کہ دوسری
آسمان تک آئی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور
تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا انکی لیئے
کہ بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر ہماری واسطی کہولا گیا پہر جب ہم پہنچی ایکا ایک
وہان یحیی اور عیسی تہی اور وہ دو نو خالہ کی بیٹی ہین کہا یہہ یحیی اور عیسی ہین ان دونوپر
سلام کہو مینی سلام کہا اون دونونی جواب دیا پہر بولی مرحبا ہی اچہی بہائی کیواسطے اور
اچہی نبی کی واسطے پہر وہ مجہکو لیکر تیسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہی
کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان
کہا گیا مرحبا ہی اونکی واسطے سو بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر کہولا گیا پہر جب مین
پہنچا ایکا ایک وہان یوسف تہی کہا یہہ یوسف ہین اونپر سلام کہو پہر مینی اونپر سلام کہا

انہون نی جواب دیا پھر کہا مرحبا ہی اچھی بہائی کی واسطی اور اچھی نبی کی واسطی پہر وہ مجھکو لیکر چڑھی یہانتک کہ چوتہی آسمان تک آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا ہی اونکی لئی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر دروازہ کہولا گیا پہر جب مین پہنچا ایکا ایک ادریس کو دیکھا کہا یہہ ادریس ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا اونہو نی جواب دیا پہر کہا مرحبا اچھی بہائی کی واسطی اور اچھی نبی کے واسطی پہر وہ مجھکو لیکر چڑھی یہانتک کہ پانچوین آسمان تک آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہے کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہے کہا ہان کہا گیا مرحبا ہی اونکی واسطی اور بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین پہنچا تو ایکا ایک ہارون کو دیکھا کہا یہہ ہارون ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا انہون نی جواب دیا پہر کہا مرحبا اچھی بہائی کی واسطہ اور اچھی نبی کی واسطی پہر وہ مجھکو لیکر چڑھی یہانتک کہ چھٹی آسمان تک آئی پہر اونہون نی دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہے کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا مرحبا ہی اونکی واسطی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین پہنچا ایکا ایک موسی کو دیکھا کہا یہہ موسی ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا اونہون نی جواب دیا پہر کہا مرحبا ہی اچھی بہائی کی واسطی اور اچھی نبی کی واسطی پہر جب مین آگی بڑہا وہ رونی لگی کسی نی اونسی کہا کس بات نی تمکو رلایا کہا مین اس لئی روتا ہون کہ ایک جوان میری بعد بہیجا گیا ہی جنت مین اوسکی امت مین سی لوگ داخل ہونگی بہت زیادہ اونسی جو میری امت مین سی داخل ہونگی پہر وہ مجھکو لیکر ساتوین آسمان تک چڑھی پہر جبرئیل نی دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہے کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا مرحبا ہی اونکی لئی بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین

پہنچا تو ایکا ایک ہان ابراہیم ہتی کہا یہہ تمہاری باپ ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا
اونہون نے جواب سلام کا دیا پہر کہا مرحبا ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر
میری واسطی بیر کا درخت ظاہر کیا گیا کہ پہنچ اوسی تک سے تو ایکا ایک اوسکی بیر مٹکون برابر
تہی اور ایکا ایک اوسکی پتی ہاتہیونکی کانونکی برابر تہی کہا یہہ بیر کا درخت ہی کہ اسی تلک منتہی
پہر ایکا ایک چار نہرین تہین دو نہرین چہپی اور دو نہرین کہلی ہین کہا یہہ دونو کیا ہین ای
کہا وہ دو جو چہپی ہین سو دو نہرین ہین جنت مین اور وہ جو دو کہلی ہین سو نیل اور فرات ہین
پہر میری واسطی بیت المعمور ظاہر کیا گیا کہا مین ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ بیت المعمور ہے
ہر روز ستر ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی پہر میری پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا
اور ایک برتن شہد کا لایا گیا پہر مینی دودہ کو پسند کیا تب اونہون نی کہا یہی پیدایش ہے
جسپر تم اور تمہاری امت ہی پہر مجہپر نماز فرض کی گئی پچاس نمازین ہر روز پہر مین پلٹا اور
مین موسی پر گزرا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا کہا مجہکو حکم ہوا ہر روز پچاس کا اونہون نی کہا کہ
تمہاری امت سی ہر روز پچاس نمازین نہین ہوسکین گی قسم اللہ کی مینی لوگونکو تمسے
پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولاد سی بہت شدت سی [illegible] ہین سو
تم اپنی مالک کی طرف پہر جاو پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو پہر مین پلٹا پہر
مجہسے دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپر سی دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپر سی دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہکو دس نمازونکا حکم ہوا ہر دن پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا پہر مجہکو حکم
ہوا پانچ نمازونکا ہر روز پہر مین موسی کیطرف پلٹا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا مینی کہا
مجہکو حکم ہوا پانچ نمازونکا ہر روز اونہون نی کہا تمہاری امت سی پانچ نمازین ہر
روز نہین ہوسکین گی اور مینی لوگونکو تمسی پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولاد سے بہت شدت

اسکے باذن ماری جن سو تم ہی وہاں کی طرف پھر جاؤ پھر اوسکے اپنی امت کی رعایت
آسانی مانگو کہا میں مانگ چکا اپنے مالک سے یہاں تک کہ مجھکو شرم آتی لیکن میں راضی ہو
اور تابعدار ہوا پھر جب میں آگے بڑھا مجھکو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ جاری کیا میں نے
فرض اپنا اور ہلکا کردیا میں اپنے بندوں پر سے اور یہی روایت صحیح مسلم میں ہے اور
بیت المعمور کے ذکر میں یوں ہے کہ اوس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر
جب اوس سے نکلتے ہیں پھر پلٹ کر اوسکی طرف نہیں آتے امام بخاری دوسری جگہ کہتے ہیں
ہمسے فرمایا یحیی نے اونھوں نے فرمایا کہ ہمسے کہا لیث نے اونھوں نے یونس سے اونھوں
نے ابن شہاب سے اونھوں نے انس سے جو مالک کے بیٹے اونھوں نے کہا کہ ابو ذر بیان کرتے
تھے کہ رسول نے اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی
گئی اور میں مکہ میں تھا پھر جبریل اوترے اور اونھوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اوسکو زمزم کے پانی
سے دہویا پھر وہ لائے سونے کا طشت بھرا ایمان اور حکمت سے پھر اوسکو میرے
سینے میں ڈالا پھر اوسکو جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو لیکر چلے یہاں تک کہ چڑھے پھر جب میں
پہنچا اول آسمان تک کہا جبریل نے آسمان کے دربان سے کہ کھول دو پوچھا یہ کون ہے کہا یہ
جبریل ہے کہا تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے کہا ہاں میرے ساتھ محمد ہیں کہا کیا اونکو
بھیجا کہا ہاں پھر جب کھولا گیا ہم چڑھے اول آسمان تک جب ہم پہنچے ایک دیکھا کہ ایک مرد
بیٹھے ہیں اونکی داہنی طرف کچھ لوگ ہیں اور اونکی بائیں طرف کچھ لوگ ہیں جب وہ
داہنی طرف دیکھتے ہیں ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں روتے ہیں پھر کہا
اچھے نبی کو اور اچھے بیٹے کو شاباش میں نے جبریل سے کہا یہ کون ہیں کہا یہ
آدم ہیں اور یہ لوگ جو اونکی داہنی اور بائیں طرف ہیں یہ اونکی اولاد کی روحیں ہیں
سو داہنی طرف کے لوگ وہ ہیں باغ بہشت کے لوگ ہیں اور وہ لوگ جو اونکی بائیں طرف
ہیں آگ کے لوگ ہیں سو جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں

پرن مین یہانتک کہ وہ مجھکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی اب اس روایت
مین آسمانونکا ذکر کچھہ مختصر ہی پھر یون ہی کہ ابن شہاب نی کہا کہ پھر مجھکو خبر دی
ابن حزم نی کہ ابن عباس اور ابو حبۃ انصاری کہا کرتی ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ پھر وہ مجھکو لیکر چڑہی یہانتک کہ مین ایسی چڑہائی پر چڑہا کہ مین وہان قلمونکی آواز
سنتا تہا کہا ابن حزم نی اور انس نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پھر اللہ نی میری
امت پر پچاس نمازین فرض کین پھر وہی ذکر ہی جیسا اوپر ہوگیا پھر یون ہی
کہ پھر مجھکو لی چلی یہانتک کہ مین پہنچایا گیا اوس بیری کی درخت تک کہ اوس تک پہنچکی
جگہہ ہے اور اوسپر طرح طرح کی رنگ چہا گئی کہ مین نہین جانتا وہ کیا تہا پھر مین جنت مین
داخل کیا گیا پھر اینکا ایک دیکہا کہ اوسمین موتے کی گنبد ہتی اور اوسکی مٹی مشک ہے
امام بخاری کتاب کے آخر مین یہہ لکہتی ہین کہ ہمسی کہا عبد العزیز نے جو عبد اللہ کی بیٹی ہین
کہا مجہسے بیان کیا سلیمان نے اونہون نے شریک سی جو بیٹی عبد اللہ کے اونہون نی
کہا کہ مین نی سُنا انس سی جو مالک کی بیٹے وہ کہتی ہین جس رات مین کہ اللہ کی رسول
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی کعبہ کی مسجد سے سیر کو بلائی گئی آگلے
ساتون آسمانونکا ذکر ہے پھر یون ہی کہ پھر وہ آپکو لیکر چڑہی اوس سی
اوپر اتنا کہ اونکو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا یہانتک کہ آپ بیری کی
درخت تک آئی جو پہنچ کی جگہہ ہے اور وہ زبردست عزت والا یعنی اللہ
جل جلالہ نزدیک آیا پھر اوترا یہانتک کہ ہوگیا آپ سی بقدر دو کمان کی بلکہ اور
زیادہ نزدیک پھر اللہ نے آپکی طرف حکم بہیجا کہ پچاس نمازین ہین تیری امت پر
ہر دن اور رات مین پھر آپ اوترے یہانتک کہ موسیٰ تک پہنچی تو موسیٰ نی اونکو روکا
اور کہا ای محمد تمہاری رب نے تمکو کیا حکم کیا فرمایا کہ مجھکو حکم کیا پچاس نماز کا ہر دن اور
رات مین وہ بولی کہ تمہاری امت سی یہہ نہین ہوسکیگا پھر پلٹ جاؤ کہ تمہارا رب تمپر اور

اوپر سے ہلکا کر دی پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کیطرف موڑ کر دیکھا
گویا آپ اونسی اس بات میں مشورہ لیتے تھی پھر جبریل نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ ہان
اگر آپ چاہیں پھر وہ اونکو لیکر چڑھے اوس بڑی زبردست کیطرف یعنے اللہ جل جلالہ
کیطرف پھر آپنے عرض کیا اور آپ اپنی جگہہ پر تھی کہ ہلکا کر دی ہم سے کہ میری امت کو اسکی
طاقت نہیں پھر دس نمازیں کم کر دیں پھر آپ موسی کیطرف پلٹی پھر اونھون نے
آپ کو روکا اور موسی آپ کو پھیر پھیر کر اللہ تعالی کیطرف بھیجتی رہی یہانتک کہ پانچ
نمازیں رہ گئیں پھر موسی نے آپکو روکا اور فرمایا ای محمد قسم اللہ کے میں اسرائیل
کی اولاد سی اپنی قوم سی اس سی کم چاہا تھا سو وہ سست ہوئی اور اوسکو چھوڑ دیا
اور آپکی امت بہت کم زور جسم میں اور دل میں اور بدن میں اور آنکھون میں اور کانون میں پس
جائی کہ آپکا رب آپ پر سی ہلکا کر دی ہر مرتبہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم جبریل کی طرف موڑ کر
دیکھتی تھی کہ اونکو مشورہ دیں اور جبریل اس بات سی ناخوش نہیں ہوتی تھی سو جب
پانچویں مرتبہ آپکو اوٹھا لیا تو آپنے عرض کیا کہ ای میری رب میری امت کمزور ہیں اونکی جسم اور اونکی
دل اور اونکی کان اور اونکی بدن سو ہم پر سی ہلکا کر دی تب اوس زبردست نے فرمایا کہ ای
محمد آپ بولی میں حاضر ہون حاضر ہون فرمایا کہ میری پاس بات نہیں بدلتی جس طرح
میں فرض کیا تجھپر اصل کتاب میں سو ہر نیکی اوسکی دس برابر ہیں سو یہہ پچاس ہیں
اصل کتاب میں اور وہ پانچ ہیں تجھپر پھر آپ موسی کیطرف پلٹی وہ بولی تمنی کیا کیا
آپ بولی کہ ہم پر سی ہلکا کر دیا ہر نیکی کے عوض اوسکی دس برابر حکم دیا موسی بولی کہ قسم
اللہ سے میں اسرائیل کے اولاد سی اس سے بہت کم چاہا تھا سو وہون نے اوسکو
چھوڑ دیا پھر جائی اپنی رب کیطرف کہ وہ آپ پر سی اور بھی ہلکا کر دی فرمایا اللہ کی رسول
اللہ تو پھر درود بھیجی اور سلامت رکھی ای موسی قسم اللہ کی مجھکو اپنی رب سے شرم آتی
ہے کہ میں اوسکی طرف آتا جاتا رہا پھر آپ اوتاری گئی اللہ کے نام سی فائدہ ایک روایت

مین ہی کہ آپ حطیم مین کعبے کے پاس تہی اور ایک روایت مین ہی کہ میری گہر کی چہت کہولی
اور جبریل اوترے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکہتے ہین کہ اوس رات مین
ام ہانی کے گہر مین تہی جو ابو طالب کے بیٹی تہین اونکا گہر ابو طالب کی گہاٹی مین تہا
اوس گہر کے چہت کہولی حضرت جبریل اوترے اوس گہر کو اپنے اپنا گہر فرمایا جبریل
آپ کو اوس گہر سے کعبہ کیطرف لائے پہر آپ کو وہاں سے لی گئی حافظ ابن حجر عسقلانی نے
فتح الباری مین لکہتے ہین کہ اموی نے اپنے مغازے مین روایت کی اور اونہین تک سند
پہنچا کر بیہقی نی روایت کی اونہون نے محمد سی جو بیٹی عمرو کی اونہون نی ابو سلمہ سی اونہون نے
ابن عباس سی اس آیت کی بیان مین وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ کہا کہ نزدیک ہوا اونسی رب
اونکا اور یہہ سند اچہی ہی اور یہہ قوی گواہ ہی شریک کے روایت کا امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسے
فرمایا ابوبکر نے جو ابو شیبہ کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا ابو اسامہ نی کہ ہمسے کہا مالک نے جو مغول
کی بیٹی اور کہا ہمسی ابن نمیر نی اور زہیر نی جو بیٹی حرب کے دونون نی عبد اللہ سی جو نمیر کے بیٹی
اور لفظین اونکی قریب قریب مین کہا ابن نمیر نے تو فرمایا ہمسے میری باپ نے کہا کہ ہمسے کہا
مالک نے جو مغول کی بیٹا اونہون نی زبیر سی جو عدی کی بیٹا اونہون نی طلحہ سی جو مصرف کی
بیٹی اونہون نی مرہ سی اونہون نی عبد اللہ سی کہا کہ جب اللہ کی رسول اللہ اوپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی سیر کو بلائی گئی آپ اوس بیر کی درخت تلک پہنچائی گئی جو
چہٹی آسمان کی جگہہ ہے جو کچہہ زمین سی چڑہایا جاتا ہی وہ اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوسی سے لیا
جاتا ہی اور جو اوسکی اوپر سی گرایا جاتا ہی اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوسی سی لیا جاتا ہے
اللہ فرماتا ہے إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ یعنی جب چہا گیا بیر کے درخت پر جو کچہہ چہا گیا
تہا وہ پروانی تہی سونی کی کہا کہ پہر اللہ کے رسول کو اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہے
تین چیزین دی گئین پانچ نمازین دی گئین اور پچہلی آیتین سورہ بقر کی دی گئین اور اونکی امت مین سی
جو لوگ اللہ کے ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین اونکی بڑی بڑی گناہ بخشدی گئے

اور امام ترمذی لکہتی ہین کہ مالک جو مغول کی بیٹی ہین اونکی ہوا اور ون نی یون کہا ہی
کہ خلق کا علم اوسی تک پہنچتا ہی اونکو اوسکا علم نہین جو اوسکی اوپر ہی امام مسلم فرماتی ہین
کہ ہمسی کہا عبد اللہ عنبری نی جو معاذ کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا میری باپ نی کہا ہمسے
کہا شعبہ نی اونہون نی سلیمان شیبانی سی اونہون نی سنا زر سی جو حبیش کے
بیٹی اونہون نی حضرت عبد اللہ سے اونہون نی کہا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ
الْکُبْرٰی معنے البتہ دیکہین اپنی رب کی بڑی نشانیان کہا دیکہا جبریل کو اونکی صورت
مین کہ اونکی چہ سو بازو تہی امام ابو یعلی اپنی مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسی کہا ابو خیثمہ نے
کہ ہمسی کہا عفان نی جو مسلم کے بیٹی کہ ہمسی کہا حماد نی جو سلمہ کے بیٹی اونہون نے
عاصم سی جو بہدلہ کی بیٹی اونہون نی زر سی جو حبیش کے بیٹی اونہون نی عبد اللہ سے
جو مسعود کی بیٹی اللہ اونسی راضی رہی اس آیت کی بیان مین وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی
اور البتہ دیکہا اوسکو دوسری بار کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی کہ مین دیکہا جبریل کو بیری کی درخت کی پاس کہ اوسی تک پہنچ سی اونپر
چہ سو بازو تہی اونکی پرونسی رنگا رنگ موتی اور یاقوت جہڑتی تہی اور ابو الشیخ اور ابو نعیم
کی دلائل النبوۃ مین عبید کی بیٹی خمیر سی معراج کی ذکر مین یون ہی کہ اللہ نی پیغام دیا اپنی
بندیکو جو کچہہ پیغام دیا پہر جب حضرت جبریل نی اللہ کی نزدیک ہونی کی آہٹ پائی سجدہ مین گر پڑی
اور اللہ کی پاکی بولتی رہی سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ
پاک ہی جبر اور اختیار اور بڑائی اور عظمت والا یہانتک کہ اللہ کو اپنی بندسی جو کچہہ فرمانا تہا
فرما چکا پہر اونہون نی سر اوٹہایا تو مین اونکو اوس صورت مین دیکہا جس صورت پر وہ بنائی
گئی ہین اونکی بازو مین زبرجد اور موتی اور یاقوت پروئی ہوئی تہی پہر میری خیال مین
یہہ معلوم ہوا کہ جتنی جگہ اونکی دونون آنکہون کی بیچ مین ہی اوسسی آسمان کا کنارہ ڈہک گیا امام مسلم
فرماتی ہین بیان کیا ہمسی ابو بکر نی جو ابو شیبہ کے بیٹی کہا ہمسی کہا حفص نے اونہون نے

عبدالملک سی اونہون نی عطا سی اونہون نی ابن عباس سی اونہون نی
فرمایا آپ نی دیکھا اوسکو یعنی الله کو اپنی دل سی دو بار ہمسی کہا ابوبکر نی جو ابو شیبہ کے
بیٹی ہین اور ابو سعید اشج نی دونون نی وکیع سی کہا اشج نی کہ ہمسی کہا
وکیع نی کہ ہمسی کہا اعمش نے اونہون نی زیاد سی جو حصین کی بیٹی اونہون نی
ابو العالیہ سی اونہون نی ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَىٰ یعنی نہین غلطی کی دل نی اوسمین جو کچھ دیکھا وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ اور البتہ
دیکھا اوسکو دوسری بار کہا دیکھا اوسکو اپنی دل سی دو بار ہمسی فرمایا ابوبکر نی جو ابو شیبہ
کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا وکیع نی اونہون نی یزید سی جو ابراہیم کے بیٹی اونہون نی قتادہ
اونہون نی عبد الله سی جو شقیق کی بیٹی اونہون نی ابوذر سے اونہون نی کہا
کہ مین پوچھا الله کی رسول سی الله اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ آپ نی اپنی مالک کو
دیکھا فرمایا نور ہی اوسکو کس طرح دیکھون ہمسی فرمایا محمد نی جو بشار کی بیٹی کہا ہمسی فرمایا
معاذ نی جو ہشام کی بیٹی کہا ہمسی فرمایا میری باپ نی اور کہا مجھسے حجاج نی جو شاعر
کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عفان نی جو مسلم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا ہمام نی اور دونو نے
یعنی ہشام اور ہمام نی قتادہ سی اونہون نی عبد الله سی جو شقیق کی بیٹی کہا
کہ مین کہا ابوذر سی کہ اگر مین دیکھتا الله کے رسول کو الله اوپر درود بھیجی اور سلامت
رکھی البتہ آپ سی پوچھتا اونہون نی فرمایا تم کیا چیز پوچھتی کہا مین آپسے پوچھتا کہ آپ نی
اپنی رب کو دیکھا ہی فرمایا ابوذر نی کہ مین پوچھا ہی آپ نی فرمایا مین دیکھا ایک نور تمام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا اسحق نی جو منصور کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا شریک نے جو
نعمان کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا حکم نے جو عبد الملک کے بیٹی وہ قتادہ سی وہ انس سی کہا
کہ فرمایا الله کے رسول نی الله اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ اسمین کہ مین
جنت مین سیر کر رہا تھا ایکا ایک ایک نہر میری سامنی آئی کہ اوسکی دونون کنارون پر

سوال کی جنس تھی یعنی فرشتوں سے کہا کیا ہی کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے اسکو دی
پھر اوسنے اوسکی مٹی مین اپنا ہاتھ ڈالا اور مشک نکالا پھر میرے سامنے کیا گیا بیری کا درخت
کہ اوس تک پہنچ ہی پھر مین نے دیکھا اوپر [illegible] اس حدیث کی سند اچھی ہی صحیح کہا امام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا محمود نے جو ثقیف قوم کی ہین عمر کی بیٹی مین وہ بھائی
بیٹی وہ صفوان کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا یحیی عنبری نے جو کثیر کے بیٹے کہا ہمسے کہا
سالم نے جو جعفر کے بیٹے اونھون نے حکم سے جو بیٹے ابان کی اونھون نے عکرمہ
سے اونھون نے ابن عباس سے کہا کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو
مین کہا کہ کیا اللہ نہین فرماتا ہی لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ یعنی نہین
پاتین اوسکو نگاہین اور وہ پاتا ہی نگاہونکو وہ بولے افسوس ہے تجھپر یہہ تو جب ہے جب وہ
ظاہر ہو اپنی نور سے وہ جو نور اوسکا ہی اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربکو
دو مرتبہ دیکھا اس حدیث کی سند اچھی ہی فائدہ ابن عباس کی بیان سے
دونو حدیثونکا مطلب کھل گیا یہہ جو فرمایا کہ نور ہی کیونکر دیکھون اسکا یہہ مطلب ہے
کہ وہ جو اصل نور اللہ کا ہی وہ دیکھنے مین نہین آتا مگر اوسنے اپنا جلوہ اپنا جسکو دکھایا
جسطرح چاہا اپنی تئین ظاہر کردیا درمنثور مین ہی کہ طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس تک
سند پہنچائی کہ اونھون نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا
ایک بار آنکھہ سے ایک بار دل سے اور ابن جریر نے ابن عباس تک سند پہنچائی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری نگاہ کا نور میری آنکھین کہدیا گیا پھر مین نے اوسکو اپنے دل سے
دیکھا اس روایت مین یہہ بھی ہی کہ آپنے فرمایا کہ بہت چیزین اللہ نے ایسی بھی مجھسے فرمائی
ہین کہ تمسے اون چیزونکی بیان کرنیکا مجھکو اذن نہین دیا یہی مطلب ہے اللہ کی اس
کلام کا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی
مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور خطیب نے انس تک سند پہنچائی کہ اللہ کے رسول نے

الصمد نے روایت کی ہی اونہون نے کہی فرمایا کہ جب مین آسمان کی طرف سیر کو بلایا گیا میرے
رب نے مجھکو یہانتک نزدیک کیا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین تہا جیسے مقدار دو
کمان کا بلکہ اوس سے بہی زیادہ نزدیک بلکہ اوس سے زیادہ نزدیک فرمایا ای محمد مین کہا حاضر ہون
ای رب فرمایا کیا تجکو اس بات کا غم ہوا کہ مین تجکو سب نبیونکی آخر مین کیا مین کہا
ای رب میری نہین فرمایا پہر کیا تیری امت کو اس بات پر غم ہوا کہ مین اونکو سب امتونکی
آخر مین کیا مین کہا ای رب میری نہین فرمایا اپنی امت کو میری طرف سے سلام
پہنچا دی اور انکو خبر دی کہ مین اونکو سب امتونکی آخر مین کیا اس لیے کہ اور امتونکو اونکی
سامنے فضیحت کرون اور انکو اور امتونکی سامنے فضیحت نکرون در منثور مین ہے کہ ابو الشیخ اور
ابن مردویہ نے حضرت انس تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل
سے فرمایا کہ تم اپنے رب کو دیکہتے ہو فرمایا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین البتہ ستر پردے آگ کے
یا نور کے اگر مین ونمین سے ادنی کو دیکہون بیشک جل جاؤن اور روایت کیا عبد بن
حمید نے کعب سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے کہ اونسے پوچہا گیا اوس بیر کے درخت کا
احوال کہ وہی تک پہنچ ہے کہا اوسی تک پہنچتا ہے علم ہر عالم والے کا اور اوسکے آگے
کسیکو خبر نہین سوا اللہ کے اور ابن جریر نے روایت کی ہے شمر سے کہ اونہون نے کہا
کہ ابن عباس آئے کعب کی پاس اور کہا مجہسے بیان کرو اوس بیر کے درخت کا احوال
کہ وہی تلک پہنچ ہے کہا وہ ایک بیر کا درخت ہے عرش کی جڑ مین وہی تک پہنچتا
علم ہر جاننے والے کا نزدیکی فرشتہ کا اور بہیجے ہوے نبی کا اوسکے پیچہے غیب ہے کہ سوا اللہ
کسیکو اوسکی خبر نہین اور ابن جریر نے کعب سے روایت کی کہ اونہون نے کہا وہ ایک
بیر کا درخت ہے عرش کی داہنا جو الخ سر و بیر اوسی تک پہنچتا ہے علم سب خلقتونکا
نہین کسیکو اوسکی پیچہے کی خبر اسلیے اوسکا نام رکہا گیا منتہی یعنی علم کے انتہا کی جگہ
فائدہ اوپر ہو چکا کہ امام ترمذی نے لکہا ہے کہ انکار جو منکرون کی ہی بر

اوسکی سدرۃ المنتہی بھی کہا ہی کہ علم سب کا اوس تک پہنچتا ہی اب یہان یہہ مطلب
خوب کھل گیا کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہی اور وہ فرشتی جو عرش کی اوٹہانیوالی
اونکی سر وہین ہین غرض وہ درخت عرش کی پاس ہی اور اوس درخت کی پیچھی کیا ہی
اوسکی خبر کسی فرشتی کو نہین یعنی عرش کی اوٹہانیوالونکو بھی خبر نہین کہ اوسکی
پیچھی کیا ہی صاف ثابت ہوا کہ وہ عرش کی پاس ہی اور صحیح بخاری کی روایت مین ہو چکا ہی کہ
ساتون آسمانونکو طی کرکی لیجا کر یہان فرمایا کہ پہر وہ آپکو لیکر اوٹھی اور اتنا چڑہی کہ اوسکو کوئی
سوای اللہ کی نہین جانتا یہانتک کہ آپ سدرۃ المنتہی درخت تک آئی اس روایت سی یہہ
صاف کھلتا ہی کہ وہ درخت ساتوین آسمان سی بہت اوپر ہی آپ بڑی دور تک چڑہی
اوس درخت تک پہنچی اوس درخت تک پہنچی تو عرش تک پہنچی کیونکہ وہ درخت عرش کی
جڑ مین ہی عرش کی اوٹہانیوالونکو اوس کی اوپر کی خبر نہین تو معلوم ہوا کہ وہ درخت عرش کی
اوٹہانیوالونکی نیچی نہین ہی بلکہ اونکی اوپر ہی کیونکہ عرش کی جڑ مین ہی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا عرش تک پہنچنا یہان سی خوب صاف ثابت ہوا ابن ابی شیبہ نی
ابن عباس سی روایت کی کہ اونہون نی فرمایا مینی کعب سی پوچھا کیا ہی وہ سدرکا درخت
جسکو منتہی کہا وہ ایک درخت ہی کہ فرشتونکا علم اوس تک پہنچتا ہی اور اوسکی پاس
اونکو اللہ کا حکم ملتا ہی اور کسیکا علم اوس سی آگی نہین گذرتا اور مینی اونسی پوچھا کہ جنت
المأوی کیا ہی کہا ایک جنت ہی کہ اوسمین سبز پرندی ہین اوسمین شہیدونکی روحین
چرتی ہین اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ عندہا
جنۃ المأوی یعنی اللہ فرماتا ہی کہ اوس درخت کی پاس ہی جنت المأوی کہا وہ عرش کی
داہنی طرف سی اور وہی جگہہ ہی شہیدونکی فائدہ وہ جنت عرش کی داہنی طرف ہی
اور اللہ فرماتا ہی کہ وہ جنت اوس درخت کی پاس ہی اس روایت سی ثابت ہوا کہ وہ
درخت عرش کی پاس ہی اور روایت کیا عبد بن حمید نی اور ابن جریر و ابن المنذر نی

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے کہ اذ یغشی السدرۃ ما یغشی
یعنی چھا گیا بیری کے درخت پر جو کچھ چھا گیا کہا فرشتے چھا گئے اور روایت کیا عبد نے
جو حمید کے بیٹے اونہوں نے سلمہ سے جو وہرام کے بیٹے کہ اذ یغشی السدرۃ ما
یغشی چھا گیا بیری کے درخت پر جو کچھ چھا گیا کہا کہ فرشتوں نے اللہ تعالی سے
اذن مانگا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں پھر اللہ نے اونکو اذن دیا پھر
چھا گئے فرشتے بیری کے درخت پر پھر دیکھا اونہوں نے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت کیا فریابی نے اور سعید نے جو منصور کے بیٹے اور عبد نے جو حمید کے
بیٹے اور ابن جریر اور بخاری اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ
اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی سے اس قول میں لقد
رای من آیات ربہ الکبری یعنی بیشک دیکھیں اپنے رب کی بڑی نشانیاں کہا
کہ آپ نے دیکھا ایک سبز فرش بہشت کا ڈھانک لیا اوسنے کنارہ آسمان کا امام منذری ترغیب
میں لکھتے ہیں کہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے ابو المخارق سے کہ اللہ کے رسول نے اللہ
اوپر درود بھیجے اور سلامتی کی فرمایا کہ جس رات مجھے سیر کرایا گیا میں گذرا ایک مرد پر کہ
وہ ڈوبا ہوا تھا عرش کے نور میں میں نے کہا یہہ کون ہے کیا کوئی فرشتہ ہے کہا گیا نہیں
میں نے کہا کوئی نبی ہے کہا گیا نہیں میں نے کہا یہہ کون ہے کہا گیا یہہ ایک مرد ہے
کہ دنیا میں اسطرح تھا کہ زبان اوسکی تر رہتی اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکا اٹکا ہوا تھا
مسجد سے اور اوسنے برا نہیں کہوایا اپنے ماں باپ کو یہہ حدیث مرسل ہے یعنی ابو المخارق
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور یہہ بیان نہیں کیا کہ میں نے یہہ حدیث کس سے
سنی مولانا سیوطی لآلی مصنوعہ میں لکھتے ہیں کہ دارقطنی نے افراد میں کہا کہ ہمسے کہا
ابو حامد نے جو حضرموت کے رہنے والے کہ ہمسے کہا عمر نے جو اسمعیل کے بیٹے وہ مجالد کے بیٹے
کہا دارقطنی نے اور ہمسے کہا محمد نے جو احمد کے بیٹے وہ اسد کے بیٹے ہرات کے رہنے والے کہا

کہ ہمسی کہا سری نی جو عاصم کے بیٹے کہا دونون نی کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو فضیل
کی بیٹے و ابن جریج سی وہ عطا سی وہ ابو الدردا سی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات مین آسمان سیر کو بلایا گیا مین دیکہا عرش مین ایک عمدہ جواہر سبز او سمین سفید
نور سی لکہا تہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ یعنی نہین کوئی مالک سوا
اللہ کے محمد پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے ابو بکر بڑے سچے ہین کہا دارقطنی نی کہ کیلی ابن
فضیل نے ابن جریج سی یہہ روایت کی ہی مجکو معلوم نہین کہ سوا ان کی کسی اور نے یہہ
حدیث بیان کی ہو اور خطیب کے روایت ابن عباس سی لکہی ہی اوسمین یون ہی کہ آپنی فرمایا کہ
جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مین عرش پر دیکہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ
عُمَرُ الْفَارُوْقُ یعنے نہین کوئے مالک سوائی اللہ کی محمد پیغام پہنچانیوالی اللہ کے ابو بکر بڑے
سچی عمر جدا کرنیوالی ہین سچ کو جھوٹہہ سی دشمنون ہو کہ ابن عدی اور ابن عساکر نی حضرت
انس رض سی روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین چڑہایا گیا
مین عرش کی پایہ پر لکہا ہوا دیکہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ یعنی نہین
کوئی مالک سوا اللہ کے محمد پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے مینی اونکی مدد کی علی سی فایدہ
اسکا یہہ مطلب ہی کہ اللہ فرماتا ہی کہ مینی محمد کے مدد کی کہ علی کو اونکی ساتہہ کر دیا علی کو اونکا قوت
بازو بنایا جسطرح وزیر بادشاہ کا قوت بازو ہوتا ہی ابو یعلی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور
ابن عساکر نی ابو ہریرہ سی روایت کی ہی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی او سلامت
رکہی فرمایا کہ جب مین آسمان کی طرف چڑہایا گیا جس آسمان پر مین گذرا اوسی مین اپنا نام اوسمین لکہا ہوا
پایا محمد رسول اللہ اور ابو بکر صدیق میری پیچہی امام نسائی سنن مین فرماتی ہین کہ ہمکو خبر دی
عمرو نی جو ہشام کی بیٹے کہ ہمسی کہا مخلد نے اونہون نی سعید سی جو عبد العزیز کے
بیٹے کہ ہمسی کہا یزید نے جو ابو مالک کی بیٹے کہ ہمسی کہا انس نی جو مالک کے بیٹے کہ اللہ کے
رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی او سلامت رکہی فرمایا کہ میرے پاس ایک جانور لایا گیا اونچا گدہے

اور نیچا لیجاتا ہی اوسکا قدم وہان تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر مین سوار ہوا اور
میری ساتہ جبرئیل تہا تو چلا ہو مین پہر چلا وہ بولی اوترو نماز پڑہو مینی یہی کیا وہ بولی تم جانتی ہو
تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی طیبہ مین یعنی مدینہ مین اور اوسیکی طرف گہر چہوڑ کر جانا
ہوگا پہر کہا اوترو نماز پڑہو مینی نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی
طور سینا مین جہان موسی علیہ السلام سی اللہ نے باتین کین پہر کہا اوترو نماز پڑہو
مینی نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی بیت لحم مین جس جگہ
عیسی علیہ السلام پیدا ہوی پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر جمع کئی گئی میری لئی
انبیا پہر مجہکو جبرئیل نی آگی کر دیا یہانتک کہ مینی اونکی امامت کی پہر اس حدیث مین آسمانونکا
ذکر ہی یہانتک کہ یون ہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی ساتوین آسمان تک پہر ایکا ایک اوسمین
ابراہیم تہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی سات آسمانونکی اوپر پہر ہم بیری کی درخت تک گئی اوسی تک
پہنچ ہی پہر مجہکو ایک بدلی نی ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا پہر مجہسی کہا گیا
کہ مینی جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا فرض کین تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازین
سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت بہی پہر مین ابراہیم کی طرف پلٹا اونہون نی مجہسی
کچہہ نہین پوچہا پہر مین موسی کی پاس آیا وہ بولی کسقدر فرض کیا گیا تمپر اور تمہاری
امت پر مینی کہا پچاس نمازین کہا پہر یہ تو تمسی نہو سکیگا کہ تم اوسپر قائم رہو اور نہ تمہاری
امت سی پہر اپنی رب کی طرف پلٹ جاؤ پہر اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کی
طرف پلٹا پہر مجہسی دس ہلکی کر دین پہر مین موسی کیطرف آیا پہر اونہون نی مجہکو
پلٹنی کا حکم کیا پہر مین لوٹا پہر ہلکی کر دین مجہپر سی دس پہر آخر کو پانچ نمازین رہ گئین وہ
بولی پہر پلٹ جاؤ یعنی رب کیطرف پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو
کیونکہ یعقوب کی اولاد پر دو نمازین فرض ہوئی تہین سو وہ اوسپر قائم نہوئی سو تم
پلٹ جاؤ اپنی رب کی طرف اور اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کیطرف پلٹا

تب موسی نی فرمایا کہ بیشک جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا فرض کی ہین تجہپر اور تیری امت پر
پچاس نمازین سو پانچ بدل پچاس کے سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت پہر مین پہچانا
کہ یہہ حتمی بات ہی یعنی ٹلنی والی نہین پہر مین موسی کیطرف پلٹا وہ بولی پلٹ جا وسو مینے
پہچانا کہ وہ اللہ کے طرف سی حتمی ہی پہر مین نہ پلٹا مولانا جلال الدین سیوطی معراج کی رسالے
مین لکہتی ہین کہ کہا ابن ابی حاتم نی کہ مجہسے کہا میری باپ نے کہا کہ ہمسی کہا ہشام نے
جو عمار کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا خالد نے جو یزید کی بیٹے وہ ابو مالک کی بیٹے اونہون نے
اپنی باپ سی اونہون نی انس سے جو مالک کی بیٹے کہ جب وہ رات ہوئی جسمین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سیر کو بلائی گئی اونکی پاس جبریل ایک جانور لائی آگی اسمین لکہی ہی کہ
جب بیت المقدس مین پہنچی اوس جگہ تک پہنچی جسکو باب محمد کہتی ہین اوس پتہر
تک آئی جو اوس جگہ تہا سو جبریل نی اپنی انگلی سی اوسکو دبایا اور اوسمین چہید کیا
پہر اوس جانور کو باندہا پہر چڑہی پہر جب دونو مسجد کے عمارت مین کہڑی ہوی جبریل نے
کہا ای محمد کیا آپنے اپنی رب سے مانگا تہا کہ آپ کو حورین یعنی گوریان بڑی آنکہون والیان
دکہلاوی فرمایا ہان کہا پہر اون عورتون کے طرف جاؤ اور اونپر سلام کہو اور وہ اوس
چٹان کی بائین طرف بیٹہی تہین فرمایا کہ پہر مین اون پاس آیا اور اونپر سلام کہا اونہون نے مجہکو
جواب سلام کا دیا مین کہا تم کون ہو وہ بولین ہم نیک عورتین ہین اچہی ہم عورتین ہین
نیک لوگونکی جو صاف کئی گئی پہر نہین میل نہ لگی اور وہ رہ پڑی پہر اونہون نے
کوچ کیا اور ہمیشہ رہی اور نہ مری پہر مین پلٹا پہر تہوڑی ہی دیر گذری کہ بہت سی لوگ
جمع ہوئی پہر ایک پکارنیوالی نی پکارا اور نماز قائم کی گئی پہر ہم صفین باندہکر کہڑی ہو
راہ دیکہتی ہی کہ کون ہمارا امام ہو پہر جبریل نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجہکو آگی بڑہا دیا پہر مین نی
نماز پڑہی پہر جب مین پہرا جبریل نے کہا ای محمد تم جانتی ہو کسی نماز پڑہی تمہاری
پیچہی مین کہا نہین کہا تمہاری پیچہی نماز پڑہی ہر ایک نبی نی جسکو اللہ نے بہیجا پہر

اس حدیث میں ساتوں آسمانوں کا بیان ہے پھر یوں ہے کہ پھر وہ مجھکو ساتوین آسمان سے آگی لے
چلی یہانتک کہ ایک نہر پر پہنچی کہ اوسپر خیمی تھی یاقوت کے اور موتی اور زبرجد کے اور
اوسپر سبز پرندی تھی بہت اچھی سب پرندوں سی جو میں نے دیکھی میں نے کہا ای جبرئیل یہ
پرندی تو بیشک اچھی ہین کہا ای محمد اوسکا کہانیوالا اوس سی اچھا ہی پھر کہا ای محمد
تم جانتی ہو یہہ کونسی نہر ہی میں نے کہا نہیں کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے تمکو دیا ہی پھر
اسکا ایک دیکھا کہ اوسمین سونی اور چاندی کے برتن ہین وہ یاقوت اور زمرد کی کنکروں پر
بہتی ہے اور اوسکا پانی دودہ سی زیادہ سفید ہی پھر میں نے ایک برتن لیا اور اوس
پانی میں سی لیکر پیا تو وہ شہد سی زیادہ میٹھا تھا اور مشک سی زیادہ خوشبودار تھا پھر وہ
مجھکو لے چلی یہانتک کہ پہنچی اوس درخت تک پھر مجھکو ایک بدلی نے ڈہانک لیا اوسمین
سب طرح کی رنگ تھی پھر مجھکو جبریل نے چھوڑ دیا اور میں اللہ کے لئی سجدہ میں گر پڑا پھر اللہ
نے مجھسی فرمایا ای محمد میں نے جسدن آسمان اور زمین بنائی فرض کین تجھپر اور تیری امت پر
پچاس نمازیں سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت پھر وہ بدلی مجھپرسی ہٹ گئی اور
جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا پھر میں جلدی سی پلٹا پھر میں ابراہیم پر آیا اونہوں نے مجھسے
کچھ نہ کہا پھر میں موسی پاس آیا اونہوں نے کہا تمنی کیا کیا ای محمد میں نے کہا فرض کین
میری رب نے مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازیں کہا پھر تمسی وہ نہو سکینگے اور
نہ تمہاری امت سی پھر اپنی رب کی طرف پلٹ جاؤ اور اوس سی مانگو کہ تمکو ہلکا کردے
پھر میں جلدی لوٹا یہانتک کہ میں اوس درخت تک پہنچا پھر مجھکو اوس بدلی نے ڈہانک
لیا اور مجھکو جبریل نے چھوڑ دیا اور میں سجدہ میں گر پڑا اور میں نے کہا ای رب میرے تو نے
فرض کین مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازیں اور مجھسی وہ نہیں ہو سکتیں نہ مجھسی نہ
میری امت سی پھر تو ہمکو ہلکا کردی فرمایا میں تمپرسی دس کم کردین پھر وہ بدلی مجھپر سے
ہٹ گئی اور جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں جلدی سے لوٹا یہانتک کہ میں ابراہیم پر آیا

وہ کچھ نہ بولے پھر میں موسیٰ پاس آیا اونہوں نے مجھسے کہا تمنے کیا کیا ای محمد میں کہا
کہ میرے مالک نے مجھسے دس کم کردیں کہ چالیس نمازیں ہیں موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں ہو سکینگی تمسے
تمہاری امت سے پھر اپنے مالک کے طرف پلٹ جاؤ پھر اوس سے مانگو کہ میرے ہلکا کردے
پھر اسی طرح حدیث کا ذکر کیا پانچ نمازوں تلک اور پانچ عوض پچاس کے پھر آنکو حضرت
موسیٰ نے حکم کیا کہ پلٹ جاویں اور آسمانی اٹھیں پھر منع کہا کہ مجھکو تو اوس سے حیا آتی ہے پھر
آپ اوتری پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ پر درود بھیجی اور سلام کہتے کہی جبرئیل سے
فرمایا کہ اسکا کیا باعث ہے کہ میں جس آسمانکی لوگونکے پاس آیا اونہوں نے مرحبا کہا اور میرے
طرف دیکھکر ہنسے سوا ایک شخص کی کہ میں وسلام کہا اوسنے مجکو جواب سلام کا دیا اور
مرحبا کہا اور میرے طرف دیکھکر نہ ہنسا کہا ای محمد وہ مالک تھا داروغہ دوزخ کا نہیں ہنسا ہے
جبسے پیدا کیا گیا ہے اور اگر کسی کی طرف دیکھکر ہنستا تو آپکی طرف دیکھکر ہنستا پھر میں سوار
ہوکر پلٹا پھر اسی بیچ میں کہ آپ کسی رستے میں ہیں قریش کی ایک قافلہ پر گذرے کہ اناج لادے
ہوئے تھے انہیں میں سے ایک اونٹ تھا کہ وسمیں دو بورے تھے ایک بورا سیاہ اور ایک
سفید پھر جب آپ اوس قافلہ کے برابر پہنچے وہ اونٹ آپ سے بھاگا اور گرپڑا اور وہ اونٹ ٹوٹ گیا
اور ٹوٹ گیا پھر آپ چلے گئے اور صبح ہوئی اور آپ نے اس حال کو بیان فرمایا جب کافر قریش
نے یہ بات سنی حضرت ابوبکر پاس گئے اور کہا ای ابوبکر کچھ تمہیں اپنے رفیق کی خبر ہے وہ
خبر دیتے ہیں کہ وہ اسی رات میں ایک مہینا بھر کے رستے پر گئے تھے پھر اسی رات میں پلٹ
آئے حضرت ابوبکر بولے کہ اگر اونہوں نے یہ کہا ہے تو بیشک سچ کہا ہے ہم تو اونکو سچا جانتے
ہیں وسمیں جو اس سے بہت دور ہے ہم اونکو سچا جانتے ہیں آسمانکی خبر میں پھر کافروں نے
اللہ کے رسول سے کہا صلی اللہ علیہ پر درود بھیجی اور سلام کہتے کہ اس بات کی کیا نشانی ہے
جو تم کہتے ہو آپ نے فرمایا میں قریش کی ایک قافلہ پر گذرا اور وہ ایسی ایسی جگہ پر تھا پھر اونٹ
بھاگا اور گھومی اور اوس میں ایک اونٹ تھا کہ اوسکے اوپر دو بورے تھے ایک بورا سیاہ

اور ایک بورا اسکا بہی سو وہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا پہر جب وہ قافلہ آیا اون لوگون سی
پوچہا اونہون نی اونکو ویسی ہی خبر دی جسطرح پر اللہ کے رسول نی بیان فرمایا تہا
اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامتی کہی اور اسی سی نام رکہا گیا ابوبکر کا صدیق یعنی سچے کے
سچی یہہ روایت درمنثور مین ہی ابن ابی حاتم سی لکہی ہی مولانا جلال الدین سیوطی معراج کے
رسالی مین لکہتی ہین کہ فرمایا امام بیہقی نی کہ فرمایا ہمسی ابو سعید مالینی نی کہا کہ فرمایا ہمسے
ابن عدی نی کہا کہ فرمایا ہمسی محمد سکونی نی جو حسین کی بیٹی کہا کہ فرمایا ہمسی علی نے
جو سہل کے بیٹی کہا کہ فرمایا ہمسی حجاج نی کہا کہ فرمایا ہمسی ابو جعفر نے جو رَی کے
رہنی والی اونہون نی ربیع سی جو بیٹی انس کی اونہون نی ابو العالیہ ریاحی سی یا اونکے
سوا اور کسی سی اونہون نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی اونہون نی فرمایا کہ آئی جبرئیل
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکی ساتہہ میکائیل تہی پہر جبرئیل نی میکائیل
سی کہا کہ لاؤ میری پاس ایک طشت زمزم کی پانی کا کہ مین اونکا دل پاک کرون اور اونکا
سینہ کشادہ کرون پہر آپکا پیٹ چاک کیا اور اوسکو تین بار دہویا اور اونکی پاس میکائیل
تین طشت زمزم کی پانی کی لائی گئی پہر اونکا سینہ کشادہ کیا اور جو کچہہ اوسمین کینہ تہا نکال لیا
اور اوسکو حلم سی اور ایمان سی اور یقین سی اور اسلام سی بہر دیا اور اونکی کندہون کی بیچ مین
مہر نبوت
مہر لگا دی پہر اونکی پاس ایک گہوڑا لائی پہر آپ اوسپر سوار کئی گئی ہر قدم اوسکا اوسکی
نگاہ کی پہنچنی کی جگہہ پر اور نگاہ کی کنارے پر تہا پہر آپ چلی اور اونکی ساتہہ جبرئیل چلے
پہر آئی کچہہ لوگون پر کہ وہ ایکدن بوتی تہی اور ایکدن کاٹتی تہی جیسی کاٹ چکتی تہی ویسا تہا
ویسا ہو جاتا تہا آپنے پوچہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ لوگ ہین جہاد کرنیوالی اللہ کی راہ
مین دونی کی جاتی ہین اونکی نیکیان سات سو حصہ تک اور جو خرچ کی اونہون نی کوئی چیز
تو وہ اوسکا بدلہ دیتا ہی پہر آئی کچہہ لوگون پر کہ اونکی سر پتہر سی کچلی جاتی ہین جب کچل جاتی
ہین پہر جیسی تہی ویسی ہو جاتی ہین اور اونپر کچہہ بہی نہ رکتا اور فتور نہین ہوتا ہی کہا ای ج

جبریل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ بہاری ہوتی ہین اونکی سر نمازسی پہر
آئی کچہہ لوگونپر کہ اونکی آگی چیتہڑی ہین اور اونکی پیچہی چیتہڑی ہین وہ چرتی ہین جسطرح
چرتی ہین اونٹ اور چوپائی اور کہاتی ہین جہاڑ کانٹی اور تہوہر اور گرم پتہر دوزخ کی اور دیکہ
پہر کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ نہین دیا کرتی زکوتین اپنی مالونکے
اور نہین ظلم کیا اونپر اللہ نی کچہہ اور نہین ہی اللہ ظلم کرنیوالا بندونپر پہر آئی کچہہ لوگونپر کہ اونکے
آگی گوشت ہی پکا ہوا ہانڈیمین اور اور گوشت ہی کچا پلید سو اونہون نی کہانا شروع کیا
اوس کچی پلید مین سی اور پرہیز کرتی ہین پکی پاکیزہ سی کہا ای جبریل یہہ کون لوگ ہین کہا وہ مرد
ہے تمہاری امت مین سی کہ اوٹہتا ہی اپنی عورت کی پاس سی جو حلال ہی پہر پلید عورت کی
پاس آتا ہی پہر اوسکی ساتہہ رات کو رہتا ہی صبح تک اور وہ عورت کہ اوٹہتی ہی اپنی خاوند کی پاس سی
جو حلال تہی پاکیزہ پہر آتی ہی اور مرد کی پاس پہر رہتی ہی رات کو اوسکی پاس صبح تک پہر آئے
ایک لکڑی کی پاس رستی مین کہ اوسکو جو کوئی کپڑا گذرتا ہی وہ اوسکو پہاڑ ڈالتی ہی اور چیز کو پہاڑ
ڈالتی ہی کہا کیا ہی یہہ ای جبریل کہا یہہ مثال ہی آپکی امت مین اون لوگونکی جو بیٹہتی ہین رستی پر پہر اوسکا
ہین پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ بیٹہو ہر رستی پر ڈرانی کو پہر آئی ایک مرد پر کہ اوسنی ایک بڑا گٹہا
جمع کیا تہا کہ اوسکو اوٹہا نہین سکتا اور وہ اوسکی اوپر اور زیادہ رکہتا ہی پہر کہا یہہ کیا ہے
ای جبریل کہا یہہ وہ مرد ہی آپکی امت مین سی کہ ہووین اوسپر امانتین لوگونکی کہ ادا کرسکی اوسکو وہ اوسکی ادا
کرنی کی قدرت نہین اور وہ چاہتا ہی کہ اوسکی اوپر اور لیوی پہر آئی کچہہ لوگونپر کہ کاٹی جاتی ہین
اونکی زبانین اور ہونٹ لوہی کی قینچیونسی جب کاٹی جاتی ہین پہر جیسی تہی ویسی ہو جاتی ہین
اور اوس سی یہہ فعل موقوف نہین ہوتا کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا واعظ کہنی والے
فساد کی پہر آئی ایک چہوٹی ٹیلی پر کہ اوس سی ایک بڑا بیل نکلتا ہی پہر وہ بیل چاہتا ہی کہ
داخل ہو جہاں سی نکلا ہی اوس مین سو نہین ہو سکتا پہر کہا یہہ کیا ہی ای جبریل کہا یہہ وہ مرد
کہ جو بول بولتا ہی بڑا پہر شرمندہ ہوتا ہی پہر واپس لے نہین سکتا کہ اوسکو پہیر

پہر آئی ایک میدان مین پہر ایک خوشبو پاکیزہ ٹھنڈی اور خوشبو مشک کی پائی اور ایک آواز
سنی پہر کہا ای جبرئیل کیا ہی یہہ خوشبو پاکیزہ ٹھنڈی اور خوشبو مشک کی اور کیا ہے
یہہ آواز کہا یہہ آواز ہی جنت کی کہتی ہی ای رب میری دی مجہکو جو کچہہ تو نے مجہسے
وعدہ کیا کہ بہت ہوئے میری کوٹہی اور میرا استبرق اور میرا حریر اور میرا سندس اور میرا
عبقری اور میرا نگا اور میری چاندی اور میرا سونا اور میری آبخوری اور میری طباق
اور میری تہالیان اور میرا شہد اور میرا پانی اور میری شراب اور میرا دودہ پہر دی مجہکو جو
کچہہ تو نے مجہسی وعدہ کیا تب فرمایا کہ تیری واسطی ہر ایک نامدار مرد اور نامدار عورت اور
ایمان والا مرد اور ایمان والی عورت اور جو کوئی ایمان لایا مجہپر اور میری پیغمبرون پر اور کام
کیا نیک اور نہین شریک کیا میری ساتہہ اور نہین بنائی مجہکو چہوڑ کر شریک اور جو مجہسی
ڈرا اوسکو امان ہی اور جو مجہسی مانگیگا مین اوسکو دونگا اور جو مجہکو قرض دیگا مین اوسکو
بدلا دونگا اور جو مجہپر بہروسا کریگا مین اوسکو کفایت کرونگا مین مین ہی اللہ ہون نہین
کوئی مالک سوای میری نہین خلاف کرتا ہون وعدہ اور نجات پائی ایمان والون نے
اور بہت خوبیون والا ہی اللہ بہت اچہا بنانی والا جنت بولی مین راضی ہوئی پہر آسئے
ایک میدان مین اور ایک بری آواز سنی اور ایک بری بو پائی کہا کیا ہی یہہ بو ای جبرئیل
اور کیا ہی یہہ آواز کہا یہہ آواز ہی دوزخ کی کہتا ہی ای رب میری دی مجہی جو تو نے
وعدہ کیا کہ بہت کثرت سی ہین زنجیرین میری اور طوق میری اور بہڑکتی آگ میری
اور گرم پانی میرا اور جہاڑ کانٹی میری اور پیپ میری اور عذاب میرا اور دوری
گہرا میرا اور بہت تیزی گرمی میری سو دی مجہکو جو تو نے مجہسے وعدہ کیا فرمایا تیری لئی
ہر ایک شریک ٹہیرانیوالا اور شریک ٹہیرانیوالی اور پلید اور پلیدنی اور ہر ایک ظالم جو نہین
یقین لاتا حساب کی دن پر کہا مین راضی ہوا پہر آپ چلی یہانتک کہ بیت المقدس مین
آئی پہر اوتری پہر اپنا گہوڑا ایک پتہر کیطرف باندہا پہر داخل ہوئی پہر فرشتون کی ساتہہ

نماز پڑہی پہر جب نماز تمام ہو چکی بولی ای جبریل یہہ کون ہین تمہاری ساتہہ کہا
یہہ محمد ہین پیغام پہونچانیوالی اللہ کے تمام کرنیوالی نبیونکی وہ بولی اور انکو بلا بہیجا ہے
کہا ہان وہ بولی اللہ ان بہائی کو اور نائب کو زندہ رکہی کہ بہت اچہی بہائی ہین اور
بہت اچہی نائب ہین اور بہت اچہا آنا آئی ہین پہر تو آپ نبیونکی ارواحون سی پہر اونہون
نی تعریف کی اپنی ربکے فرمایا ابراہیم نے کہ شکر ہی اللہ کا جسنے مجکو خالص دوست بنایا
اور مجکو بڑی بادشاہت دی اور مجکو ایک امت تابعدار بنایا کہ لوگ میری راہ پر چلین اور مجہکو
آگ سی چہڑایا اور اوسکو میری اوپر ٹہنڈی اور سلامتی کر دیا پہر موسی علیہ السلام نی اپنی
رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہی اللہ کا جسنی مجہسی باتین کین اور مجہکو چن لیا اور میرے
اوپر توراۃ اوتاری اور میری ہاتہہ پر فرعون کو ہلاک کیا اور یعقوب کی اولاد کو نجات
دی اور میری امت مین سی وہ لوگ بنائی جو سچ بات کی راہ بتاتی ہین اور اوسکی موافق
انصاف کرتے ہین پہر داؤد علیہ السلام نی اپنی ربکے تعریفکے فرمایا شکر ہی اللہ کا
جسنی مجہکو بڑی بادشاہت دی اور مجہکو زبور سکہلائی اور میری لئی لوہا نرم کیا اور
پہاڑونکو اور پرندونکو میرا تابعدار کیا کہ میری ساتہہ اللہ کے پاکی بولتی تہی اور مجہی
حکمت اور فیصلہ بات کا دیا پہر سلیمان علیہ السلام نی اپنی ربکے تعریف کی فرمایا شکر ہے
اللہ کا جسنی ہواکو میرا تابعدار کیا اور دیوونکو میرا تابعدار کیا کہ جو کچہہ مین چاہتا تہا وہ بناتی تہی
قلعی اور تصویرین اور لگن جیسی تالاب اور دیگین جو لنگر کی ہوئی اور مجہکو بولی پرندونکے
سکہلائی اور مجہکو ہر چیز کثرت سی دی اور دیوون اور آدمیون اور پرندونکی فوجونکو میرا تابعدار
کر دیا اور اپنی بہت ایمان والی بندونپر مجکو بڑائی دی اور مجہکو بڑی بادشاہت دی کہ میرے
بعد کسیکے واسطی لایق نہین اور بنائی میری بادشاہت پاکیزہ بادشاہت کہ اوسمین حساب
نہین ہی پہر عیسی علیہ السلام نی اپنی رب کی تعریفکی فرمایا شکر ہی اللہ کا جسنی مجہکو
اپنا کلمہ بنایا اور بنائی میری پیدائش جیسے پیدائش آدم کی کہ بنایا اونکو مٹی سی پہر کہا

اوسی کہ ہو جاؤ وہ ہو گئی اور سکھائی مجھکو کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل اور مجھکو ایسا کر دیا
کہ مین بناتا تہا مٹی سی جیسی صورت پرندی کی پہر مین اوسمین پہونکتا تہا تو وہ ہو جاتا تہا
پرندہ اللہ کے حکم سی اور مجھکو ایسا بنایا کہ مین اچہا کر دیتا تہا ماں کی پیٹ کی اندہی کو اور
کوڑہی کو اور جلا دیتا تہا مین مردونکو اللہ کے حکم سی اور مجھکو اوٹھا لیا اور مجھکو پاک
کر دیا اور مجھکو اور میری ماںکو بچا لیا شیطان تہرائی ہوئی سی کہ نتہا شیطانکو ہمارے
اوپر کوئی رستہ پہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کی تعریف کی فرمایا تم سب نے اپنی
رب کی تعریف کی اور مین اپنی ربکی تعریف کرنیوالا ہون شکر ہی اللہ کا جسنے مجہکو
بہیجا رحمت تمام جہان کی لوگونکی واسطی اور سب لوگونکی واسطی خوشی سنانی والا
اور ڈر سنانی والا اور اوتارا میری اوپر قران کہ اوسمین بیان ہی ہر چیز کا اور بنایا
میری امت کو بہتر امت کہ نکالی گئی لوگونکی واسطی اور بنایا میری امت کو بیچ کی
اور میری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلی ہین اور وہی پچہلی ہین اور کشادہ کیا میری لیے
سینہ میرا اور اوتارا مجہسے بوجہہ میرا اور اونچا کیا میری لیے ذکر میرا اور بنایا مجھکو شروع
کرنیوالا اور تمام کرنیوالا کہا ابو جعفر رازی نی کہ تمام کرنیوالا پیغمبریکا اور شروع کرنیوالا
شفاعت کا قیامت کی دن پہر تین برتن لائی گئی کہ ڈہکی ہوئی تہی اونکی منہ پہر ایک
برتن اونمین سی لایا گیا کہ اوسمین پانی تہا کہا گیا اوسمین سی پیو آپنی اوسمین سی تہوڑا سا
پیا پہر آپکو دوسرا برتن دیا گیا کہ اوسمین دودہ تہا کہا گیا پیو آپنی پیا یہانتک کہ چہک گئی پہر
دیا گیا آپکو تیسرا برتن کہ اوسمین شراب تہی کہا گیا پیو آپنی فرمایا مین اسکو نہین چاہتا اور
مین چہک گیا تب آپ سی جبریل نی کہا خبردار رہو کہ وہ اب حرام ہو جاویگی آپکی امت پر
اور اگر آپ اوسمین سے پیتی آپکی امت مین سی کوئی آپکی راہ پر نہ چلتا مگر تہوڑی لوگ
پہر وہ آپکو لیکر آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہ کون ہی کہا جبریل کہا گیا
اور کون تیری ساتہہ کہا محمد ہین پوچہا اور اونکو بلایا گیا ہی کہا ہان وہ بولی اللہ اونکو زندہ رکہی

کہ وہ بھائی ہین اور نائب ہین اور بہت اچھی بھائی ہین اور بہت اچھی نائب ہین اور
بہت اچھا آنا آئی ہین پہر آپ داخل ہوئی تو ایکا ایک کیا دیکھتی ہین کہ وہان ایک مرد ہین
اونکا جسم پورا ہی اونکی جسم مین سے کچھہ کم نہین ہوا ہی جیسا آدمیونکی جسم مین سے کم ہوجاتا ہی
اونکی داہنی طرف ایک دروازہ ہی کہ اوس سے خوشبو اچھی نکلتی ہی اور اونکی بائین طرف ایک
دروازہ ہی کہ اوس سے بدبو پلید نکلتی ہی جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتی ہین ہنستی ہین اور خوش
ہوتی ہین اور جب دیکھتی ہین اوس دروازہ کی طرف جو اونکی بائین طرف ہی روتے ہین
اور غمگین ہوتی ہین آپ نے فرمایا یہہ بوڑہی کون ہین اور یہہ دو دروازہ کیا ہین کہا یہہ
تمہاری باپ آدم ہین اور یہہ دروازہ جو اونکی داہنی طرف ہی بہشت کا دروازہ ہے
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو اونکی اولاد مین سے وہین داخل ہوتی ہین تو
ہنستی ہین اور خوش ہوتے ہین اور وہ دروازہ جو اونکی بائین طرف ہی دوزخ کا دروازہ ہے
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو اونکی اولاد مین وہین داخل ہوتی ہین تو روتے
ہین اور غمگین ہوتی ہین پہر جبریل آپکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا اور کون ہی کہا تیری ساتہہ کہا محمد صلی اللہ کے
پیغامبر پہچا سوال وہ اونی وتاو بلایا بہیجا ہی کہا ہان وہ بولے اللہ اونکو زندہ رکہی کہ وہ بہائی
ہین اور نائب ہین بہت اچھی بہائی ہین اور بہت اچھی نائب ہین اور بہت اچھا آنا
آئی پہر داخل ہوئی پہر ایکا ایک آپنی دو جوانونکو دیکھا کہا ای جبریل کون ہین یہہ دونو
جوان کہا عیسیٰ بیٹی مریم کی اور یحییٰ بیٹی زکریا کی آپس مین خالہ کے بیٹی ہین پہر وہ
اونکو لیکر چڑہی تیسری آسمان تک پہر ذکر کیا اوسیطرح جیسا اونکا کہنا آپ سے
اچھی بھائی ہین اور اچھی نائب ہین اور یہہ کہ تیسرے مین یوسف علیہ السلام سے
اور چوتھی مین ادریس علیہ السلام سے اور پانچوین مین ہارون علیہ السلام سے اور
چھٹی مین موسیٰ علیہ السلام سے پہر چڑہی ساتوین آسمان تک پہر ایکا ایک وہان ایک

مرد تھی کہ اونکی کچھہ بال سفید تھی وہ بہشت کی دروازی پر ایک کرسی کے اوپر بیٹھی تھی
اور اونکی پاس کچھہ لوگ بیٹھی تھی جنکے منہہ سفید تھی کاغذ کی طرح اور کچھہ لوگ تھی کہ اونکی
رنگ مین کچھہ چیز تھی پھر وہ ایک نہر مین داخل ہوے پھر اوسمین نہا کر نکلے اور اونکا رنگ کچھہ
نکھر گیا تھا پھر دوسری نہر مین داخل ہوے پھر اوسمین نہائے پھر نکلے اور اونکے رنگ نکھر گئے اور
جیسے اونکی ساتھہ والونکی رنگ تھے ویسی ہو گئے کہا ای جبریل کون ہین یہہ جنکے کچھہ بال سفید ہین
پھر کون ہین یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین اور کون ہین یہہ لوگ جنکی رنگو نمین کچھہ چیز تہا سے
اور کیا ہین یہہ نہرین کہا یہہ باپ تمہاری ابراہیم ہین سب سے اول جنکی سفید بال اوٹھی ہین
زمین پر اور یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین کچھہ لوگ ہین کہ نہین ملایا اونہون نے اپنے ایمان کو ظلم اور
یہہ لوگ جنکی رنگو نمین کچھہ ہے یہہ وہ لوگ ہین کہ ملایا اونہون نے اچھا کام اور دوسرا برا پھر اونہون
نے توبہ کی پھر اللہ اونپر مہربان ہوا اور یہہ جو نہرین ہین سو اول رحمت ہے اللہ کی اور
دوسری نعمت ہے اللہ کی اور تیسرے پلایا اونکو اونکی رب نے پینا پاک کرنیوالا پھر پہنچی بیری
کے درخت تک تب آپسے کہا گیا کہ یہہ بیری کا درخت ہے کہ اوس تلک پہنچتا ہے ہر کوئی
جو گذرا تمہاری امت مین سے تمہاری راہ پھر اسکا ملک کیا دیکہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ
نکلتے ہین اوسکی جڑ سے نہرین پانی کی کہ نہین ہے بگڑنے والا اور نہرین ہین دودہ کے کہ نہین
بدلا مزا اوسکا اور نہرین ہین شراب کی کہ مزہ ہے پینے والونکی لئے اور نہرین ہین صاف شہد
کی اور وہ ایک درخت ہے کہ سوار اوسکے سایہ مین ستر برس چلے اور اوسکو تمام نکرے اور ایک
پتا اوسمین سے ڈہانک لینے والا ہی تمام امت کو پھر اوسپر اللہ کا نور چہا گیا اور فرشتے
اوسپر چہا گئے پھر اللہ نے آپسے اوسوقت باتین کین اور آپسے فرمایا مانگ آپنے کہا
کہ تو نے تو ابراہیم کو خالص دوست بنا لیا اور تو نے اونکو بڑی بادشاہت دی اور تو نے
موسی سے باتین کین اور تو نے داؤد کو بڑی بادشاہت دی اور تو نے اونکی لئے لوہا نرم کیا اور تو نے
اونکی لئے پہاڑون کو تابعدار کیا اور تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہت دی اور تو نے اونکی لئے جنون کو

اور آدمیون کو اور دیوون کو تابعدار کیا اور تو نی اونکی لئی مواؤن کو تابعدار کیا اور تو نی اونکو
ایسی بادشاہت دی کہ اونکی بعد کسیکو لایق نہین اور تو نی عیسے کو توراۃ اور انجیل سکہائی اور تو نے
اونکو ایسا بنا دیا کہ اچہا کر دیتی تہی انکی پیٹ کی اندہی کو اور کوڑہی کو اور جلا دیتی تہی مردون کو تیرے
حکم سے اور پناہ دی تو نی اونکو اور اونکی ماں کو شیطان تہرادکی ہوی سے پہر نہ تہا شیطان کے لئی اون
دو نو پر کوئی رستا تب فرمایا آپسے آپکی مالک نے کہ مینی تجکو خالص دوست بنا لیا اور وہ لکہا ہے
توراۃ مین کہ محمد پیارے ہین اوس بڑے مہربان کی اور بہیجا مینی تجکو سب لوگون کیطرف خوشی
سنانے والا اور ڈرسنانیوالا اور کشادہ کیا مینی تیرے لئی سینہ تیرا اور اتارا مینی تجسے بوجہ
تیرا اور اونچا کیا مینی تیرے لئی ذکر تیرا کہ جب میرا ذکر کیا جائیگا میرے ساتہہ تیرا ذکر کیا جائیگا
اور مینی تیری امت کو بہتر امت بنایا کہ نکالی گئی لوگونکی لئے اور مینی تیری امت کو بیچ کی
امت بنایا اور مینی تیری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلی ہین اور وہی پچہلی ہین اور مینی تیری
امت کو ایسا بنایا کہ نہین روا ہوگا اونکی لئی کوئی خطبہ یہان تک کہ گواہی دیوین کہ تو بندہ میرا
اور پیغام پہنچانیوالا میرا اور مینی تیری امت مین وہ لوگ بنائی کہ اونکی دل اونکی انجیلین ہین اور
سب نبیون سے تجکو مینی اول بنایا اور سب کے پیچہی بہیجا اور اون سب سے اول حساب تیرا ہوگا اور
مینی تجکو سات آیتین دین کہ دہرائی جاتی ہین کہ مینی کسی نبی کو تجسے پہلی نہین دین اور مینی
تجکو سورہ بقر کی پچہلی آیتین دین ایک خزانی سے جو عرش کے نیچی ہے کہ مینی کسی نبی کو تجسے پہلی نہین
دین اور مینی تجکو کوثر دیا اور مینی تجکو آٹہہ حصے دئی اسلام اور ہجرت اور جہاد اور نماز اور زکوۃ اور
روزے رمضان کی اور حکم کرنا نیک کام کا اور منع کرنا بری کام سے اور مینی تجکو شروع کرنیوالا اور تمام
کرنیوالا بنایا اور فرض کی گئین آپ پر پچاس نمازین اور ذکر کیا آپکا آنا جانا موسی کی اور اپنے
رب کی درمیان روایت کیا اسکو حاکم نے اور اوروں نے اور سند کی مرد سب معتبر ہین
مگر ابو جعفر جو رے کے رہنے والے کہ بعضون نے اونکو معتبر کہا اور بعضون نے انکو کچا کہا
اور کہا ابو زرعہ نے کہ وہ وہم کرتے ہین اور کہا حافظ ابن کثیر نے بہت ظاہر یون

ہے کہ اونکا حافظہ برا ہی اور اس حدیث کی بعض لفظ اجنبی ہین اور بہت اوپری ہین فائدہ
مطلب یہہ ہے کہ شاید ابو جعفر کو کچہہ دہوکا ہوا ہو بعض لفظین اور روایتونکی خلاف ہین اور روایتونمین
ہے کہ اوسکی تین جیسی ماہیونکے کان اور اسمین ہے کہ ایک پیا ساری امت کو ڈہانپ لی ابو جعفر نے
شاید بہولے سے کہدیا ہو یا یہہ مطلب ہے کہ بعضی بیتی ایسی بڑی ہی تہے اور روایتونسے خوب ثابت ہی
کہ اس راتمین فقط نماز فرض ہوئی اور روزہ اور زکوۃ اور جہاد کا جب حکم ہوا جب آپ مدینہ مین
تشریف لائے شاید ابو جعفر نے یہہ لفظین بہولے سے کہدین ہون یا یہہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی
نے پہلے سے خبر دی رکہی کہ ہم تمپر روزہ اور زکوۃ اور جہاد بہی فرض کرینگے اور یہہ حدیث درمنثور
مین بہی بزار اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور بیہقی کے
دلایل سے لکہی ہی اوسمین حضرت یوسف کے ذکر مین یون ہے کہ آپنی ایک مرد کو دیکہا کہ حسن مین
وہ سب لوگون سے افضل بنائی گئی جسطرح چودہوین رات کا چاند سب تارون سے افضل بنایا گیا آپ نے
فرمایا یہہ کون ہے اے جبریل کہا یہہ آپکی بہائی یوسف ہین اس روایت کی اخیر مین یون ہے
کہ موسی جاتے وقت آپ پر بہت سخت تہی اور پلٹتی وقت آپکی حق مین سب سے بہتر تہی
درمنثور مین ابو نعیم کے دلائل سے نقل کیا ہی کہ آپ نی عرض کیا کہ جتنی نبی مجہسے پہلے
تہی سبکو تو نے عزت دی ابراہیم کو تو نے خالص دوست بنایا اور موسی کو ہم کلام بنایا اور
تو نے داؤد کا پہاڑونکو اور سلیمان کا ہوا کو اور دیوون کو تابعدار کر دیا اور تو نی عیسی کی
لئے مردے جلائی پہر میری لئے تو نے کیا مقرر کیا فرمایا کہ مینی تجکو اس سب سے افضل دیا کہ جب میرا
ذکر کیا جائی گا میری ساتہہ تیرا ذکر کیا جائی گا اور مینی تیری امت کی سینون کو انجیلین
بنا دیا کہ قرآن کو یاد پڑہتی ہین اور یہہ کسی امت کو نہین دیا اور تجکو مینی دیا ایک خزانہ
اپنے عرش کی خزانون مین سے اور وہ یہہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہین ہے
بچاؤ اور نہ قوۃ مگر اللہ کی مدد سے صحیح مسلم مین ابن عباس کی روایت مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مینی موسی کو دیکہا جو عمران کے

تہی وہ ایک مرد ہین گیہوان رنگ لمبا قد گویا کہ وہ شنوءہ کی مردونمین سی ہین اور مینی
عیسے کو دیکہا جو مریم کے بیٹے ہین بیچ کا بدن سرخی اور سفیدی کی طرف مائل سیدہی بال
اور ابو ہریرہ کی روایت مین یون ہے کہ آپنے حضرت عیسے کی ذکر مین فرمایا کہ بیچ بیچ کا قد سرخ
رنگ گویا کہ حمام سے نکلے ہین ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے
دلائل مین اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری تک سند پہنچائی انہون نے کہا کہ ہمسے بیان فرمایا اللہ کے
رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اپنی مدینہ مین ہمسی احوال اونکی راتکا بیان
فرمایا جسمین آپ سیر کو بلائی گئی مسجد اقصے تک سو اپنی فرمایا اس بیچ مین کہ مین سوتا تہا
عشا کی وقت حرمت الٰی مسجد مین ایکا ایک میری پاس آنی والا آیا پہر مجہکو اوسنی جگایا پہر مین جاگا
آگے ذکر براق کا ہے پہر یون ہے کہ جسپر پہلی انبیا اوسپر سوار ہوا کرتے تہی پہر مین اوسپر سوار ہوا پہر
اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا ایکا ایک مجہکو ایک پکارنیوالی نے میرے دہنی طرف سے پکارا ای
محمد مجہکو دیکہو مین تمسی پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر مجہکو ایک پکارنی والے نے میرے بائین طرف سے
پکارا ای محمد مجہکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا
ایکا ایک ایک عورت اپنی بانہونکو کہولے ہوی اور اوسکے اوپر ہر طرحکا سنگار تہا جو اللہ کا بنایا ہی
وہ بولی یا محمد مجہکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مینے اوسکی طرف مڑکر نہ دیکہا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر آگی جانور باندہنی کا اور دودہ اور شراب کی برتنون ذکر ہی پہر یون ہی کہ جبریل نے
کہا اگر آپ شراب کو لیتی تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی مینی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جبریل نے
کہا کیا دیکہا آپ نے اپنی اس راہ مین مینی کہا اس بیچ مین کہ مین چلا جاتا تہا ایکا ایک
مجہکو ایک پکارنے والی نی میرے داہنی طرف سے پکارا ای محمد مجہکو دیکہو مین تمسی
پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا کہا وہ یہود کا بلانیوالا تہا جانے دو اگر آپ اوسکو
جواب دیتے آپ کی امت یہودی ہوجاتی مینی کہا کہ اس بیچ مین کہ مین
چلا جاتا تہا ایکا ایک مجہکو ایک پکارنے والے نے ....

پہر کسی بائین طرف سی پکارا ای محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھون گی اوسکو جواب نہ دیا
کہا یہہ نصاری کا بلانیوالا تہا جانی دیتی اگر آپ اوسکو جواب دیتی آپکی اُمّت نصاری
ہوجاتی پہر اسی بیچ مین کہ مین چلا جاتا تہا ایکا ایک دیکھا کہ ایک عورت تہی اپنی بانہین
کہولی ہوئی اوسکی اوپر ہر طرح کا سنگار تہا کہتی تہی یا محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھون گی مین
اوسکو جواب دیا کہا وہ دنیا تہی جان رکہو اگر آپ اوسکو جواب دیتی آپکی اُمّت عقبی کو
چہوڑ کر دنیا کو پسند کر لیتی پہر مین اور جبریل بیت المقدس مین داخل ہوکر پہر ہم دونون نی
دو دو رکعتین پڑہین پہر میری پاس وہ سیڑہی لائی گئی جسپر روحین بنی آدم کی چڑہتی ہین
خلقت نی اوس سیڑہی سی بہتر کوئی چیز نہین دیکہی تونی --- میت کو نہین
دیکہا جسوقت اوسکی آنکہہ پہٹی رہ جاتی ہی آسمان کی طرف نگاہ اوٹہی کرتا ہی اوسکو اوس سیڑہی
سی تعجب آتا ہی پہر چڑہا مین اور جبریل پہر ایکا ایک مجھکو ایک فرشتہ ملا کہ اوسکو اسمٰعیل
کہتی ہین دروازہ دنیا کی حفاظت والا تہا اونکا اور اوسکی آگی ستر ہزار فرشتی ہین ہر
فرشتی کی ساتہہ اوسکی فوج ہی ایک لاکہہ فرشتونکی پہر جبریل نی دروازہ آسمانکا کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا
کیا اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان پہر ایکا ایک مین آدم کو دیکہا اوسی صورت پر جسپر دن
اونکو اللہ نی بنایا تہا صورت پر نہین بدلی تہی اونمین کوئی چیز فائدہ اسکا مطلب
یہہ کہ اللہ نے آدم کو اپنا نمونہ بنایا جاننی والا دیکہنی والا سننی والا بولنی والا اللہ نے
اپنی سب صفتونکا نمونہ بنایا گویا اپنی تصویر بنائی پہر آپ فرماتی ہین اونکی سامنی
جاتی تہین اونکی اولاد کی ارواحین جو ایمان والی ہین پہر وہ کہتی ہین روح پاک ہی
اور جی پاک ہی اسکو علیین مین رکہو پہر چڑہائی جاتی ہین اونپر اونکی اولاد کی ارواحین
جو بدکار ہین پہر وہ کہتی ہین روح پلید ہی اور جی پلید ہی اسکو سجین مین رکہو مین نی
کہا ای جبریل یہہ کون ہین کہا یہہ آپکی باپ آدم ہین اور یہہ ہونٹ انکی تجہیر سلام کو اب

اور مرحبا کہا اور کہا مرحبا اچہی بہی کی نبی پہر مین تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک کچہہ خوان دیکہی
کہ اوسپر گوشت تہا کہ بدبودار ہو گیا تہا اور سڑ گیا تہا اوسکی پاس کچہہ لوگ تہی کہ اوسمین سی کہا
رہی تہی مین کہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ لوگ کچہہ لوگ ہین آپکی امت سی جو
کہ چہوڑتی ہین حلال کو اور آتی ہین حرام پر اور ایک روایت مین یہہ لفظ ہی کہ دیکہا ایک مین
کچہہ لوگ دیکہی ایک بستر خوان پر کہ اوسپر گوشت تہا بہنا ہوا جیسی بہت اچہا گوشت ہوتا ہو
رکہا ہوا اور اوسکی آس پاس مردار ہین یہودہ مردار وہی کی طرف متوجہ ہوکر اوسمین سی کہاتی ہین
اور اوس گوشت کو چہوڑ دیا ہین کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبرئیل کہا یہہ لوگ ہین آپکی امت کی
ارادہ کیا انہون نی اوس چیز کا جو اللہ نی حرام کردی اور چہوڑ دی وہ چیز جو اللہ نی
اونکی واسطی حلال کردی پہر مین تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک مین کچہہ لوگ دیکہی کہ اونکی
پیٹ گہر کی طرح تہی جب کوئی اونمین کا اوٹہنی لگتا تہا گر پڑتا تہا کہتا تہا ای اللہ نہ قائم
کر قیامت کو اور وہ چلتی رستی پر تہی فرعون والوں کی سو آتی تہی رستہ چلتی ڈالی اور
اونکو روندتی تہی پہر مین اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف چیختی تہی مین کہا ای جبرئیل یہہ کون
لوگ ہین کہا یہہ لوگ ہین تمہاری امت مین سی جو سود کہاتی ہین اوس طرح اوٹہینگی
جسطرح اوٹہتا ہی وہ شخص جسکو شیطان چہیٹ کر بیہوش کردیتا ہی پہر مین تہوڑی دیر
چلا پہر ایکا ایک کچہہ لوگ تہی کہ اونکی ہونٹ ایسی تہی جیسی ہونٹ اونٹونکی اور انپر وہ لوگ مقرر
کئی گئی تہی جو اونکی ہونٹ پکڑ لیتی تہی پہر اونکی منہہ مین آگ کی پتہر ڈالتی تہی پہر وہ اونکی نیچی سی
نکلتی تہی پہر مین اونکو سنا کہ اللہ کی طرف چیختی تہی کہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ لوگ
ہین تمہاری امت مین سی جو یتیمونکی مال ظلم سی کہاتی ہین اور کچہہ نہین وہ کہاتی ہین اپنی
پیٹون مین آگ اور اب پیٹہین گی بہڑکتی آگ مین پہر مین تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک مین کچہہ
عورتین دیکہین کہ اپنی چہاتیون سی لٹکائی گئی تہین اور عورتین تہین کہ اپنی پاؤن سی
اولٹی لٹکائی گئی تہین پہر مین اونکو سنا کہ اللہ کی طرف چیختی تہین کہا ای جبرئیل یہہ

کون عورتیں ہیں کہا یہہ وہ عورتیں ہیں کہ زنا کرتی ہیں اور اپنی اولاد کو مار ڈالتی ہیں پہر میں
تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک کچھہ لوگ دیکھی کہ اونکی پہلوئین سی گوشت کاٹا جاتا تہا پہر اونکی منہہ میں
ٹہونسا جاتا تہا اور کہا جاتا تہا کہا وسطرح کہ تمنی کہایا میں کہا ای جبریل یہہ کون لوگ
ہیں کہا یہہ لوگ ہیں عیب چننے والی جو لوگونکی گوشت کہاتی ہیں پہر ہم دوسری آسمانکی طرف
چڑہی پہر ساتوان آسمانتک ذکر ہی اور پیغمبرونکی ذکر میں یہہ لفظ ہے کہ اونکی ساتہہ کچھہ لوگ تہے
اونکی قوم کی اور حضرت یوسف کی ذکر میں ہی کہ مینی ایک مرد دیکھا کہ اللہ نی جو کچھہ بنایا ہی سب سے
حسن میں بڑہکر ہی سب لوگونسی حسن میں ایسا بڑہکر تہا جیسی چودہوین رات کا چاند سب
تارونسی بڑہکر ہی میں کہا ای جبریل یہہ کون ہی کہا یہہ آپکی بہائی یوسف ہیں اور اونکی ساتہہ
کچھہ لوگ تہی اونکی قوم کے اور حضرت عیسی اور حضرت یحیی کی ذکر میں ہی کہ ایک دوسرے سے
مشابہ تہی اونکی کپڑی اور اونکی بال حضرت موسی کی ذکر میں ہی کہ اونکا گیہوان رنگ تہا
اور وہ کہہ رہی تہی کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میرا رتبہ اللہ کے نزدیک سب خلق سے بڑہکر ہی اور اسکا
رتبہ اللہ کے پاس مجہسی بڑہکر ہی اگر وہ اکیلا ہوتا تو مجہکو پروا نہ تہی ولیکن ہر نبی اور جو اوسکی
تابع ہیں اوسکی امت میں سی ساتوین آسمانکی ذکر میں ہی کہ مینی ابراہیم کو دیکھا اور اونکی ساتہہ
کچھہ لوگ تہی اونکی قوم کی پہر مجہسے کہا گیا کہ یہہ ہے جگہہ تمہاری اور تمہاری امت کی پہر پڑہا
اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ
الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی سب لوگوین بہت نزدیک ابراہیم سی وہ لوگ ہیں جو اونکی تابع ہیں اور
یہہ نبی اور جو لوگ ایمان لائی اور اللہ دوست ہے ایمان والونکا اور اینکا ایک میری امت
دو قسم تہی ایک وہ قسم کہ اونکی اوپر اوجلی کپڑی تہی گویا کہ وہ کاغذ تہی اور ایک قسم وہ کہ اوپر
میلی کپڑے تہی پہر میں بیت المعمور میں داخل ہوا اور میرے ساتہہ وہ لوگ داخل ہوئی جنپر
سفید کپڑے تہی اور وہ دوسری لوگ روک گئی جنپر میلی کپڑی تہی اور وہ بہی بہتری پر ہیں
پہر میںنی اور اونہونی جو میری ساتہہ تہی بیت المعمور میں نماز پڑہی پہر میں نکلا اور جو

لوگ میری ساتھہ تھی پھر آگی بیریکا ذکر اور کوثر کا ذکر ہی پھر یون ہی کہ مینی کوثر کے اوپر
رستہ لیا یہانتک کہ مین جنت مین داخل ہوا پھر اسکا ایک دیکھا کہ اوسمین وہ کچھہ تہا جو نہ
کسی آنکھہ نی دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر گذرا اور ایکا ایک نہرین تھین پانی کی جو بگڑنیوالا
نہین اور نہرین دودہ کی جسکا مزہ نہین بدلا اور نہرین شراب کی کہ مزہ ہی پینیوالونکی لئے
اور نہرین شہد صاف کی اور اوسمین پرندی تہی گویا کہ وہ اونٹ تہی حضرت ابوبکر بولے
ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے وہ پرندی البتہ اچھی ہین فرمایا کہ کہانیوالا اوسکا اوس سی اچھا ہی
ای ابوبکر مین امید رکہتا ہون کہ تو اوسمین سی کہاوے پھر آگ میری سامنی کی گئے
پھر ایکا ایک اوسمین غضب اللہ کا اور عذاب اوسکا اور سزا اوسکی یہان کی اگر ڈال جاوین
اوسمین پتھر اور لوہا البتہ کہا جاوی اوسکو پھر وہ بند کر دی گئی میری طرف سی پھر مین اوس
بیری کی درخت کی طرف اوٹھا لیا گیا پھر آگی نماز فرض ہونیکا ذکر ہے امام ترمذی فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا اسحاق نی جو منصور کے بیٹے کہ ہمکو خبر دی عبد الرزاق نی کہ ہمسی کہا معمر نے
اونہون نی قتادہ سی اونہون نی حضرت انس سی اللہ اونسی راضی ہو کہ حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسرات مین سیر کو لائی گئی آپکی پاس براق لایا گیا لگام دیا ہوا زین کسا ہوا
اوسنی آپ سی شوخی کی تب حضرت جبریل نی اوسی کہا تو محمد سی یہہ شوخی کرتا ہی کوئے
تجہپر ایسا شخص سوار نہین ہوا جسکا رتبہ اللہ کے یہان اونسی بڑہکر ہو تب اوسکا پسینا
بہنی لگا اس حدیث کی سند اچھی ہی ابن جریر نے ابن شہاب تک سند پہنچائی
ہی کہا مجھکو خبر دی ابن مسیب نے اور ابو سلمہ نے جو عبد الرحمن کی بیٹے کہ اللہ کے رسول
اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکہی سیر کو بلائی گئی براق کی اوپر اور وہ جانور ہی حضرت
ابراہیم کا اوسکی اوپر وہ کعبہ کے زیارت کو آیا کرتے تہی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
شیبان نی جو فروخ کی بیٹے ان دونون نی کہا کہ ہمسے کہا
حماد نی جو سلمہ کے بیٹے اونہون نی ثابت بنانی اور سلیمان تیمی سی اونہون نے

انس سی جو مالک کی ہین کہ اونکے رسول نی اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامتی کی ر
فرمایا کہ مین آیا اور ثابت کی روایت مین یون ہی کہ مین گذرا موسے پر اور وس رات مین
کہ مین سیر کو بلایا گیا سرخ ٹیلے کی پاس اور وہ کہڑی نماز پڑہ رہی تہے اپنی قبر مین
در منثور مین ہی کہ امام احمد اور ابن مردویہ نی اور ابو نعیم نی دلائل مین اور ضیاء
مقدسی نی مختارہ مین صحیح سند ابن عباس تک پہنچائی کہ جس رات مین حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سیر کو بلائی گئی جنت مین داخل ہوئے اوسکی ایکطرف کو مین آواز سنے کہا
ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ بلال ہی اذان کہنے والا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب اوگونکی طرف آئی اپنی فرمایا کہ بلال مراد کو پہنچا مین اوسکی لئی ایسا ایسا دیکہا پہر اونکو
موسی ملی اونہون نی آپکو مرحبا کہا اور کہا مرحبا ان پڑہ نبی کو کہا اور وہ ایک مرد ہین
گیہون رنگ لنبا قد سیدہی بال کانونکی ساتہہ یا کانونکی اوپر کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا
یہہ موسی ہین پہر آپ چلی پہر آپکو ایک مرد ملی کہا یہہ کون ہین کہا یہہ عیسی ہین پہر آپ چلی پہر آپکو
بوڑہی شان اور شوکت والی آپکو ملی اونہون نی آپکو مرحبا کہا اور آپ پر سلام کہا اور وہ
سب آپ پر سلام کہتی تہی کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ تمہاری باپ ابراہیم ہین اور
دیکہا آگ مین تو ایکا ایک کچہہ لوگ تہی کہ مردا کہاتی تہی کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل
کہا یہہ وہ لوگ ہین جو آدمیونکی گوشت کہاتی ہین اور دیکہا ایک مرد سرخ رنگ کرنجا کہا
یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ کاٹنی والا ہی اوس اونٹنی کا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد اقصی مین آئی نماز پڑہنی کو کہڑی ہوی پہر موڑکر دیکہا تو ایکا ایک دیکہا کہ سب نبی
اپکی ساتہہ نماز پڑہ رہی تہی بزار اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ نی اور بیہقی نے
دلائل مین روایت کیا اور بیہقی نی اسکی سند کو صحیح کہا شداد تک سند پہنچا سے جو
اوس کی بیٹی اونہون نی کہا کہ ہمنی کہا ای پیغمبر پہنچا ہو الی اللہ کے کیونکر آپ سیر کو
بلائی گئی فرمایا مین اپنی ساتہیونکو مکہ مین نماز پڑہائی عشا کی رات گئی پہر میرے پاس

پہر ایک سفید جانور لائی جو گدہی سی اونچا اور خچر سی نیچا پہر کہا سوار ہو پہر وہ مجہسی
شوخی کی اونہون نی اوسکا کان پکڑکر اوسکو پہیرا پہر مجہکو اوسپر سوار کیا پہر وہ
ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی یہانتک کہ ہم ایک زمین میں
پہنچی جہان چہوارونکی درخت تہی کہا اوترو پہر میں اترا کہا نماز پڑہو پہر مینی نماز پڑہی
پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہی مینی کہا اللہ اعلم کہا تمنی نماز
پڑہی یثرب میں تمنی نماز پڑہی طیبہ میں یعنی مدینہ میں پہر وہ ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین میں پہنچی کہا اوترو پہر میں اوترا کہا
نماز پڑہو پہر مینی نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی مینی کہا
اللہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی ہی مدین میں تمنی نماز پڑہی موسی کی درخت کی پاس پہر وہ
ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین میں پہنچی کہ ظاہر ہوئی
اوسکی محل نظر آئی کہا اوترو پہر میں اوترا کہا نماز پڑہو میں نی نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئی کہا
تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہی مینی کہا اللہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی بیت لحم میں جہان
عیسی مسیح مریم کی بیٹی پیدا ہوئی پہر وہ مجہکو لی چلی یہانتک کہ ہم داخل ہوئی شہر میں
اوسکی اوس دروازہ سی جو یمن کی طرف ہی پہر مسجد کی قبلہ کی طرف آئی پہر اوسمین اپنا
جانور باندہا اور ہم مسجد میں اوس دروازہ سی داخل ہوئی جسمین سورج اور چاند جہکتا ہی
پہر میں نی نماز پڑہی مسجد میں جس جگہ اللہ نی چاہا اور مجہکو بہت شدت کی پیاس لگی
پہر میرے پاس دو برتن لائی گئی ایک میں دودہ اور دوسری میں شہد دونو کہی میری
پاس بہیجی گئی میں دونو کو برابر سمجہا پہر مجہکو اللہ نی ہدایت دی پہر میں دودہ کو لیا
اور پیا یہانتک کہ میں نی اپنا پیٹ بہرا اور اوسکی آگی ایک بوڑہی تہی اپنی منبر پر تکیہ لگائی
اونہون نی کہا تیری رفیق نی اصل پیدایش کو لیا اور وہ ہدایت دیا ہوا ہی پہر وہ
مجہکو لی چلی یہانتک کہ ہم آئی اوس میدان میں جو شہر میں ہی پہر ایکا ایک دوزخ

کہل جاتا تہا اوسین تہی جیسے ٹاٹ کی نہالچی ہمنی کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کیونکر پایا آپ نی اوسکو فرمایا جیسی ڈینک گرم پہر وہ مجہکو پہیر لائی پہر ہم گزرے
قریشیونکی ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہہ پر اور اونکا ایک اونٹ گم گیا تہا اوسکو فلان شخص نے
ملا دیا پہر مین اونپر سلام کہا کسیین کہا یہہ آواز محمد کی ہی پہر مین اپنی رفیقونکی پاس صبح
سی پہلی مکہ مین آیا پہر میری پاس ابوبکر آئی اور کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کہان تہی آپ آجکی رات کہ مین آپکو ڈہونڈا آپکی مکانین مین کہا تین جاناین آیا تہا
بیت المقدس مین آجکی رات کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کی وہ تو ایک مہینی کا رستہ ہی
آپ مجہسی اوسکی پتے بیان کیجیے پہر میری لئی ایک راہ کہل گئی گویا کہ مین اوسکی طرف
دیکہہ رہا ہون جو چیز وہ مجہسے پوچہتی تہی مین اونکو اوسکی خبر دیتا تہا تب ابوبکر نے
کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے اور کافرون نی کہا کہ دیکہو
ابوکبشہ کا بیٹا کہتا ہی کہ وہ آجکی رات بیت المقدس مین آیا آپ نے فرمایا کہ مین گزرا تہا
تمہاری ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہہ اور اوسکا ایک اونٹ گم گیا تہا پہر فلانی شخص نے
اوسکو اونکی راستے سی لا دیا اور تہرینگی اوس جگہہ پہر اوس جگہہ اور آوینگی تمہارے
پاس ایسی ایسی دن آگی ہوگا اونکی ایک اونٹ گیہون رنگ اوسکی اوپر ہی ایک ٹاٹ
کالا اور وہ بوری سیاہ پہر جب وہ دن ہوا لوگ نکلکر دیکہتی رہی یہانتک کہ دوپہر
قریب ہوئی وہ قافلہ آیا اونکی آگی وہ اونٹ تہا جسکا پتہ دیا تہا اللہ کے رسول نے
اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی در منثور مین ہی کہ ابن عرفہ نے اپنی مشہور جزمین
اور ابونعیم نی دلائل مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو علیہ تک سند پہنچائی کہ
جو عبد اللہ کے بیٹی وہ مسعود کی بیٹی اونہون نی کہا کہ اللہ کے رسول نی اللہ اوپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ میری پاس جبریل ایک جانور لائی گدہی سی اونچا اور خچر سے
نیچا پہر مجہکو اوسپر سوار کیا پہر وہ ہمکو جہکاتا ہوا چلا جب کسی گہاٹی پر چڑہتا تہا اوسکی

پانون اوسکی ہاتہون کی ساتہہ برابر ہوجاتی ہین اور جب اترتا تہا ہاتہہ اوسکی اوسکی پانون کی ساتہہ
برابر ہوجاتی تہی یہانتک کہ ہم ایک مرد پر گزری کہ اونکا لنبا قد بال سیدہی رنگ گیہوان تہا
گویا کہ وہ شنوہ کی مردوین سی ہی اور وہ کہہ رہی ہی اور اپنی آواز بلند کر رہی ہی کہ تونی
اوسکو رتبہ دیا اور تونی اوسکو بڑائی دی پہر ہم اون تک پہنچی اور پر سلام کہا اوہنون نی
جواب سلام کا دیا پہر کہا یہہ کون ہی تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ احمد ہین کہا مرحبا
امّی ٹہرہ ہین عرب کی لئی جسنی اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا پہر ہم
چلی ہین کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ موسیٰ ہین عمران کی بیٹی مین کہا اور کس پر
غصہ کر رہی ہین کہا اپنی رب پر غصہ کر رہی ہین اپکی مقدمہ مین مین کہا اور وہ اپنے
رب کی اوپر آواز بلند کرتی ہین کہا اللہ کو اونکی تیزی معلوم ہی پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم ایک
ایک درخت پر گزری گویا اوسکی پہل بڑی بڑی درخت ہی اوسکی نیچی ایک بوڑہی ہی اور
اونکی گہر والی ہی جبریل نی مجہسے کہا اپنی باپ ابراہیم کیطرف چلو پہر ہم اونکی طرف
چلی مین اونپر سلام کہا اوہنون نی سلام کا جواب دیا پہر ابراہیم نی کہا کون ہی یہہ
تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ تمہاری بیٹی احمد ہین کہا مرحبا امّی ٹہرہ ہین کی لئی جسنی
اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا ای میری بیٹی تو اجکی رات اپنی
رب سی ملیگا اور تیری امت سب امتون سی آخر ہین اور سب سی زیادہ کمزور ہی
پہر اگر تجہسے ہو سکی کہ ہووی تیری حاجت یا بہت حاجت اپنی امت کی مقدمہ مین تو اپنی
کیجیو پہنی اللہ سے امت کی لئی بہت کچہہ کیجیو پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم چلی مسجد اقصیٰ تک
پہر مین اوترا پہر مین اوس جانور کو اوس حلقہ سی باندہا جو مسجد کے دروازہ مین ہی جسمین
باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد مین گیا پہر مین نبیونکو پہچانا کوئی کہڑا کوئی رکوع مین کوئی سجدہ
مین پہر نماز قائم کی گئی پہر مین اونکا امام ہوا امام جلال الدین سیوطی نے یہی روایت
معراج کی رسالہ مین حسن بن عرفہ سے یون نقل کی ہی کہ اوہنون نی کہا کہ فرمایا ہمسے

مروان نے جو معاویہ کی بیٹی فزاری اونہون نے قنان تیمی سی جو عبداللہ کی بیٹی
کہا کہ ہمسی کہا ابو ظبیان حنفی نے تہا کہ ہمسی کہا ابو عبیدہ نی یعنی اپنی باپ عبداللہ
سی جو مسعود کی بیٹی آگی وہی حدیث ہی تقریب مین مروان کو لکہا ہی کہ ثقہ ہین اور کہیں الی
قنان کو لکہا کہ مقبول ہین ابو ظبیان کو لکہا کہ ثقہ ہین در منثور مین ہی کہ روایت کیا حارث
نی جو ابو اسامہ کی بیٹی اور بزار نے اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے دلائل
مین اور ابن عساکر نے علقمہ تک سند پہنچائی اونہون نی ابن مسعود سی کہ اللہ کے رسول
نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا پہر مین اوسپر سوار
ہوا جب وہ کسی پہاڑ پر آتا تہا اوسکی پانون اونچی ہو جاتی تہی اور جسوقت اترتا تہا اوسکی
ہاتہہ اونچی ہو جاتی تہی پہر وہ ہمکو لے چلا ایک زمین مین کہ گہٹی ہوئی تہی بدبودار پہر ہم
پہنچی ایک زمین مین جو کشادہ تہی پاکیزہ پہر مینی جبریل سی پوچہا کہا وہ زمین آگ کی تہی
اور یہہ مین جنت کی پہر مین آیا ایک مرد پر کہڑے نماز پڑہ رہی تہی کہا یہہ کون ہین ای
جبریل کہا یہہ آپکی بہائی عیسی ہین پہر آگی حضرت موسی اور حضرت ابراہیم کا ذکر ہے
پہر یون ہی کہ پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم بیت المقدس مین آئی پہر مین اوس جانور کو باندہا
جس حلقہ مین نبی باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد مین داخل ہوا پہر اوٹہائی گئی میری لیی
سب نبی جنکا اللہ نی نام لیا او جنکا نام نہین لیا پہر مینی انکو نماز پڑہائی مگر یہہ تین شخص ابراہیم اور موسی اور
عیسی فائدہ اسکا مطلب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تین تمیر پہلی سی بہا ہم تہی راستہ مین
بار بار ملتی ہی باقی وہان پہنچکر اوٹہائی گئے ایک تمیز دیکھو رستہ مین دیکہا پہر بیت المقدس
پہر آسمانو پر اللہ نے طرح طرح کی قدرتین دکہائین اوس رسالہ مین لکہتی ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین کہا کہ ہمکو خبر دی ابو الحسین عبدان نی کہا کہ ہمکو خبر دی احمد نی جو عبید کی بیٹی
کہا ہمکو خبر دی محمد نے جو سہیل کی بیٹی ترمذی کی رہنی والی کہا ہمسی فرمایا ابو علی نے
جو مقلاص کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عبداللہ نی جو وہب کی بیٹی کہا کہ مجہسی فرمایا

یعقوب زہری نے جو عبدالرحمن کی بیٹی وہ اپنے باپ سے وہ عبدالرحمن سے جو ہاشم
کی بیٹی وہ انس سے جو مالک کی بیٹی اللہ اونسے راضی رہے اونہوں نے کہا کہ اللہ کے
رسول کیطرف اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے جسوقت جبریل براق لائے آپ چلے
ایکا ایک ایک بڑھیا رستے کی پہلو پر ملے کہا یہہ کیا ہے اے جبریل کہا چلو یا محمد پھر چلے جتنا
اللہ نے چاہا پھر ایکا ایک ایک چیز ہے کہ آپکو بلاتی تھی رستے سے کہتے تھے آؤ یا محمد
آپ سے جبریل نے کہا چلو یا محمد پھر چلے جتنا اللہ نے چاہا پھر آپ کو کچھ لوگ ملے اونہوں نے
کہا سلام تیرا اے اول سلام تمپر اے آخر سلام تمپر اے حشر کرنیوالے جنکی تمہارے بعد
حشر ہوگا جبریل نے کہا سلام کا جواب دو آپ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ سے دوسرے
بار ملے پھر آپ سے جبریل نے ویسی بات کہی جو پہلے کہی تھی پھر تیسری بار اسی طرح یہانتک
کہ بیت المقدس تک پہنچے پھر اوٹھائے گئے آپکے لئے آدم پھر اونکی سوا جتنے نبی تھے پیچھے
آپ اوس رات میں انکے امام ہوئے پھر آپ سے جبریل نے کہا وہ بڑھیا جو آپ نے دیکھی
سو دنیا اوسقدر باقی ہے جتنی اوس بڑھیا کی عمر باقی ہے اور وہ شخص جو چاہتا تھا کہ آپ
اوسکی طرف جھکیں سو وہ اللہ کا دشمن ابلیس تھا اوسنے چاہا تھا کہ آپ اوسکی طرف جھکیں
اور وہ لوگ جنہوں نے آپ پر سلام کہا سو ابراہیم اور موسی اور عیسی تھے ف
یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی رستے میں بار بار
آپکو ملتے تھے اور سلام کہتے تھے اور آپکی تعریف کرتے تھے کہ آپ اول ہیں یعنی اللہ نے سب سے
پہلے آپکا نور بنایا ہے اور آپکو سب نبیوں کے بعد دنیا میں پیدا کیا اور آپکے بعد اللہ کوئی نبی نہیں پیدا
کریگا آپکے بعد قیامت آویگی حشر ہوگا تین بار آپکو رستے میں ملے اور سلام کہا گویا یہہ تینوں
پیغمبر آپکی سواری کے ساتھ دوڑے اللہ اون سب پر درود وسلام بھیجے اور طبرانی
نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے محمد تک سند پہنچائی جو عبدالرحمن کے بیٹے وہ ابو لیلی کے بیٹے
اپنے بھائی عیسی سے وہ اپنے باپ عبدالرحمن سے وہ اپنے باپ ابولیلی سے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی پاس جبریل براق لائی اور آپکو اوسپر چڑہائی سوار کیا پہر آپکو لیکر چلی پہر جب کسی
نیچی جگہہ پر پہنچتی تہی اوسکی ہاتہہ لمبی ہوجاتی تہی اور پانو چہوٹی ہوجاتی تہی یہانتک کہ وہ
اوسپر سیدہا ہوجاتا تہا اور جب کسی اونچی جگہہ پر پہنچتا تہا اوسکی ہاتہہ چہوٹی ہوجاتی تہی اور پانو
لمبی ہوجاتی تہی یہانتک کہ وہ اوسپر سیدہا ہوجاتا تہا پہر ایک مرد رستہ کی داہنی طرف آپکی سامنے
آیا پہر وہ آپکو پکارنے لگا یا محمد اور رستے کیطرف دو بار اوسنی پکارا آپسی جبریل نے کہا چلی جاو
اور کسی سے نہ بولو پہر ایک مرد رستی کی بائین طرف آپکی سامنے آیا اوسنی آپسے کہا آو یا محمد رستی کیطرف
آپسی جبریل نے کہا چلی جاو اور کسی سی نہ بولو پہر آپکی سامنی ایک عورت آئی حسن والی
خوبصورت آپسی جبریل نے کہا تم جانتی ہو کون تہا وہ مرد جسنی آپکو رستی کی داہنی طرف بلایا تہا
فرمایا نہین کہا وہ یہودی تہی آپکو اونہون نی بلایا اپنی دین کیطرف پہر کہا تم جانتی ہو کون تہا وہ مرد
جسنے رستے کی بائین طرف بلایا فرمایا نہین کہا وہ نصاری تہی اونہون نے آپکو اپنی دین کیطرف بلایا
پہر کہا تم جانتی ہو کون ہی وہ عورت حسن والی خوبصورت فرمایا نہین کہا وہ دنیا تہی آپکو اپنی طرف
بلاتی تہی پہر دونو چلی یہانتک کہ بیت المقدس مین آئی پہر پکارا ایک نے کہا کہ کچہہ لوگ جیسی تہی وہ بولی حسبنا
[illegible] پہنچی [illegible] اور اون لوگون مین ایک بوڑہی تہی کہا یہ کون ہی [illegible] کہا یہ آپکی نبی ابراہیم ہین
اور یہہ سب انبیا تہی پہر نماز قائم کی گئی پہر ایک کو ایک کی برابر [illegible] یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
آگی بڑہایا [illegible] مسلم والنسائی نے [illegible] مین ابوہریرہ رض سے روایت
کی ہے کہ اونہون نے کہا رسول نے اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا
کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مینے ایک دیو جن دیکہا کہ ایک آگ کا
شعلہ لئے ہوئی میری تلاش مین تہا جب مین موڑکر دیکہتا تہا وہ مجہی دکہائی
دیتا تہا تب جبریل نے کہا مین آپکو کچہہ سکہا دون کہ آپ وہ کہین تو اوسکا شعلہ بجہ جاو
اور اوسکی مونہہ کی بل گر پڑی آپ نے فرمایا ہان تب جبریل نے کہا کہو اعوذ
بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر و

فَاجِرٍ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ یعنی مین پناہ لیتا ہون اللہ کے منہہ کے
جو عزت والا ہی اور اللہ کی پوری کلمونکی کہ نہین آگی بڑہا اونسی کوئی نیک اور نہ کوئی
بد اوس چیز کی بدیسی جو اترتی ہی آسمان سی اور جو چیز چڑہتی ہی اوسمین اور بدیسی اوسکے
جو اوسنی بکھیرا زمین مین اور بدیسی اوسکی جو نکلتا ہی اوس سے اور بدیسی رات اور دنکی فتنونکی
اور رات اور دن کی آنی والی آفتون سی مگر وہ آنیوالا کہ خیر کے ساتھ آوی ای بڑی مہربان
اور دارقطنی نی ابو حذیفہ تک سند پہنچائی جو بیت المقدس کی موذن تہی اونہون نی
روایت کی اپنی دادیسی کہ اونہون نی دیکہا حضرت صفیہ کو جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بی تہین اور کعب اوسنی کہتی تہی کہ ای ماں باپ والو لوگو تم اس جگہہ نماز پڑہو کہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرونکی ساتھہ معراج کی رات مین اس جگہہ نماز پڑہی ہی
اور وہ سب وہان کہتی تہی اور اشارہ کیا ابو حذیفہ نی اپنی ہاتہہ سی اوس قبہ کیطرف جو اوس برج
چٹان کی پیچہی اور دارقطنی نی ولید تک سند پہنچائی ہی جو مسلم کے بیٹی کہا کہ مجھسی کہا میری کسی
اوستاد نی کہ اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی جب بیت المقدس پر
پہنچی جس رات مین سیر کو بلائی گئی تو آپکا ایک دیکہا کہ مسجد کے داہنی طرف اور بائین طرف
دو اوجی نور ہین پس کہا ای جبریل کیا ہین یہہ دو نور فرمایا یہہ جو آپکی داہنی طرف سے
سو وہ محراب ہی آپکی بہائی داود کا اور یہہ جو آپکی بائین طرف ہی سو آپکی بہن مریم کی قبر ہے
سعید بن منصور نے اور عبد بن حمید نی اور ابن جریر اور ابن منذر نے سعید بن جبیر
تک سند پہنچائی کہ اونہون نی فرمایا کہ اللہ تعالی کا جو یہہ قول ہی وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا یعنی اور پوچہہ ان لوگوسی جنکو ہم نی بہیجا تجہسی پہلی جو ہماری بہیجی ہوئی
تہی کہا جس رات مین کہ آپ سیر کو بلائی گئی پیغمبرونسی ملاقات ہوئی اور ابن جریر نے ابن زید

ابن منذر نے ... سند پہنچائی اسی آیت کی بابت انہوں نے فرمایا کہ وہ جمع کئی گئی آپ کے
واسطے بیت المقدس میں جس رات آپ سیر کو بلائی گئی فائدہ اللہ تعالی نے
پیغمبرونکو سب سے زیادہ یقین پکا دیا ہے مگر انکو طرح طرح کی وسوسے ہمیشہ کہاتا رہتا ہے
امتی کو اگر کوئی دشمن شبہہ کرے تو اسکو جواب دیوین اللہ تعالی نے جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس آیت میں فرمایا کہ اگلی پیغمبرون سے پوچھ لو کہ سوائی اللہ کے اور
کسی کے پوجنے کا کیا ہمنے حکم دیا تھا یعنی اللہ کے سوا کسیکو نہ پوجو سب پیغمبرون سے حکایات
پیغمبرونکو جمع کر دیا کہ اگرچہ تمکو خوب یقین ہے مگر اسلیے پوچھ لو کہ منکرونکے قائل کرنیکے لیے
طرح طرح کی دلیلیں قائم رہیں ابن سعد و ابن عساکر کے روایت میں ہے کہ آپ نے
فرمایا میں نے انسے پوچھا انہوں نے کہا ہم بہیجے گئے توحید کے ساتھ یعنی اللہ کو اکیلا
جانو یہی حکم اللہ نے سب پیغمبرونکے ہاتھ بہیجا ابن مردویہ نے حضرت انس سے
سند پہنچائی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز پڑھے اوس رات
کہ میں سیر کو بلایا گیا مسجد کے آگے کے درجہ میں پھر داخل ہوا میں اوس چٹان کی طرف
امام احمد مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے کہا کہ
ہمسے کہا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سے وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے اور
ابو مریم اور ابو شعیب سے کہ حضرت عمر رض جابیہ میں تھے پھر بیت المقدس کی فتح کا ذکر
کیا کہا سلمہ کے بیٹے نے پھر مجھسے کہا ابو سنان نے انہوں نے عبید سے جو آدم کے بیٹے
ہیں کہا میں نے سنا حضرت عمر سے کہ کعب سے فرماتے تھے کہ کہاں تجویز کرتے ہو کہ میں نماز
پڑھوں کہا اگر تم مجھسے پوچھتے ہو تو نماز پڑھو چٹان کی پیچھے تو پھر سارا قدس تمہارے سامنے
ہوگا حضرت عمر بولے کہ تمنے یہودیونکی مشابہت کی نہیں بلکہ میں نماز پڑھونگا جہاں
نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آگے بڑھے قبلہ کی طرف پھر نماز پڑھی پھر آئے پھر اپنی
چادر بچھائی اور کوڑا جھاڑ کر اپنی چادر میں رکھا اور سب لوگوں نے جھاڑا فائدہ صخرہ [illegible]

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہہ نماز پڑہی وہان نماز پڑہنا افضل ہی بیت المقدس سارا مقام برکت کا ہی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہان نماز پڑہی اوس مقام کو چہوڑ کر اور جگہہ نماز پڑہنی کو افضل سمجہنا یہہ بات مشابہ یہود کی ہی حضرت کعب کے خیال مین یہہ بات نہ آئی تہی حضرت عمر رضی سمجہا دی اما علی بن برہان الدین حلبے شافعی انسان العیون مین لکہتی ہین کہ بعضون نی ذکر کیا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نے پتہر مین نشان کر دیا ہی اور معراج کی رات مین بیت المقدس کے چٹان مین نشان کر دیا ہی اور وہ نشان ابتک موجود ہی پہر معراج کی ذکر مین لکہتے ہین کہ امام ابو بکر بن عربی نی موطا کی شرح مین لکہا ہی کہ بیت المقدس کے چٹان اللہ کے عجائب قدرت مین سی ہی وہ ایک چٹان ہی ٹوٹے ہوئے مسجد اقصیٰ کی بیچ مین ہر ایک طرف سی الگ ہی نہین تہامتا ہی اوسکو نے مگر وہی اللہ جو تہامی ہوئی ہی اسکو زمین پر گرنے سی بن اوسکی حکم نہین کر سکتا اور اوسکی اوپر دکہن کی طرف قدم ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت آپ براق پر سوار ہوئے اور وہ چٹان اوس طرف سے جہک گئی آپکی دہشت سی اور دوسرے طرف انگلیان مین فرشتونکی جنہون نے اوسکو روکا جیب وہ جہک گئی اور اوسکی نیچی وہ غار ہی کہ ہر طرف سی جدا ہی یعنی وہ چٹان لٹکی ہوئی ہی بیچ مین آسمان اور زمین کے اور مین اوسکی نیچے اوسکی ڈرسی نہ جا سکا کیونکہ مین ڈرتا تہا کہ میری گناہونکی باعث سی میری اوپر نہ گر پڑی پہر ایک مدت کی بعد مین اوسمین داخل ہوا سو مین نی عجائب حال دیکہا ہم اوسکی طرفون مین ہر طرف سی چلتے تہی پہر ہم اوسکو ایسے جدا دیکہتے تہی ذرا سی زمین بہی اوس سی نہین ملتی اور بعضی طرفین زیادہ جدا ہین بعضے کم امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسی کہا حسین کی باپ عبد اللہ نے جو احمد کے بیٹی وہ بیٹی ہین بشر کی کہا کہ ہمسی کہا جعفر نے جو قاسم کے بیٹی اونہون نے حصین سے اور وہ بیٹے ہین عبد الرحمن کے اونہون نے اسمعیل سے جو جعفر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سے وہ فرماتے

فرمایا کہ جب سیر کو بلائی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ گزرنے جاتی تہی ایسی نبی کی
اور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتہہ بہت لوگ تہی اور گزرتے تہی ایسی اور نبیونکی پاس کہ
اونکی ساتہہ تہوڑے لوگ تہی اور گزرتے تہی ایسی کی اور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتہہ کوئی
نہ تہا یہانتک کہ آپ گزری ایک بڑی جماعت پر آپ فرماتی ہین مین کہا یہہ کون ہی کہا گیا کہ
موسی ہین اور اونکی قوم ہی لیکن اپنا سر اوٹہاؤ اور دیکہو پہر اوٹہایا ایک کیا دیکہتا ہون کہ ایک بڑی
جماعت ہی جسنی آسمان کا کنارہ ڈہانک لیا اس طرف سی اور اوس طرف سی کہا گیا یہہ تمہاری
امت ہی اور انکی سوا تمہاری امت مین سی ستر ہزار ہین جو جنت مین داخل ہونگی بغیر
حساب کے آپ یہہ بیان فرماکر گہر مین داخل ہوی اور لوگون نی آپسے نہ پوچہا اور آپنی بیان
نہین فرمایا لوگون نی کہا وہ لوگ ہم ہین اور بعضون نی کہا وہ ہماری بیٹے ہین جو اسلام پر
پیدا ہوی ہین پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلی اور فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ
نہین لیتی ہین اور منتر نہین کرتے ہین اور بدشگونی نہین لیتی اور اپنی مالک پر بہروسا
کرتے ہین پہر اوٹہہ کہڑی ہوی عکاشہ بیٹی محصن کی اور بولی کہ مین اونہین سی ہون اے
پیغام پہنچانیوالی اللہ کے فرمایا ہان پہر آیا آپکی پاس اور شخص وہ بولا مین اونہین سے
ہون فرمایا تجہسے آگی بڑہ گیا اس بات مین عکاشہ اس حدیث کی سند اچہی ہی یا صحیح
فائدہ بیماری مین بغیر داغ لینا بہی ایک علاج ہی مگر مکروہ ہی اور وہ منتر جسمین شرک کی
کوئی بات ہو مگر اللہ کا ذکر بہی نہو وہ بہی مکروہ ہی اور بدشگونی لینا کسی چیز کو نحس
جاننا بہی مکروہ ہی جو لوگ ادنی ادنی مکروہ باتون سی بہی بچتی ہون تو بڑی بڑے
گناہون سی تو خوب بچتی ہین ایسی لوگ بیحساب بہشت مین جاوینگی اور وہ منتر مکروہ نہین
جسمین اللہ کا کلام اور اللہ کا ذکر ہو جیسی حدیثون مین آپنی بتائی ہین وہ تو عین ایمان ہین امام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود بیٹے غیلان کی بیٹی نے کہا کہ ہمسے کہا عبدالرزاق نی کہ ہمسے
کہا معمر نے اونہون نی زہری سی کہا کہ مجہکو خبر دی سعید بیٹے مسیب کے

بیٹے

اونہون نے ابوہریرہ سے اللہ اونسے راضی رہے اونہون نے فرمایا کہ جس وقت مین سیر کو بلایا
گیا حضرت موسیٰ سے ملا تو ایکا ایک کیا دیکھتا ہون کہ وہ ایک مرد ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ اکہرا
بدن تہا سر کے بال بیچ بیچ کی بین تہ گہونگروالے نہ سیدہے گویا کہ وہ شنوءہ کی مردون مین سے ہین اور
عیسیٰ سے ملا اونکا قد بیچ بیچ کا قد تہا سرخ رنگ ہے گویا حمام سے نکلے ہین اور مین ابراہیم کو دیکہا
اور اونکی اولاد مین میری صورت اونسے بہت ملتی ہے اور میرے پاس دو برتن لائی گئی ایک
مین دودہ دوسرے مین شراب پہر مجہسے کہا گیا دونون مین سے جو چاہو لے لو مین دودہ کو لیا اور اوسکو
پی لیا تب مجہسے کہا گیا کہ تمکو راہ دی اصل پیدایش کی یا یون فرمایا کہ تم پہنچے اصل پیدایش تک
آگاہ رہو کہ اگر تم شراب کو پیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی اس حدیث کی سند اچہی ہے
صحیح ہے اور یہہ حدیث صحیح مسلم مین بہی ہے **فائدہ** اللہ نے انسان کی اصل پیدایش مین
یہہ صفت رکہی ہے کہ اللہ کو پہچانے اور اوسکو اکیلا جانے اور اوس سے محبت رکہے یہہ فیض اوس دودہ
مین اللہ نے رکہدیا توحید اور معرفت کا پیالہ پلایا شراب سے بچایا پہر جب آپ مدینہ مین تشریف لائے شراب کو
اللہ نے بالکل حرام کردیا امام ابن ماجہ فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہشام نے جو
عمار کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا ولید نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا سعید نے جو
بشیر کے بیٹے اونہون نے قتادہ سے اونہون نے مجاہد سے اونہون نے
ابن عباس سے اونہون نے ابی سے جو کعب کے بیٹے اللہ اونسے راضی رہے
اونہون نے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے کہ جس رات
وہ سیر کو بلائی گئی آپنے ایک خوشبو پائی فرمایا اے جبریل کیا ہے یہہ اچہی
خوشبو کہا یہہ خوشبو ہے اوس کنگہی کرنیوالی عورت کی قبر کے اور اوسکے دو بیٹون کی اور
اوسکے خاوند کے فرمایا اور شروع ہوا اوسکا یون تہا کہ خضر تہے بنی اسرائیل کے سردارون مین سے
اور [illegible] مین ونکا گذر ہوتا تہا ایک درویش پر جو اپنے تکیہ مین رہتے تہے وہ درویش
اونکو جہانکتے [illegible] اور اونکو اسلام سکہاتے تہے جب

خضر جوان ہوئے اونکے باپ نے ایک عورت سے اونکا نکاح کردیا حضرت خضر نے اوسکو تعلیم کیا
اور اوس سے اقرار لے لیا اور وہ عورتونکے نزدیک جاتے نہ تھے سو اونہون نے اوسکو طلاق دیا پھر اونکے
باپ نے دوسری عورت سے اونکا نکاح کردیا اونہون نے اوسکو بھی تعلیم کیا اور اوس سے اقرار لیا
کہ کسیکو خبر نہ کیجیو پھر ایک عورت نے چھپایا اور دوسری نے اونکا بھید کھولا تب وہ بھاگ چلے یہانتک
کہ سمندر کے ایک ٹاپو میں پہنچے تو دو مرد لکڑیاں چننے آئے وہاں دونون نے اونکو دیکھا ایک نے چھپایا اور دوسرے
نے بھید کھولا اور کہا میں خضر کو دیکھا کہا گیا اور تیرے سوا کسنے دیکھا کہا فلانے شخص نے اوس سے
پوچھا تو اوسنے چھپایا اور اونکے دین میں یہ بات تھی کہ جو جھوٹ بولتا تھا مار ڈالا جاتا تھا پھر نکاح کیا
اوسنے اوس چھپانیوالی عورت سے پھر اسی بیچ میں کہ وہ کنگھی کرتی تھی فرعون کی بیٹی کے اوسکا ایک کنگھی گر پڑی
وہ بولی تباہ ہو فرعون اوسنے اپنے باپ کو خبر دی اور اوس عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک خاوند تھا فرعون نے
اونکو پاس بلا بھیجا اور اوس عورت سے اور اوسکے خاوند سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اونہون نے نہ مانا
کہا میں تم دونونکو مار ڈالونگا اون دونون نے کہا اگر تم ہمکو قتل کرو تو تیرا احسان
ہوگا اگر ہمکو ایک ہی گھر میں رکھیو پھر اوسنے ایسا ہی کیا پھر جب حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے آپنے ایک خوشبو پائی تب جبرئیل سے پوچھا
تب اونہون نے اسکی خبر دی اور درمنثور میں ہے کہ امام احمد اور نسائی اور بزار اور طبرانی
اور ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں صحیح سند سے ابن عباس سے روایت
کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسرات مجھکو معراج ہوئی میرے پاس سے
خوشبو گذری میں نے کہا اے جبرئیل کیا ہے یہ خوشبو کہا وہ خوشبو مشاطہ بنت فرعون کی ہے
اور اوسکے اولاد کی وہ اوسکو کنگھی کرتی تھی کہ کنگھی اوسکے ہاتھ میں سے گر پڑی کہا وہ
بولی بسم اللہ فرعون کی بیٹی بولی میرا باپ تب اوسنے کہا میرے باپ کا
نام لیتی ہے وہ بولی نہیں بلکہ وہ جو میرا مالک اور تیرا مالک
اور تیرے باپ کا مالک ہے وہ بولی کیا تیرا کوئی اور بھی مالک ہے سوا میرے باپ کے سوا

کہا ہان کہا پہر مین اپنی باپ کو اوسکی خبر کردون کہا ہان پہر اوسنی اوسکو خبر کردی پہر اوسکو
بلایا اور کہا تیرا کوئی اور بہی مالک ہی میری سوا کہا ہان میرا مالک اور تیرا مالک اللہ ہے
جو آسمان مین ہی پہر اوسنی حکم کیا کہ ایک گائی تانبی کی گرم کی گئی پہر حکم کیا کہ وہ عورت
اوسکی اولاد سمیت اوسمین ڈالدی جاوی وہ بولی میرا تجہسے ایک مطلب ہے کہا وہ کیا ہے
کہا تو میری ہڈیونکو اور میری بیٹونکی ہڈیونکو جمع کری پہر اوسکو اکہٹا دفن کردی کہا یہہ
تیرا پاس ہی اس لئی کہ تیرا ہمپر حق ہی پہر ڈالی گئی ایک ایک یہانتک کہ ایک دودہ پیتی ڈالی گئی
تو پہنچی وہ بولا کہ ڈر اور تامل مت کر کہ تو حق پر ہے پہر ڈالدی گئی وہ اور اوسکی اولاد کہا ابن
عباس نی اور بولی ہین چار چہوٹی لڑکی یہہ اور گواہ یوسف علیہ السلام کا اور جریج والا اور
عیسے بیٹی مریم کے مجمع البحار مین لکہا ہی کہ شاید دیگ گائی کی شکل پر یا گائی کی برابر ہوگی جسکو
گائی کہا امام ابن ماجہ فرماتی ہین کہ ہمسی کہا ابوبکر نی جو ابو شیبہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نے
جو موسی کی بیٹی اونہون نی حماد سی جو سلمہ کے بیٹی اونہون نی علی سی جو زید کے بیٹی اونہونے
صلت سے اونہون نی ابوہریرہ سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ اوپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مین آیا ایک قوم پر کہ اونکی
پیٹ گہر کی ہی اونکی اندر سانپ تہی اونکی پیٹ کی باہر سی دکہائی دیتی تہی مین کہا
یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ لوگ ہین سود کے کہانیوالی امام بزار نے
مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسے کہا محمد نے جو مثنی کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حجاج نی جو
منہال کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حماد نی اور ہمسی کہا محمد نے جو معمر کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا
روح نی جو عبادہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حماد نی یعنی سلمہ کے بیٹی اونہون نی روایت کیا علی سے
جو زید کے بیٹی اونہون سے لے انس سی اللہ اوسسے راضی رہے کہ اللہ کے
رسول اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ جس رات مین مجہکو سیر کو بلایا مین گزرا
کچہہ لوگون پر اونکی ہونٹ کاٹی جاتی تہی آگ کی قینچیون سی سو مینے کہا ای جبریل یہہ کون

لوگ مین کہا یہہ لوگ وعظ کہنے والی ہین تمہاری امت کی وہ جو حکم کرتے ہین لوگون کو
نیکی کا اور بہول جاتی ہین اپنی آپ کو اخاص ابن ماجہ فرماتی ہین کہ ہمسے کہا محمد نے
جو بشار کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا یزید نے جو ہارون کی بیٹے کہ ہمسے کہا عوام نے جو حوشب
کی بیٹے کہ مجہسے کہا جبلہ نے جو سحیم کے بیٹے اونہون نے موثر سے جو عفازہ کی بیٹے اونہون نے سنا
عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اللہ اونسے راضی رہے اونہون نے فرمایا کہ جب وہ رات کہ
جسمین اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے سیر کو بولی گئی آپ ملے
ابراہیم سے اور موسی اور عیسی سے پہر آپس مین قیامت کا ذکر کیا سب نے حضرت ابراہیم سے
شروع کیا اونسے پوچہا یعنی کب آویگی تو اونکے پاس اسکی کچہہ خبر تہی پہر حضرت موسی سے
پوچہا اونکی پاس بہی اسکی کچہہ خبر تہی پہر اس بات کو حضرت عیسی پر رکہا جو مریم کے
بیٹے اونہون نے فرمایا کہ مجہسے اقرار کیا گیا ہی اوسکی ہو پڑنے کا نزدیک اور وہ جو اوسکی ہونیکا
وقت ہی اوسکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پہر ذکر کیا دجال کی نکلنے کا فرمایا پہر مین اوترونگا
اور اوسکو مار ڈالونگا پہر لوگ اپنی شہرونکی طرف پلٹینگے پہر اونکی سامنے آوینگی یاجوج اور ماجوج
اور وہ ہر ایک اونچان سے دوڑینگی پہر جس پانی پر گذرینگی اوسکو پی جاوینگی اور جس چیز پر گذرینگی اوسکو
بگاڑ دینگی پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگی پہر مین اللہ سی دعا کرونگا کہ اونکو مار ڈالیگا پہر زمین
اونکی بدبو سی سڑ جاویگی پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگی پہر مین اللہ سی دعا مانگونگا اللہ آسمان سے
پانی بہیجیگا پہر اونکو اوٹہا لیگا اور سمندر مین اونکو ڈالدیگا پہر پہاڑ اوڑائی جاوینگی اور زمین کہینچی
جاویگی جسطرح چمڑا پہیلایا جاتا ہی پہر مجہسے اقرار کیا گیا ہی کہ جسوقت یہہ ہووی تو قیامت
لوگونسی ایسی ہوگی جیسی حمل والی جسکو اوسکی لوگ نہین جانتے ہین کہ کب ایکا ایک جن پڑیگی
اس حدیث کو مولانا جلال الدین سیوطی نی درمنثور مین سعید بن منصور سے اور امام احمد سی اور
ابن ابی شیبہ سے اور ابن ماجہ سی اور ابن جریر سی اور ابن منذر اور حاکم اور ابن مردویہ سی اور بیہقی کے
کتاب بعث و نشور سی نقل کیا ہی اور کہا کہ حاکم نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہی اما ترمذی نے

فرماتی ہین کہ ہمسے کہا احمد نے جو بدیل کے بیٹے ہین وہ قریش کے بیٹے کوفی کہا اون کو رضی اللہ
کہا کہ ہمسے کہا محمد نے جو فضیل کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا عبدالرحمن نے جو سحق کے بیٹے
اونہون نے قاسم سے جو عبدالرحمن کے بیٹے وہ عبداللہ کے بیٹے وہ مسعود
کے بیٹے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامتی رکھے اوس رات کا بیان فرمایا
حسین آپ سیر کو بلائے گئے کہ آپ فرشتون کی جس جماعت پر گزرے اونہون نے آپکو
حکم کیا کہ اپنی امت کو حکم کیجئے کہ حجامت لگاینگے اس حدیث کی سند یہی ہے امام ترمذی
فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عبداللہ نے جو ابو زیاد کے بیٹے کہ ہمسے کہا سیار نے کہ ہمسے کہا
عبدالواحد نے جو زیاد کے بیٹے اونہون نے عبدالرحمن سے جو سحاق کے بیٹے اونہون نے
قاسم سے جو عبدالرحمن کے بیٹے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے حضرت ابن مسعود
اونہون نے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامتی رکھے کہ میری
ملاقات ابراہیم سے اوس رات مین جسمین مین سیر کو بلایا گیا تو اونہون نے کہا کہ محمد اپنے
امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور اونکو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے پانی میٹھا ہے
اور وہ بہت میدان ہے اور درخت اوسکے یہہ ہین سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اس حدیث کی سند یہی ہے وہ غریب ہے اور یہ حدیث ابن مسعود سے
ہے اونہون نے روایت کی ہے کہا کہ ہمکو خبر دی ابو یعقوب نے جو کوفہ کے رہنے والے اونہون نے
شیبہ سے جو سیہون کے بیٹے اونہون نے یزید سے اونہون نے ابن عباس سے کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامتی رکھے
جس رات مین سیر کو بلائے گئے آسمان پر حضرت زکریا کو دیکھا اونپر سلام کہا پھر اونسے فرمایا کہ یحییٰ
کی بابت مجھکو خبر دو اونکے قتل کی کسطرح ہوا اور کسلئے اونکو قتل کیا بنی اسرائیل نے اولاد کی اوپر تھا کہ محمد یحییٰ
اپنے زمانہ کی لوگوسے بہتر تہا اور اون سے زیادہ خوبصورت اور روشن چہرہ تہا اور تہا جیسا کہ اللہ نے فرمایا
اسطرح جو عورتون سے ملا اوسکو عورتونکی حاجت نہی سو اسرائیل کے بادشاہ کی عورت اوسپر عاشق ہو

اور اوسکو اللہ نے بچا لیا اور یحییٰ نبی ابھی تین برس کا تھا اور اوسکا کہنا نہ مانا اور اوس یحییٰ کی قتل کا
ارادہ کیا شہر اون لوگوں کی ایک عید تھی کہ ہر سال جمع ہوتی تھی اور بادشاہ کا دستور تھا
کہ وعدہ کرتا تھا اور خلاف نہ کرتا تھا اور جھوٹھ نہ بولتا تھا پہر وہ بادشاہ عید کی طرف نکلا
پہر اوسکی عورت دیکھی اور اوسکو پہنچانی گئی اور وہ اوسپر عاشق تھا اور اوس عورت نے پہلی بیت
نکالی تھی یعنی پہنچانیکو بہیجی گئی تھی پہر جب وہ اوسکی پہنچانیکو گئی بادشاہ نے کہا مجھسے مانگ کہ
جو چیز تو مجھسے مانگیگی میں دونگا وہ بولی میں چاہتی ہوں خون یحییٰ کا جو زکریا کا بیٹا ہے
وہ بولا اسکی سوا اور کچھ مانگ کہا وہ یہی کہا بہت بیتی تھی پہر اوس عورت نے
اپنی جلادونکو یحییٰ کیطرف بہیجا اور وہ اپنی محراب میں نماز پڑہ رہا تھا اور میں اوسکے پہلو میں
نماز پڑہتا تھا پہر وہ ایک طشت میں ذبح کیا گیا اور اوسکا سر اور خون اوٹھاکر اوس عورت
کیطرف پہنچایا گیا پہر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا تبتک پہنچا صبر تمہارا تھا
میں اپنی نماز سی نہیں مڑا پہر جب اوسکا سر اوٹہاکر اوسکی طرف پہنچایا گیا اوسکی آگے کہا گیا
پہر جب شام ہوئی اللہ نے اوس بادشاہ کو اور اوسکی گہر والونکو اور خدمتگارونکو دہنسا دیا پہر
جب صبح ہوئی قوم بنی اسرائیل نے کہا کہ زکریا کا خدا زکریا کی واسطے غصہ ہوا پہر آؤ ہم اپنی بادشاہ کیواسطے
غصہ ہوں اور زکریا کو قتل کریں پہر میری تلاش میں نکلے کہ مجھکو قتل کریں پہر ڈر کی خبر سنانیکو
آیا پہر میں اونسی بہاگا اور ابلیس اونکی آگی تہا میرا پتہ بتاتا جاتا تہا پہر جب میں ڈرا کہ میں اونکے
ہاتہ سے نکلونگا میری سامنے ایک درخت آیا اور اوسنے مجھکو پکارا اور کہا میری طرف آؤ میری طرف
آؤ اور وہ میرے واسطے پہٹ گیا پہر میں اوسمیں داخل ہوا اور ابلیس آیا یہانتک کہ اوسنے میری چادر کا
کونا پکڑا اور وہ درخت مل گیا اور میرے چادر کا کونا باہر رہ گیا درخت سے اور قوم بنی اسرائیل
آئی اور ابلیس نے کہا تمنے اوسکو نہیں دیکھا وہ اس درخت میں داخل ہوا اور اوسکی چادر کا کونا
دیکھا یہ وہ اپنی جادو سے اس درخت میں داخل ہوگیا وہ بولے ہم لوگ اس درخت کو چیر ڈالینگے
ابلیس نے کہا اسکو آری سی چیرو پہر میں درخت سمیت آری سی چیرا گیا پہر جناب پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بہلا ای زکریا تمنی پایا تہا کچہہ آرہ کا لگتا یا کچہہ۔ وہ فرمایا نہین اوسکو فقط
درخت نی پایا اللہ نے میری روح اوسمین ڈالدی ہتی اور ابن عساکر نے روایت
پہنچائی علی تک جو زید کے بیٹی وہ جدعان کی بیٹی اونہون نی روایت کی علی سی جو حسین کے
بیٹی یعنی حضرت امام زین العابدین سی اونہون نے امام حسینؑ سی جو حضرت علیؑ کی بیٹی ہین
اونہون نی فرمایا کہ ایک بادشاہ مرگیا تہا اور ایک عورت اور بیٹی چہوڑ گیا تہا پہر اوسکے بہائی
اوسکی بادشاہت کا وارث ہوا اوسنی چاہا کہ اپنی بہائی کی عورت سی نکاح کرلی پہر اوسی مشورہ
پوچہا اس مقدمہ مین حضرت یحیی سی جو حضرت زکریا کی بیٹی ہتی اور بادشاہ اوس زمانہ مین
نبیونکی حکم سی کام کرتے ہتی پہر آپنے اوسی فرمایا تو اوسی نکاح مکر کہ وہ بدکار ہی پہر اس
عورت کو خبر پہنچی وہ بولی یا تو یحیی کو قتل کریگا یا اپنی بادشاہت چہوڑیگا پہر اوسنی اپنی
بیٹی کی سر پر ہاتہ مارا پہر اوسی کہا اپنی چچا کی پاس محفل مین جاو بیشک جب تجہی دیکہیگا
بلاویگا اور اپنی گود مین بٹہا دیگا اور کہیگا مجہسے مانگ جو تو چاہی کہ تو مجہسے جو چیز مانگیگی اسکو
بہی دونگا پہر جب وہ تجہسے یہہ کہی تو کہیو مین کچہہ نہین مانگتی ہون مگر سر یحیی کا اور بادشاہونکا
دستور تہا جب کوئی اونمین کا سر محفل کچہہ بات کہتا تہا پہر اوسکو جاری نکرتا تہا بادشاہت سی
معزول کیا جاتا تہا پہر اوس لڑکی نی یہہ کیا پہر اوس بادشاہ کو حضرت یحیی کی قتل مین
موت کا سامنا ہوا اور بادشاہت چہوڑنی مین بہی موت کا سامنا ہوا پہر اوسنی اپنی بادشاہت
اختیار کی اور انکو قتل کیا پہر اوسکی لاش زمین مین دہنس گئی ابن جدعان نی کہا کہ پہر مینی یہہ بات
ابن مسیب سے بیان کی اونہون نی کہا کیا اونہون نی تمکو خبر نہین دی کہ کیونکر ہوا قتل حضرت
زکریا کا مین بولا نہین کہا کہ حضرت زکریا اوسدن بہاگ چلی جب اونکی بیٹی قتل ہو چکی اور
وہ لوگ انکی پیچہی ہوئی یہانتک کہ آپ ایک درخت پاس پہنچی جسکی لکڑی لمبی ہتی اوسنی انکو
اپنی طرف بلایا پہر آپ اوسمین پیٹ گئی اور انکی کپڑیکا پہندنا رہ گیا کہ ہوا سی ہلتا تہا پہر وہ لوگ
اوس درخت کی طرف چلی پہر آپکی قدمونکا نشان اوسکی بعد نہ پایا اور اوس پہندنیکو پایا

تب اوسکو پایا اور اوس درخت کو کاٹا اور آپکو اوسکے اندر کاٹا فائدہ اس روایت سے
ایک بات زیادہ معلوم ہوئی کہ اوس عورت کو حضرت یحییٰ سے دشمنی کی وجہ یہہ ہوئی تہی
کہ انہون نے بادشاہ سے کہا تہا کہ تو اس سے نکاح نہ کر یہہ بدکار ہے جناب مسیح حواری نے انجیل کے
تفسیر مین لکہا ہے کہ پہر اوسنے اوس سے نکاح کر لیا اور دوسری بات اس روایت سے یہہ
معلوم ہوئی کہ اوسنے خود ہی اذن لے رکہا تہا پہر بیٹی کو بہیج کر دوبارہ اذن لیا الہی اپنے پاک
نبیون پر درود و سلام بہیج جنہون نے تیرے حکم بے دہڑک پہنچائے اور تیرے سوا کسیکا ڈر
دلمین نہ لائے الہی ہمکو انہیں کی راہ پر رکہیو دین محمدی پر مضبوط رکہیو آمین امام ابوداؤد نے
مین کہا ہے کہ ہمسے کہا حضرت انس نے کہا کہ مجہسے کہا راشد نے جو سعد کے بیٹے اور عبد الرحمن نے جو جبیر کے
بیٹے اونہون نے انس سے جو مالک کے بیٹے ہین انہون نے کہا رسول اللہ نے فرمایا اللہ اوس پر درود
بہیجے اور سلامت رکہے کہ جب مین چڑہایا گیا مین گذرا ایسے لوگون پر کہ اونکے تانبے کے ناخن تہے
اپنا منہ اور چہاتی نوچتے تہے مینے کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ وہ لوگ ہین جو کہاتے
ہین گوشت لوگونکا اور پڑتے ہین اونکی آبرو مین فائدہ اسمین مسلمانونکو پیٹہہ پیچہے برا کہنا
ہین گویا اونکا گوشت کہاتے ہین اور لوگونکی آبرو کہرتے ہین امام عبد العظیم منذری نے
ترغیب ترہیب مین لکہتے ہین کہ امام بیہقی نے اچہی سند سے پہنچائی کہ سعید جو سنان کے
بیٹے وہ راشد سے جو سعد کے بیٹے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین معراج کو گیا
مین کچہہ مرد و نپر گذرا کہ اونکی چمڑے آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی تہی مینے کہا یہہ کون لوگ
ہین ای جبریل کہا یہہ وہ لوگ ہین جو بناؤ سنگار کرتے ہین زنا کی واسطے پہر مین ایسے
کنوئین پر گذرا کہ اوسمین بدبو آتی تہی اوسمین اونچی آوازین سنین مینے کہا یہہ کون
لوگ ہین ای جبریل کہا عورتین ہین کہ بناؤ سنگار کیا کرتے تہین زنا کی واسطے اور کرتے
تہین وہ کام جو اونپر حلال نہین تہی پہر گذرا کچہہ عورتون اور کچہہ مرد و نپر کہ چہاتیونکی لگا
لٹکائی ہوئی تہین مینے کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ لوگ ہین طعنہ دینے

عیب چینی والی کی اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس کلام کا کہ خرابی ہے ہر ایک طعنہ دینے
والے عیب چینی والی کی ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم اور ابن
مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات میں سیر کو لایا گیا جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے میں نے اوپر دیکھا تو ایکبارگی
گرج اور چمک اور کڑک تھی اور میں کچھ لوگوں پر آیا کہ انکے پیٹ گھروں کی طرح تھے اور ان میں سانپ
ہونکے پیٹ کی باہر سے دکھائی دیتے تھے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں اے جبریل کہا یہ لوگ ہیں کہ سود کھاتے تھے
پھر جب میں نیچے والے آسمان تک اترا میں نے اپنے سے نیچے دیکھا تو ایکا ایک میں نے
دیکھا کچھ غبار اور دھواں اور آوازیں میں نے کہا یہ کیا ہے اے جبریل کہا یہ شیاطین
ہیں کہ آدمیوں کی آنکھوں پر گھومتے ہیں کہ نہ فکر کریں آسمانوں اور زمین میں سے کچھ نشانات
ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ وہ عجیب چیزیں دیکھتے روایت کیا ابن مردویہ نے
اور بیہقی نے بعث و نشور میں حضرت انس سے کہ اللہ کے رسول [illegible]
سلامت [illegible] فرمایا کہ جب میں سیر کو لایا گیا میں جنت میں داخل ہوا ایک جگہ پر
[illegible] سرخ تھا اور سپید تھے موتی اور سبز زبرجد اور سرخ یاقوت [illegible]
[illegible] سلام میری [illegible] پیغام پہنچانے والے کہا اے جبریل کیا [illegible]
ہوئی میں خیموں [illegible] اپنے رب سے کہ آپ پر سلام کہیں پھر اللہ نے [illegible]
پھر وہ کہنے لگیں ہم راضی ہیں [illegible] والیاں ہیں ہم کبھی غصہ [illegible]
[illegible] والیاں ہیں ہم کبھی کوچ نہ کریں اور پڑھا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت کو حور مقصورات فی الخیام یعنی گوریاں ہیں رکی ہوئی خیموں میں اور ابن المنذر نے
روایت کی ہے ابن عباس سے کہ جس رات میں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سیر کو لائے گئے
پس جبریل سے فرمایا کہ دوزخ کو کھول دو انہوں نے کھول دیا آپ نے اسکی طرف دیکھا
اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے حضرت جابر سے روایت

کہتی ہیں کہ فرمایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات میں سیر کو بلایا گیا میں گزرا سے
محفل پر تو انکا ایک دیکھا کہ جبرئیل اللہ کے ڈر سے ایسے ہیں جیسے پرانا فرش۔ اور امام شمس الدین
ذہبی کتاب العرش میں لکھتے ہیں کہ ابو عبد اللہ ابن بطہ نے کتاب الابانہ میں محمد کے سند سے بیان کیا
جو اسحاق کی بیٹی وہ عبد اللہ سے جو ابو سلمہ کے بیٹے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے نے ابن عباس سے پوچھ
بھیجا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہاں پھر حضرت
عمر کے بیٹے نے کہلا بھیجا کہ کیونکر دیکھا انہوں نے فرمایا کہ دیکھا اسکو سبزے میں کہ کرسی سونے کی اور
اٹھا رکھا اسکو یعنی اس کرسی کو چار فرشتوں نے [illegible] اور امام ابن ماجہ سنن میں [illegible] سے
کہ ہمسے فرمایا ابو حاتم نے کہا کہ ہمسے فرمایا ہشام نے جو خالد کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمسے فرمایا خالد نے جو
یزید کے بیٹے وہ ابو یزید کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے اور انہوں نے اپنے باپ خالد سے روایت کی
اپنے باپ سے انہوں نے انس سے جو مالک کے بیٹے ہیں انہوں نے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہ جس رات میں سیر کو بلایا گیا میں نے دیکھا جنت کے
دروازہ پر لکھا ہوا کہ خیرات دس حصے کے برابر ہے اور قرض اٹھارہ حصے کے برابر ہے میں نے کہا
جبرئیل کیا حال ہے کہ قرض [illegible] سے افضل ہے انہوں نے کہا اسلئے کہ مانگنے والا مانگتا ہے اور
اسکے پاس ہوتا ہے اور قرض مانگنے والا قرض نہیں مانگتا مگر حاجت سے [illegible] میں اس حدیث کو
ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے بعضا
[illegible] سے نقل کیا ہے [illegible] ابن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے اوسط میں اور
ابن مردویہ ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جس رات سیر کو بلائی گئی [illegible] اور ذی طوی میں پہنچے تو فرمایا جبرئیل سے کہ
قوم [illegible] تصدیق نہ کریگی [illegible] ابو بکر [illegible] صدیق [illegible] اور امام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سا ملتی ہے ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اوپر ورود بھیجی اور سلامت کری
البتہ میں اپنی تئیں دیکھا حطیم میں اور قریش لوگ مجھسے پوچھتی تھی میری سیر کا حال سو پوچھے
مجھسے بیت المقدس کی وہ چیزیں پوچھیں کہ میں انکو یاد نہیں رکھا تھا پھر مجھپر ایسا رنج ہوا کہ ویسے مجھکو
ویسا رنج نہیں ہوا تھا پھر اٹھا دیا اوسکو اللہ نے میری لیے کہ میں دیکھتا تھا اوسکی طرف جو چیز
وہ پوچھتے تھی میں اونکو خبر دیتا تھا اور میں اپنی تئیں دیکھا نبیوں کی ایک جماعت میں پھر ایکا یک دیکھا
کہ موسی کھڑی نماز پڑھ رہی تھی ایک مرد تھی کھری گھونگر والی گویا کہ وہ شنوہ کی مردوں میں سے تھے
اور ناگہا ایک دیکھا کہ عیسی بیٹی مریم کے کھڑی نماز پڑھ رہی تھی سب لوگوں میں اونسی شباہت میں
بہت ملتی ہے عروہ ثقفی جو مسعود کا بیٹا ہے اور ناگہا ایک ابراہیم کھڑی نماز پڑھ رہی تھی سب لوگوں میں
اونسی شباہت بہت ملتی ہی تمہاری رفیق کی مطلب آپکا یہہ تھا کہ میری شباہت اونسے
بہت ملتی ہے پھر نماز کا وقت آیا پھر میں اونکی امامت کی پھر جب میں نماز سے فراغت کی ایک
کہنے والی نے مجھسے کہا ای محمد یہہ مالک ہی دربان آگ کا تم اوسپر سلام کہو پھر میں مونہ پھیرا اوسکی
طرف دیکھا تو اوسینے پہلی مجھپر سلام کہا اور روایت کیا ابو یعلی اور ابن عساکر نے ام ہانی سے
وہ بولیں کہ کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس اندھیری میں داخل ہوئی اور میں
اپنی بچھونی پر تھی آپ نے فرمایا تجھکو خبر ہے کہ میں سویا آجکی رات حرمت والی مسجد میں پھر میری
پاس جبرئیل آئی پھر مجھکو مسجد کے دروازہ پر لیگئی پھر آئی بیت المقدس تک جانیکا اور آنیکا ذکر
پھر ام ہانی نے کہی میں کہ آپ کی چادر سے چمٹ گئی اور میں کہا ای میری چچا کی بیٹی میں تجھکو
اللہ کی قسم دیتی ہوں قریش سی یہہ بات کہنا کہ جن لوگوں نے تمکو سچا جانا وہ بھی جھٹلا دینگے
پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا اور اوسکو میری ہاتھ سے کھینچ لیا اور چادر آپکی پیٹ پرسی اٹھ گئی
تو میں آپکی پیٹ کی شکن دیکھی جو تہ بتہ سی دہری گویا کہ وہ کاغذ کی لپیٹ تھی اور ناگہا ایک آپکی گلے
پاس ایک نور چمکتا تھا قریب تھا کہ میری نگاہ کو اچک لی پھر میں سجدہ میں گر پڑی پھر جب میں
سر اوٹھایا تو دیکھا کہ آپ باہر جا چکی ہیں میں اپنی لونڈی سی کہا تو آپ کی پیچھی جا دیکھہ آپ کہاں گئے

لیتی مین اور آپ سی کیا کہا جاتا ہی جب وہ لیٹی اوسنی مجکو خبر دی کہ آپ چند قریشیون پاس پہنچے
اونمین تہا مطعم بیٹا عدی کا اور عمرو بیٹا ہشام کا اور ولید بیٹا مغیرہ کا آپنی فرمایا
مین آج اس مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور اسی مین صبح کی نماز پڑہی اور اسکی بیچ مین
بیت المقدس مین گیا مطعم بولا کہ ہم اونٹون کی کلیجی مارتے ہین بیت المقدس تک ایک مہینا بہر
چڑہتی مین اور مہینا بہر اوترنے مین تم کہتی ہو کہ مین وہان ایک رات مین گیا ابوبکر بولے کہ مین
گواہی دیتا ہون کہ وہ بیشک سچی ہین وہ لوگ بولی ای محمد ہمکو ہمارے قافلے کی خبر دو فرمایا کہ مین فلانی
قوم کے قافلے پر روحا مین آیا تہا اونکی ایک اونٹنی گوشت والی کہو گئی تہی وہ اوسکی ڈہونڈہنے
گئی تہی پہر مین اونکی کجاوون کی پاس آیا اونمین سی وہان کوئی نہ تہا اور ایکا ایک مین ایک پیالا
پانی کا دیکہا پہر مین اوسمین سی پیا پہر مین پہنچا فلان قوم کے قافلے تک تو مجہسے اونٹ بہاگی اور
ایک اونٹ سرخ بیٹہ گیا اوسپر سفید دہاریون دار جہولین تہین مین نہین جانتا کہ وہ اونٹ
ٹوٹ گیا یا نہین پہر مین فلان قوم کے قافلے تک تنعیم مین پہنچا اوسکی آگی ایک اونٹ خاکستری رنگ
تہا اور وہ یہ آتا ہی تمہاری اوپر ٹیلہ پر سی تب ولید مغیرہ کا بیٹا بولا کہ جادوگر ہی تو گئی لوگ اور دیکہا جیسا
آپنی فرمایا تہا ویسا پایا اور آپ پر جادو کی تہمت کی اور ولید سچا ہی پہر اللہ تعالی نے اوتارا کہ وما
جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنی ہمنی جو دکہایا تجکو وہ کیا گیا واسطی لوگونکی
آزمایش کی لایا ابونعیم اور بیہقی نی دلائل مین سدی سی کہ [illegible]
کہ جب آئی رسول اللہ اپنی وطن کو اور [illegible]
آئی قافلہ والی اور اونکی نشانی کی خبر دی وہ لوگ بولی [illegible]
پہر جب وہ دن آیا قریشیون نی راہ دیکہی اور دن بہت بہر چکا اور قافلہ نہ آیا [illegible]
ایک ساعت ٹہرا دیگئی اور سورج روکا گیا سو سورج کسی واسطی نہین روکا گیا مگر واسطی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس دن اور حضرت یوشع کی لیی جو نون کی بیٹی تہی جسدن وہ
ظالمون سی لڑتی اور ابن سعد اور ابن عساکر نی روایت کی عبد اللہ سی [illegible]

اور حضرت ام سلمہ سے اور حضرت عائشہ سے اور ام ہانی اور ابن عباس سے آگے وہی بیت المقدس
جانیکا ذکر ہے پہر یوں ہے کہ ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اوس رات کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہوئے گئے پہر عبد المطلب کے بیٹے جدا جدا آپکو ڈہونڈنے گئے اور حضرت عباس نکلے یہانتک کہ
ذی طوی تک پہنچے اور پکارنے لگے یا محمد یا محمد آپنے اونکو جواب دیا کہ میں حاضر ہوں کہا ای بیٹے میرے بہائی کے
تمنے اپنی قوم کو آج کی رات کو تہکا دیا فرمایا کہ بیت المقدس میں گیا تہا اس رات میں فرمایا ان
کہا میرے خیر تو گذرے فرمایا سوا خیر کے کچھہ نہین گذرا اور ام ہانی کہتی ہین کہ آپ ہمارے پاس اوس
رات سوئے آگے وہی ذکر ہے کہ آپنے لوگون سے بیان کیا آپ فرماتے ہین کہ میں حطیم میں کہڑا
ہوا پہر اللہ نے میرے لئے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا پہر میں اونکو خبر دینے لگا اوسکی نشانیوں کی
پہر بعضوں نے کہا کہ مسجد کے دروازے کتنے ہین اور میں اوسکے دروازے نہین گنے تہے پہر میں اوسکے
طرف دیکہتا رہا اور دروازہ دروازہ گنتا رہا اور اونکو خبر دیتا رہا اور میں اونکو اوسکی نشانیوں کی
خبر دی جو رستے میں تہے اور وہ نہین جو دیکہی تہی پہر جیسا میں نے اونکو خبر دی ویسا اونہوں نے پایا اور
روایت کیا حاکم نے اور اسکی سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت
عائشہ سے روایت کی اونہوں نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصی تک سیر کو
بلائے گئے صبح کو لوگون سے بیان کرنے لگے تو جو لوگ آپ پر ایمان لائے تہے اور آپ کو سچا جانتا تہا
اون میں سے کچھہ لوگ اپنے دین سے پہر گئے اور حضرت ابو بکر سے جا کر کہا کہ کچھہ تمکو خبر ہے اپنے رفیق کے
وہ کہتے ہین کہ وہ آج کی رات بیت المقدس تک سیر کو بلائے گئے اور صبح سے پہلے آئے وہ بولے
کہ میں تو اونکو اس بات میں سچا جانتا ہون جو اس سے بہی دور ہے میں اونکو سچا جانتا ہون آسمان کی
خبر میں جو ایک صبح میں اور ایک شام میں آتی ہے پہر اسلئے حضرت ابو بکر کا نام رکہا گیا صدیق
یعنی بڑے سچے امام احمد فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو جعفر کے بیٹے اور روح
دونون نے کہا کہ ہمسے کہا عوف نے اونہوں نے قتادہ سے جو اوفی کے بیٹے ہین اونہوں نے ابن عباس سے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت رات ہوئی جسمین

ہین سیر کو بلایا گیا اور مجھکو مکہ مین صبح ہوئی مینی اپنی معاملہ کا یقین کیا او رپہچانا کہ لوگ مجھکو جھٹلاوینگی
کی پہر مین الگ ہوگئین ہو کر بیٹہا اداس ہو کر بیٹہا پہر آپکی پاس اللہ کا دشمن ابوجہل آیا اور آپکی پاس بیٹہا او رٹہٹہی کیطرح پر
کہنی لگا کہ کچھ کوئی بات ہوئی آپ نی فرمایا ہان کہا وہ کیا ہی فرمایا مین آج کی رات سیر کو بلایا گیا
کہا کہان تلک فرمایا بیت المقدس تلک کہا پہر ہماری بیچ مین تمنی صبح کی فرمایا ہان کہا آپکی
قوم کو بلاؤن اونسی بہی کہوگی جو مجہسی کہا آپنی فرمایا ہان وہ بولا ای لوگو قوم کعب کی لیس سب
مجلسین اوسکی پاس آئین ور لوگ آنی یہا تک کہ آپکی پاس بیٹہی وہ بولا بیان کیجی اپنی قوم سی جو مجہسی
بیان کیا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ مین آج کی رات سیر کو
بلایا گیا وہ لوگ بولی کہان تک فرمایا بیت المقدس تک وہ بولی پہر تمکو صبح ہوئی ہماری بیچ مین فرمایا
ہان وہ لوگ بولی آپ ایسی ہو سکتا ہی کہ اوس مسجد کی پتی ہمسی بیان کیجی اور اون لوگو نمین وہ لوگ
بہی تہی جو اوس شہر تک سفر کر چکی تہی اور اوس مسجد کو دیکہہ چکی تہی فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ
اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی پہر مین پتی بیان کرنی لگا پہر مین پتی بیان کرتا رہا یہانتک
کہ مجھکو بعضی پتو نمین شبہہ ہوا پہر وہ مسجد لائی گئی اور مین دیکہہ رہا تہا یہانتک کہ رکہی گئی عقیل کی
یا عقال کی گہر کی پاس پہر مینی اوسکی پتی بیان کئی اور مین اوسکیطرف دیکہہ رہا تہا تب اون لوگو
نی کہا یہہ جو پتی ہین یہہ تو قسم اللہ کی سب ٹہیک کہی ہین در منثور مین ہی کہ ابن مردویہ نی حضرت
انس تک سند پہنچائی کہ اونہون نی کہا کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جب سی سیر کو بلائی گئی اونکی خوشبو دولہا کی سی خوشبو تہی اور دولہا کی خوشبو سی بہی بہت اچہی تہی
مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لآلی مصنوعہ مین لکہتی ہین کہ مین کہتا ہون کہا ابو العباس
مستغفری نی جو جعفر کی بیٹی وہ محمد کی بیٹی اونہون نی طب نبوی کی کتابمین فرمایا کہ مجھکو لکہہ بہیجا علی نی
جو حسن کی بیٹی کہ ابو سلیمان محمد جو سلیمان کی بیٹی ہین وہ یزید کی بیٹی فاس کی رہنی والی اونہون نی
اونسی قزوین مین بیان کیا کہا کہ ہمسی کہا میری باپ نی کہا کہ مجہسی فرمایا اسمعیل خزازی نی جو
قزوین کی رہنی والی علی کی بیٹی وہ قدامہ کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا احمد نی جو بروع کی رہنی والی

عبداللہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا سہل نے جو صقیر کی بیٹی کہ ہمسے کہا موسی نے جو عبدربہ کی بیٹی کہا کہ مینی سنا علی سے جو ابو طالب کی بیٹی وہ فرماتی تھی کہ فرمایا اللہ کی رسول نے اللہ درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ جس رات مین آسمان کی طرف سیر کو بلایا گیا زمین میری اوپر رونی سواسطی زمین کی روئی ہی الصف یعنی گبرا وگا یا سو جو شخص چاہی کہ زمین کا رونا سونگھی تو گبرا کو سونگھی پھر جب مین اپنی رب کیطرف اونچا کیا گیا پھر اوسنی مجھپر بخشش کی پیغمبری سی اور بڑائی دی مجکو نبوت سی اور مجکو عزت دی شفاعت سے اور مجھپر فرض کین پچاس نمازین اوترا مین ایک آسمان سے ایک آسمان تک پھر جب مین نیچی والی آسمان تک پہنچا مجھسی پسینا بہنی لگا پھر میرا پسینا گرا پھر اللہ نی میری پسینہ سی سرخ گلاب اگایا پھر جو شخص چاہی کہ میرا پسینا سونگھی تو سرخ گلاب کو سونگھی واللہ اعلم فائدہ مولانا جلال الدین سیوطی نی اس سند کی کسی شخص مین کچھ بحث نہین کی معلوم ہوا کہ اس سند مین کچھ خلل نہین پایا حضرت شیخ عبدالحق نی سفر السعادت کی شرح مین لکھا ہی کہ ابو الفرج پھر والی نی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جب مجکو آسمان پر لی گئی میری بعد زمین رونی اور اوس سی گبرا وگا جب مین پھر آیا ایک قطرہ میری پسینی کا زمین پر گر پڑا اوس سی سرخ گلاب اوگا اس روایت مین لصف کی جگہہ گبیری اور منتخب اللغات مین لصف کی معنی گبر کی ہی لکھی ہین لکھا ہی کہ گبر مین کاف پر اور بی پر زبر ہی اور وہ ایک میوہ ہی کہ اوسکا اچار بناتی ہین مولانا جلال الدین فرماتی ہین کہ ابن جوزی نے لکھی ہین کہ ابن فارس نی کتاب الریحان مین کہا ہی کہ ہمسی کہا علی نی جو بندار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نی جو علی کی بیٹی وہ عبدالواحد کی بیٹی مقدس کی رہنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی جو عمار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا مالک نی جو انس کی بیٹی وہ زہری سی وہ انس سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سفید گلاب میری پسینی سی معراج کی رات مین بنایا گیا سرخ گلاب جبرئیل کی پسینی سی بنایا گیا اور زرد گلاب براق کی پسینی سی بنایا گیا ابن جوزی کہتی ہین کہ وہ شخص جو مقدس کا رہنی والا ہی اوسپر گمان کیا گیا ہی

کہ اوسی نی یہہ حدیث بنائی ہی مولانا لکہتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ ابن عساکر نی اپنی تاریخ مین
اس حدیث کو سند سمیت لکہا پہر کہا کہ مینی پڑہا ہی عبدالعزیز کتانی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا کہ مجہسی کہا
ابو نجیب عبدالواحد نی جو عبداللہ کی بیٹی ارموی کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ان پہچان
مین یعنی معلوم نہین کہ کیسی شخص ہین اور یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی کسی بی علم نی اوسکو بنالیا ہو
اور یہہ صحیح سند اسپر جوڑدی ہی اور کہا ان مین کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ابن ناصر نی
کہا کہ اونپر گمان کیا گیا ہی جہوٹ بولنی کا اوہنون نی گلاب کی مقدمہ مین ایک حدیث روایت
کی ہی جسکی کہین اصل نہین میزان مین کہا کہ یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی واللہ اعلم کہا ابن
فارس نی کہ روایت کیا ہشام نے جو عروہ کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب کو سونگہی
اور روایت کیا احمد بلخی نی جو محمد کی بیٹی وہ یحیی کی بیٹی اوہنون نی روایت کی اپنی باپ سی
اوہنون نی اونکی دادا سی اوہنون نی اعمش سی اوہنون نی ابن منکدر سی اوہنون نی جابر سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو خوشبو گلاب کی
سونگہی اور احمد جو شخص ہے جسکی یہہ روایت کی ہی چہوڑ دیا گیا ہی یعنی حدیث والون نی اوسکو چہوڑ
دیا جب دیکہا کہ بہت غلطیان کرتا ہی ایک اور سند لکہی ہی مگر کتاب کا نام نہین لکہا شاید خطیب کے
کتاب کی روایت ہی وہ یہہ ہی کہ خبر دی ہمکو محمد نی جو ناصر کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی عبدالمحسن نی
جو محمد کی بیٹی وہ علی کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی احمد نی جو عمر کی بیٹی وہ روح کی بیٹی نہراوان کی
رہنی والی کہ ہمکو خبر دی قاضی ابوالفرج معافی نی جو زکریا کی بیٹی کہ ہمسی کہا لیث نے جو مرو کے
رہنی والی بیٹی محمد کی وہ بیٹی لیث کی کہ ہمسے کہا ابوالحسن صعصعہ نی جو رقہ کی رہنی والی وہ حسین
کے بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نی جو عنبس کی بیٹی وہ حماد کی بیٹی کہ ہمسے کہا میری باپ نی اوہنون نی
جعفر سی جو سلیمان کی بیٹی وہ مالک سی جو دینار کی بیٹی وہ انس سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب مین چڑہا گیا آسمان کیطرف مین میری بعد روئی پہر اوسکی پانی سے

لصف ادگا پہر جب مین پلٹا میرا پسینا زمین پر ٹپکا تو سرخ گلاب اوگا خبردار سو جو شخص
چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب سونگہی ابن جوزی کہتی ہین کہ بنائی ہوئی ہی اسکی
سند مین وہ لوگ جو پہچانی نہین جاتی ہین فائدہ اسکی سند مین وہ لوگ ہین جنکا حال معلوم نہین
کہ معتبر ہین یا غیر معتبر تو یہہ سند کچی ہی یہہ کہدینا کہ یہہ بات ان لوگونمین سی کسی نی بنالی یہہ
ابن جوزی کی زیادتی ہی ایسی روایت کا بیان کرنا مضائقہ نہین درمنثور مین ہی کہ ابن مردویہ
نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی
فرمایا کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مجکو اللہ نی بہیجا یاجوج اور ماجوج کی طرف پہر مینی انکو اللہ کی
دین کیطرف اور اسکی بندگی کیطرف بلایا پہر اونہون نی میرا کہنا ماننی سی انکار کیا سو وہ آگ
مین ہین اون لوگونکی ساتہہ جنہون نی کہنا نمانا آدم کی اولاد مین سی اور ابلیس کی اولاد مین سی

اب یہہ ذکر ہی کہ معراج کی بعد اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی کعبہ کی پاس آپکو پانچون نمازین پڑہائین او پانچون وقت دکہلائی اور نماز کی رکعتونکا بیان اور پکار کر پڑہنی کا اور چپکی پڑہنی کا بیان

مولانا جلال الدین سیوطی نی معراج کی رسالہ مین لکہا ہی کہ صحیح روایت ہی کہ معراج کی بعد پہلی دن حضرت جبریل نی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑہائی امام ابو داؤد فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نی کہ ہمسی فرمایا یحیی نی کہ ہمسے فرمایا سفیان نی کہ مجہسی فرمایا عبد الرحمن نی جو بیٹی فلان شخص کے وہ بیٹی ابو ربیعہ کی ابو داؤد نی کہا وہ عبد الرحمن ہین بیٹی حارث کی وہ بیٹی عیاش کے وہ بیٹی ابو ربیعہ کی اونہون نی روایت کی حکیم سی جو بیٹی ہین حکیم کے وہ نافع سی جو بیٹی جبیر کی وہ بیٹی مطعم کی اونہون نی ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی کہ امامت کی میری جبریل نی اس گہر کی پاس یعنی کعبہ کی پاس دو مرتبہ سو نماز پڑہائی مجکو ظہر کی جسوقت جہکا سورج اور تہا یعنی سایہ برابر تسمہ کی اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر ہوا اور نماز پڑہائی مجکو یعنی

مغرب کی جسوقت روزہ دار روزہ کہولتا ہی اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی جسوقت شفق غائب ہوا
اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی جسوقت کہانا اور پینا روزہ دار پر حرام ہوا پہر جب دوسرا دن ہوا مجکو ظہر
کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر تہا اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ
اونکی دو برابر ہوا اور مجکو مغرب کی نماز پڑہائی جسوقت روزہ دار نی روزہ کہولا اور عشا کی نماز پڑہائی
تہائی رات تلک اور فجر کی نماز پڑہائی تو اوجالی مین نماز پڑہی پہر میری طرف موڑ کر دیکہا
پہر فرمایا ای محمد یہہ وقت ہی نبیون کا جو تمسی پہلی تہی اور وقت بیچ مین ہی ان دو وقتون کے
فائدہ یہہ وقت نمازونکی اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی دیکہا دئی بعد اسکی اللہ نی نمازونکی
وقت بڑہا دئی اس مرتبہ عصر کی نماز دوسری دن اوسوقت پڑہائی جب سایہ دو برابر ہوگیا
یعنی آخر وقت یہانتک ہی پہر بعد اسکی وقت اللہ نی بڑہا دیا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عصر کا وقت جب تک ہی کہ سورج زرد نہووی اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ وقت عصر کا اللہ تعالی نی بڑہا دیا جب تک سورج زرد نہو جب تک اچہا نماز
وقت ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ جسنی ایک رکعت عصر کی سورج ڈوبنی سی پہلی پائی اوسنی عصر کو پایا اس حدیث
سی معلوم ہوا کہ جب تک سورج نہ ڈوبی جب تک عصر کا وقت ہی مگر سورج کی زرد ہو جانی
کی بعد مکروہ ہی جان بوجہہ کر اتنی دیر کرنی کہ سورج ڈوبتی وقت پڑہی صحیح مسلم مین ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت مغرب کی نماز کا جبتک ہی جب تلک شفق نہ ڈوبی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت اللہ نی بڑہا دیا پہلی پہل تو حضرت جبریل نی
دونون دن ایک ہی وقت نماز پڑہائی تہی اور عشا کی نماز حضرت جبریل نی دوسری دن تہائی
رات تک پڑہائی تہی پہر بعد اوسکی اللہ نی وقت بڑہا دیا صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت عشا کا آدہی رات بیچون بیچ تک ہی اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ آدہی رات تک بہت اچہا وقت ہی ابن الہمام نی ہدایہ کی شرح فتح القدیر مین لکہا ہے

کہ ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں دیر کی یہانتک کہ دو تہائی رات گئی

اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں دیر کی یہانتک کہ بہت

سی رات گئی یعنی تھوڑی سی رہ گئی اور یہہ سب صحیح بخاری میں ہے امام بیہقی اپنی سنن میں فرماتے

ہیں کہ مجکو خبر دی ابو بکر محمد حافظ نے جو بیٹے ابراہیم کے کہا کہ مجھے بیان کیا ابو نصر احمد نے جو بیٹے عمرو کے

کہا کہ خبر دی سفیان جوہری نے جو محمد کے بیٹے کہ کہا ہمسے علی نے جو حسن کے بیٹے کہ کہا ہمسے

عبد اللہ نے جو ولید کے بیٹے اونہوں نے مجھے روایت کی سفیان سے اونہوں نے لیث سے اونہوں نے

طاوس سے اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ وقت ظہر کا عصر تک ہے اور عصر کا

مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں دوسری جگہہ

لکھا ہے کہ یہہ باب ہے آخر وقت عشا کا اور دو سمیں دو قول ہیں تہائی رات اور آدہی رات

اسکا مطلب یہہ کہ عمدہ وقت تہائی رات تک ہے پہر آدہی رات تک پہر لکھا ہے کہ یہہ باب ہے

نماز عشا کی آخر وقت جواز کا یعنی جایز کب تک ہے پہر لکھتے ہیں کہ ہمکو روایت پہنچی ابن عباس

سے کہ اونہوں نے فرمایا کہ وقت عشا کا فجر تک ہے اور اوسی اور عبد الرحمن بن عوف سے

روایت پہنچی اوس عورت کی مقدمہ میں جو فجر کے نکلنے سے پہلے پاک ہو جاوے کہ نماز پڑہے مغرب

کی اور عشا کی اور عبید بن جریج سے روایت پہنچی کہ اونہوں نے جناب ابو ہریرہ سے پوچہا کہ نماز

عشا میں تقصیر دار ہونیکا وقت کون ہے کہا نکلنا فجر کا امام طحاوی معانی الآثار میں فرماتے ہیں

کہ ہمسے فرمایا یونس نے کہ ہمسے فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کے بیٹے کہ ہمسے فرمایا لیث نے وہ یزید سے جو ابو حبیب

کے بیٹے وہ عبید سے جو جریج کے بیٹے کہ اونہوں نے ابو ہریرہ سے کہا کہ نماز عشا میں تقصیر دار ہونیکا

وقت کون ہے فرمایا کہ نکلنا فجر کا سو ابو ہریرہ نے وہ وقت فجر کے نکلنے کا بتلایا جس میں عشا کا وقت

جاتا رہتا ہے مطلب یہہ ہے کہ جبتک یہانتک عشا نہ پڑہے کہ فجر ہو گئی وہ گنہگار ہوا جبتک اس سے پہلے

پڑہ لی وہ گنہگار نہیں ہوا ایسی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوہیں سے پہلے تک عشا

پڑہنے کی رخصت دی ہے صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت صبح کی نماز کا

فجر کی نکلنی سی ہی جب تک سورج نہ نکلی اب سنو کہ ظہر کا وقت ہی بعضون نی کہا ہی کہ آخر
مین بڑہا دیا ہی بعضی حدیثون سی اس کا اشارہ بعضون نے سمجہا ہی مشہور یون ہین کہ امام ابو حنیفہ
کا قول یہی کہ ظہر کا وقت جب تک رہتا ہی جب تک سایہ انسان کا دو قد برابر ہو جاوی اوس سایہ
کی سوا جتنا دوپہر کی وقت پر تہا لیکن امام ابو حنیفہ کا یہ قول انکی بڑی بڑی شاگردون نی
اختیار نہین کیا کیونکہ اسکی سند صاف نپائی اور امام ابو حنیفہ کا دوسرا قول سب کی موافق ہی
کہ ایک قد برابر سایہ ہوا اور عصر کا وقت آیا شاید امام نی اول قول کو چہوڑ دیا ہو آخری قول یہی ہی جو
سب کی موافق ہی امام ابو حنیفہ کی شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر کا یہی قول ہی
کہ ظہر کا وقت جب ہی تلک ہی جب تلک سایہ ایک قد کی برابر ہو اور یہی قول ہی امام مالک اور امام
شافعی کا اور امام احمد کا امام طحاوی حنفی نی فرمایا کہ ہم اسی قول کو لیتی ہین اور غرر الاذکار مین بہی
یہی قول لیا گیا ہی اور برہان مین ہی کہ یہی بہت ظاہر ہی کیونکہ حضرت جبریل نی وقت نماز
کا یون ہی ظاہر کر دیا یہ مطلب اوس سی صاف نکلتا ہی اور فیض مین ہی کہ اسی پر عمل ہی لوگون
کا اس زمانہ مین اور اسی پر فتوی ہی خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت جبریل نی ظہر کی نماز جب پڑہائی
تہی جب سایہ ایک قد برابر تہا بعد اسکی وقت کا بڑہا دینا ثابت نہین مگر امام ابو حنیفہ نی کسی حدیث
کی اشارہ سی یہ مطلب سمجہا تہا کہ ظہر کا وقت بہی پہر بڑہا دیا گیا ابن المنذر نی فرمایا کہ سوا امام
ابو حنیفہ کی یہ بات کسی نی نہین کہی اب سنو کہ جس بات پر سب کا اتفاق ہی اور امام ابو حنیفہ کا
بہی وہ دوسرا قول اوسکی موافق ہی ہی ٹہیک ہی اوسی پر چلنا چاہی امام ابن ابی شیبہ مصنف
مین فرماتی ہین کہ ہمسی بیان کیا یزید نی جو جناب کی ہین کہ مجہسی فرمایا خارجہ نی جو بیٹی عبد اللہ
کی وہ بیٹی سلیمان کی وہ بیٹی زید کی وہ بیٹی ثابت کی کہا کہ مجہسی فرمایا حسین نے جو بیٹی بشیر کی
وہ بیٹی سلیمان کی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ مین اور محمد جو علی کی بیٹی ہین یعنی امام باقر کو کہ
اولاد حضرت علی کی اولاد مین سی داخل ہوی جابر کی پاس جو عبد اللہ کی بیٹی ہین صحابی تہی انسی
کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ نماز کیون کر تہی کہا کہ اللہ کی رسول نی

اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ظہر پڑہی جسوقت سایہ تسمہ کے برابر تہا پہر ہمکو عصر کی نماز پڑہائی
جسوقت سایہ اونکی برابر او تسمہ کی برابر ہوا آگی حدیث بڑی ہی اوسمین یہہ بہی ہی کہ پہر ہمکو
دوسری دن ظہر پڑہائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا پہر ہمکو عصر پڑہائی جسوقت سایہ
ہر چیز کا اوسکی دو برابر تہا اس حدیث سی صاف مطلب کہل گیا کہ جب دوپہر ڈہلی تب سایہ
تسمہ کی برابر تہا اوسوقت آپنی ظہر پڑہی پہر جب سایہ ایک تسمہ اور ایک قد کی برابر ہوا اوسوقت
عصر پڑہی اس سے معلوم ہوا کہ جتنا سایہ دوپہر کی وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکہنا چاہئی جب اوسکی
سوا اور ایک قد کی برابر ہو جاوی تب عصر کا وقت آتا ہی پہر دوسری دن آپنی ظہر
جب پڑہی جب دوپہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا اس جگہہ حضرت جابر نی
تسمہ کا نام نہین لیا پہر ظہر آپنی اخیر وقت پڑہی بحر الرائق مین ہی کہ امام طحاوی حنفی
اور اکثر بزرگون نی فرمایا ہی کہ آدمی کا قد اوسکی سات قدمونکی برابر ہوتا ہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو یوسف کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی مالک نی اونہون نی
صالح سی جو کیسان کی بیٹی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی مین اونہون نی حضرت عائشہ سی
جو ماں ہین ایمان والونکی اونہون نی فرمایا کہ اللہ نی جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
فرض کی گہر رہنی مین اور سفر مین پہر سفر کی نماز برقرار رکہی گئی اور گہر رہنی کی نماز مین زیادہ
کردیا گیا امام احمد نی یہہ لفظ زیادہ لکہا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نی کہا کہ ہمسے فرمایا یزید نی جو زریع کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا معمر نی
وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ رض سی اونہون نی فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو دو رکعت
پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وطن چہوڑا پہر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
پہلی طور پر چہوڑ دی گئی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ پہر جب آپ مدینی
مین آئی گہر رہنی کی نماز مین دو رکعتین بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز پہلی طور پر رہی کیونکہ
اوسمین قرآن بہت پڑہا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اسلئی پہلی طور پر رہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ اکیلا ہی فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
تو مغرب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی پہر جب
آپ مدینہ مین تشریف لائی ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعتین بڑہائی گئین مگر سفر مین وہی پہلا حکم
رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعتین پڑہو امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد بن حمید کی
بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو داود کی بیٹی وہ شعبہ سی وہ ابو بشر سے وہ سعید سی جو جبیر کے
بیٹی اور ذکر نہین کیا ابن عباس کا اور ہشیم نی ابو بشر سی وہ سعید سی جو جبیر کے بیٹی وہ ابن عباس
سی اس آیت کی بیان مین ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا یعنی اللہ فرماتا ہی کہ مت پکار کی پڑہ
اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو فرمایا یہ آیت مکہ مین اوتری کہ اللہ کی رسول اللہ اوپر درود
بہیجی اور سلامت کہی جب اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی کافر قرآن کو اور اوسکی اوتارنیوالی کو
اور اوسکی لاتیوالی کو برا کہتی تہی پہر اللہ نی اوتارا کہ ایسا مت پکار کی پڑہ اپنی نماز کو کہ وہ
برا کہین قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا اور مت چپکی پڑہ ایسا کہ اپنی ساتہ والے
نہ سنین ایسا پڑہ کہ وہ سنین اور تجہ سے قرآن کو سیکہین ہمسی فرمایا احمد نی جو منیع کی بیٹی کہا کہ
ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمسی فرمایا ابو بشر نی وہ سعید سی جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اللہ تعالی
کی اس قول مین ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا یعنی مت
پکار کی پڑہ اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو اور ڈہونڈہ اوسکی بیچ مین ایک راہ کہا کہ جب
اللہ کی رسول نبی اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت کہی مکہ مین چہپی ہوئی تہی جب یہ آیت اوتری
اور جب آپ اپنی ساتہیون کو نماز پڑہاتی اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی پہر کافر جب
سنتی تہی تو برا کہتی تہی قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا سو اللہ تعالی نی
اپنی نبی سی فرمایا کہ مت پکار کر پڑہ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کافر سنین اور قرآن کو
برا کہین اور مت چہپا کر پڑہ اپنی ساتہیون سی اور ڈہونڈہ اوسکی بیچ مین ایک راہ
اور امام بخاری نی بہی روایت یعقوب سے کی ہی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی

اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ظہر پڑہی جسوقت سایہ تسمہ کے برابر تہا پہر ہمکو عصر کی نماز پڑہائی
جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا آگی حدیث بڑہی ہی اوسمین یہہ ہی کہ پہر ہمکو
دوسری دن ظہر پڑہائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا پہر ہمکو عصر پڑہائی جسوقت سایہ
ہر چیز کا اوسکی دو برابر تہا اس حدیث سی صاف مطلب کہل گیا کہ جب دوپہر ڈہلی تب سایہ
تسمہ کی برابر تہا اوسوقت آپ نی ظہر پڑہی پہر جب سایہ ایک تسمہ اور ایک قد کی برابر ہوا اوسوقت
عصر پڑہی اس سے معلوم ہوا کہ جتنا سایہ دوپہر کی وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکہنا چاہئی جب اوسکی
سوا اور ایک قد کی برابر ہوجاوی تب عصر کا وقت آتا ہی پہر دوسری دن آپ نی ظہر
جب پڑہی جب دوپہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا اس جگہہ حضرت جابر نی
تسمہ کا نام نہین لیا یعنی ظہر آپ نی اخیر وقت پڑہی بحر الرائق مین ہی کہ امام طحاوی حنفی
اور اکثر بزرگون نی فرمایا ہی کہ آدمی کا قد اوسکی سات قدمونکی برابر ہوتا ہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو یوسف کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی مالک نی انہون نی
صالح سی جو کیسان کی بیٹی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی مین انہون نی حضرت عائشہ سی
جو ماں ہین ایمان والونکی اونہون نی فرمایا کہ اللہ نی جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
فرض کی گہر رہنی مین اور سفر مین پہر سفر کی نماز برقرار رکہی گئی اور گہر رہنی کی نماز مین زیادہ
کردیا گیا امام احمد نی یہہ لفظ زیادہ لکہا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نی کہا کہ ہمسے فرمایا یزید نی جو زریع کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا معمر نی
وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ رض سی اونہون نی فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو دو رکعت
پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وطن چہوڑا پہر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
پہلی طور پر چہوڑ دی گئی اور ابن خزیمہ وابن حبان کی روایت مین ہی کہ پہر جب آپ مدینی
مین آئی گہر رہنی کی نماز مین دو رکعتین بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز پہلی طور پر رہی کیونکہ
اوسمین قران بہت پڑہا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اس لئی پہلی طور پر رہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ اکیلا ہی فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
تو مغرب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی پہر جب
آپ مدینہ مین تشریف لائی ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعتین بڑہائی گئین مگر سفر مین وہی پہلا حکم
رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعتین پڑہو امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد نی جو حمید کی
بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو داود کی بیٹی وہ شعبہ بیٹی ابو بشر سے وہ سعید سی جو جبیر کے
بیٹی اور ذکر نہین کیا ابن عباس کا اور ہشیم نی ابو بشر سی وہ سعید سی جو جبیر کے بیٹی وہ ابن عباس
سی اس آیت کی بیان مین ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا یعنی اللہ فرماتا ہی کہ مت پکار کی پڑہ
اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو فرمایا یہ آیت مکہ مین اوتری ہی کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی جب اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی کافر قرآن کو اور اوسکی اوتارنیوالی کو
اور اوسکی لانیوالی کو برا کہتی تہی پہر اللہ نی اوتارا کہ ایسا مت پکار کی پڑہ اپنی نماز کو کہ وہ
برا کہین قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا اور مت چپکی پڑہ ایسا کہ اپنی ساتہہ والے
نہ سنین ایسا پڑہ کہ وہ سنین اور تجہسے قرآن کو سیکہین ہمسی فرمایا احمد نی جو منیع کی بیٹی کہا کہ
ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمسی فرمایا ابو بشر نی وہ سعید سی جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اللہ تعالے
کی اس قول مین ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا یعنی مت
پکار کی پڑہ اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو اور ڈہونڈہ اسکی بیچ مین ایک راہ کہا کہ جب
نبی اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی مکہ مین چہپی ہوئی تہی جب یہ آیت اوتری
اور جب آپ اپنی ساتہیون کو نماز پڑہاتی اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی پہر کافر جب
سنتی تہی تو برا کہتی تہی قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا سو اللہ تعالی نی
اپنی نبی سی فرمایا کہ مت پکار کر پڑہ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کافر سنین اور قرآن کو
برا کہین اور مت چہپا کر پڑہ اپنی ساتہیون سی اور ڈہونڈہ اسکی بیچ مین ایک راہ
اور امام بخاری نی بہی روایت یعقوب سے کی ہی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی

آگی وہی مطلب ہے درمنثور میں ہی کہ ابو داود نی مراسیل میں سعید تک سند پہنچائی جو جبیر کے بیٹی اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتی تہی اور مکہ کے لوگ مسیلمہ کو رحمن بولتی تہی وہ بولی کہ محمد یمامہ کی تہا کو پکارتی جاکم کیطرف بلاتی ہے تب اللہ نی اپنی رسول کو اوسکی چپکی سی پڑہنی کا حکم کیا پہر آپ نی اوسکو پکار کر نہین پڑہا یہانتک کہ آپ دنیا سے اوٹہ گئے فائدہ اکثر بکی کی سندونسی بسم اللہ کا چپکی سی پڑہنا ثابت ہی مگر بعض وقتین پکار کر پڑہنی کی بہی آئی ہین شاید اپنی کبہی کبہی پہر بہی پکار کر پڑہا ہوگا اصحابون نی آپکی بعد اکثرون نی چپکی سی پڑہا ہی اور بعضون نی پکار کر بہی پڑہا ہی اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت ابوبکر نی دین کی پہیلانی کی لئی اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور وہان نماز اور قران پڑہنا شروع کیا جب وہ قران پڑہتی تہی تو بہت روتی تہی کافرونکی عورتین اور لڑکی جمع ہو جاتی تہی کافرون نی کہا کہ اپنی گہر مین نماز اور قران پڑہو اپنا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ہماری عورتین اور لڑکی تمہاری دین مین آجاوین حضرت ابوبکر نی کافرونکا کہنا نمانا اور دین کی ظاہر کرنی سی موہنہ نموڑا اللہ اونسی راضی ہی اونکی برکت سی سب یاران الٰہی اونکو دین کی پہیلانی کی توفیق دی آمین امام بخاری فرماتی ہین کہ مجہسے فرمایا عبید نے جو اسمعیل کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا ابو اسامہ نی وہ ہشام سی وہ اپنی باپ سی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینی کی طرف نکلنی سی تین برس پہلی حضرت خدیجہ مر گئین پہر آپ دو برس ٹہیرے یا اسکے قریب اور حضرت عائشہ سی نکاح کیا اور وہ سات برس کی تہین پہر اونکی ساتہ رہی جب وہ نو برس کی تہین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا لیث نی وہ عقیل سے کہ کہا ابن شہاب نی کہ پہر خبر دی عروہ نی جو زبیر کے بیٹی کہ حضرت عائشہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہین اونہون نی فرمایا کہ میننی اپنی ماں باپ اپنی ہوش مین

جو دیکھا تو دین ہی کی راہ پر چلتے دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا گذرتا تھا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر
درود بھیجے اور سلام ہے کہیں مگر دن کی دونو وقت صبح اور شام ہماری یہان نہ آتے ہون پھر جب مسلمان
مصیبت مین پہنسے ابو بکر نکلے کہ حبش کے ملک کی طرف چلے جاوین جب برک الغماد تک پہنچے ابن
دغنہ اونکو ملا اور وہ قوم قارہ کا سردار تھا وہ بولا کہان کا ارادہ ہے اے ابو بکر وہ بولے کہ میری
قوم نے مجکو نکال دیا سو مین چاہتا ہون کہ زمین مین سیر کرون اور اپنی رب کی بندگی کرون ابن دغنہ
بولا کہ ای ابو بکر تم ایسے لوگ نکالے نہین جاتے تم تو انہونی چیز تلاش کر دیتے ہو اور رشتے کو
جوڑتے ہو اور بوجہہ اوٹہا لیتے ہو اور مہمان کی مہمانی کرتے ہو اور حق معاملون پر مدد کرتے ہو
سو مین تمکو پناہ دیتا ہون تم پھر چلو اور اپنی شہر مین اپنی رب کی بندگی کرو تب وہ پلٹے اور اونکے
ساتھ ابن دغنہ نے کوچ کیا پھر ابن دغنہ قریش کی سردارونمین پھرا اور اونسے کہا کہ ابو بکر ایسا
شخص نہین نکالا جاتا بھلا تم ایسے شخص کو نکالے دیتے ہو جو انہونی چیز کو تلاش کر دیتا ہے اور
رشتے کو جوڑتا ہے اور بوجہہ کو اوٹہاتا ہے اور مہمان کی مہمانی کرتا ہے اور حق معاملونمین مدد کرتا ہے
پھر قریشون نے ابن دغنہ کی بات کا انکار نہین کیا اور کہا کہ ابو بکر کو حکم کر کہ اپنی گہر مین اپنے
رب کی بندگی کرین اور گہر مین نماز پڑہین اور جو چاہین پڑہین اور ہمکو نہ ستاوین اور اس بات کو
ظاہر نکرین کہ ہم ڈرتے ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکے گمراہ ہو جاوین پھر ابن دغنہ نے
حضرت ابو بکر سے یہہ بات کہی سو حضرت ابو بکر اس طرح رہے کہ اپنی گہر مین اپنی رب کی
بندگی کرتے تھے اور نماز کو ظاہر نہین کرتے تھے اور سوا اپنی گہر کے کہین قرآن نہین پڑہتے
تھے پھر حضرت ابو بکر کی دل مین آیا تو اونہون نے اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور
وہ اوسمین نماز پڑہتے تھے اور قرآن پڑہتے تھے سو کافرون کی عورتون کا اور اونکے لڑکون کا
اونپر مجمع ہوتا تھا اور وہ اونسے تعجب کرتے تھے اور اونکی طرف دیکھتے تھے اور حضرت ابو بکر بڑے
رونے والے مرد تھے جس وقت قرآن پڑہتے تھے اپنی آنکھون کو اختیار نہین رکھتے تھے تو کافر مکہ
جو قریشون کی سردار تھے اسسے گہبرا گئے سو اونہون نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ اونکے پاس

آگی وہی مطلب ہے درمنثور میں ہی کہ ابوداود نی مراسیل میں سعید تک سند پہنچائی جو جبیر
بیٹی اونہوں نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتی تہی
اور مکہ کے لوگ مسیلمہ کو رحمن بولتی تہی وہ بولی کہ محمد یمامہ کی تہا کریتی حا کم کیطرف بلاتی ہی
تب اللہ نی اپنی رسول کو اوسکی چپکی سی پڑہنی کا حکم کیا پہر آپ نی اوسکو پکار کر نہیں پڑہا یہانتک
کہ آپ دنیا اوٹہ گئے فائدہ اکثر یکی یکی سند و نسی بسم اللہ کا چپکی سی پڑہنا ثابت ہی گر بعض وقتیں پکار
کر پڑہنی کی بہی آئی ہیں شاید آپنی کبہی کبہی پہر بہی پکار کر پڑہا ہوگا اصحابوں نی آپکی بعد اکثروں
نی چپکی سی پڑہا ہی اور بعضوں نی پکار کر بہی پڑہا ہی اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت ابوبکر
نی دین کی بہلائی کی لئی اپنی گہر کی صحن میں ایک مسجد بنائی اور وہاں
نماز اور قرآن پڑہنا شروع کیا جب وہ قرآن پڑہتی تہی تو بہت روتی تہی
کافروں کی عورتیں اور لڑکی جمع ہو جاتی تہی کافروں نی کہا کہ اپنی گہر میں
نماز اور قرآن پڑہا کیا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ہماری عورتیں اور
لڑکی تمہاری دین میں آجاویں حضرت ابوبکر نی کافرونکا کہنا نمانا
اور دین کی ظاہر کرنی سی موہنہ نہ موڑا اللہ اونسی راضی ہی اونکی
برکت سی سب ایمان والونکو دین کی بہلائی کی توفیق دیوی آمین امام
بخاری فرماتی ہیں کہ مجہے فرمایا عبید نے جو اسمعیل کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا ابواسامہ
نی وہ ہشام سی وہ اپنی باپ سی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینی کی طرف نکلنی سی
تین برس پہلی حضرت خدیجہ مر گئیں پہر آپ دو برس ہی یا اسکے قریب ٹہرے حضرت عائشہ سی
نکاح کیا اور وہ سات برس کی تہیں پہر اونکی ساتہہ ہی جب وہ نو برس کی تہیں امام
بخاری فرماتی ہیں کہ ہمسے فرمایا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا لیث نی وہ عقیل سے
کہا ابن شہاب نی کہ پہر خبر دی عروہ نی جو زبیر کے بیٹے کہ حضرت عائشہ جو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اونہوں نی فرمایا کہ میں اپنی ماں باپ اپنی ہوش میں

جو دیکھا تو دین ہی کی راہ پر چلتے دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا گذرتا تھا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر
درود بھیجے اور سلامت رکھے اُن کی دو نو وقت صبح اور شام ہماری یہان آتے ہون پھر جب مسلمان
مصیبت مین پھنسے ابو بکر نکلے کہ حبش کے ملک کے طرف چلے جاوین جب برک الغماد تک پہنچے ابن
دغنہ اونکو ملا اور وہ قوم قارہ کا سردار تھا وہ بولا کہان کا ارادہ ہے اے ابو بکر وہ بولے کہ میری
قوم نے مجھکو نکال دیا سو مین چاہتا ہون کہ زمین مین سیر کرون اور اپنے رب کی بندگی کرون ابن دغنہ
بولا کہ اے ابو بکر تم ایسے لوگ نکالے نہین جاتے تم تو انہونی چیز تلاش کر دیتے ہو اور رشتے کو
جوڑتے ہو اور بوجھہ اوٹھاتے ہو اور مہمان کی مہمانی کرتے ہو اور حق معاملون پر مدد کرتے ہو
سو مین تمکو پناہ دیتا ہون تم پھر چلو اور اپنے شہر مین اپنے رب کی بندگی کرو تب وہ پلٹے اور انکے
ساتھہ ابن دغنہ نے کوچ کیا پھر ابن دغنہ قریش کی سردارون مین پھرا اور اونسے کہا کہ ابو بکر ایسا
شخص نہین نکالا جاتا بھلا تم ایسے شخص کو نکالے دیتے ہو جو انہونی چیز کو تلاش کر دیتا ہے اور
رشتے کو جوڑتا ہے اور بوجھہ کو اوٹھاتا ہے اور مہمان کی مہمانی کرتا ہے اور حق معاملونپر مدد کرتا ہے
پھر قریشیون نے ابن دغنہ کی بات کا انکار نہین کیا اور کہا کہ ابو بکر کو حکم کر کہ اپنے گھر مین اپنے
رب کی بندگی کرین اور گھر مین نماز پڑھین اور جو چاہین پڑھین اور ہمکو نہ ستاوین اور اس بات کو
ظاہر نکرین کہ ہم ڈرتے ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکے گمراہ ہو جاوین پھر ابن دغنہ نے
حضرت ابو بکر سے یہہ بات کہی سو حضرت ابو بکر اس طرح رہے کہ اپنے گھر مین اپنے رب کی
بندگی کرتے تھے اور نماز کو ظاہر نہین کرتے تھے اور سوا اپنے گھر کے کہین قرآن نہین پڑھتے
تھے پھر حضرت ابو بکر کی دلمین آیا تو اونہون نے اپنے گھر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور
وہ اوسمین نماز پڑھتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے سو کافرون کی عورتون کا اور اونکی لڑکون کا
اونپر مجمع ہوتا تھا اور وہ اونسے تعجب کرتی تھی اور اونکی طرف دیکھتی تھی اور حضرت ابو بکر بڑے
رونے والے مرد تھے جسوقت قرآن پڑھتے تھے اپنی آنکھونپر اختیار نہین رکھتا تھا تو کافرون مشرکین
چند قریشیون کی سردار تھے اسی گھبرا گئے سو اونہون نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ اونکے پاس

کیا تب اون لوگوں نے کہا کہ ہمنے ابوبکر کو تیری پناہ سے پناہ دی تہی اس شرط پر کہ اپنے گہر
میں اپنے رب کی بندگی کریں سو وہ تو اس بات سے آگے بڑہ گئے اپنے گہر کے صحن میں ایک
مسجد بنائی اور نماز کو اور قرآن کو اوسمیں ظاہر کیا اور ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری عورتیں اور لڑکے
گمراہ ہو جاویں سو تو اونکو منع کر سو اگر اونہیں منظور ہو کہ فقط اپنے گہر میں اپنے رب کی بندگی
کریں تو کریں اور اگر وہ بغیر ظاہر کیے نمانیں تو تو اون سے کہہ کہ تیری پناہ پہیر دیں کیونکہ
ہمکو برا لگتا ہے کہ تیری قول کو توڑیں اور ابوبکر کو ہم یہ بات ظاہر کرنے نہیں دینگے حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ پہر ابن دغنہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور بولا کہ تمکو معلوم ہے جس بات
میں نے تمسے اقرار کیا تہا سو یا تو تم اوسی بات پر بس کرو اور یا میری پناہ پہیر دو کیونکہ میں نہیں
چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ سنیں کہ جس شخص سے میں نے اقرار کیا تہا اوسنے لوگوں نے قول توڑا
تب حضرت ابوبکر بولے کہ میں تیری پناہ تجکو پہیر دیتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ سے
راضی ہوں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوندنوں مکے میں تہے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ مجھکو دکہلایا گیا تمہاری ہجرت کا گہر جہوہاری کے درختوں
والا دو پتہریلے میدانوں کے درمیان میں سو مدینہ کی طرف ہجرت کی جن لوگوں نے ہجرت کی وہ
جو لوگ حبش کے زمین کیطرف ہجرت کر گئے تہے اونمیں سے بہی اکثر مدینہ کی طرف پلٹ آئے
اور حضرت ابوبکر نے مدینہ کیطرف سامان کیا پہر اللہ کے رسول نے انپر درود بہیجے اور سلامت
رکہے اونسے فرمایا ٹہیرے رہو کہ میں امید رکہتا ہوں کہ مجکو اذن دیا جاوے حضرت ابوبکر بولے
کہ آپ یہہ امید رکہتے ہیں میرا باپ آپ پر قربان آپنے فرمایا ہاں سو حضرت ابوبکر نے اپنے تئیں اس لیے
روک رکہا کہ اللہ کے رسول کے ساتہ چلیں اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اور دو اونٹنیاں
جو اونکے پاس تہیں اونکو چار مہینے درختوں کی پتی کہلائی اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو سورہ والنجم سنائی اس سورہ کو تمام کرکے
آپ نے اللہ کو سجدہ کیا اوس وقت سب لوگوں پر آپکی ایسی تاثیر پہنچی کہ مسلمان آدمی اور جن

اور جنونکی ساتھہ کافر آدمیون نی اور کافر جنون نی بھی اللہ کو سجدہ کیا
اور جن آیتونکو پڑہ کر آپ سجدہ کرتی تہی اونکا ذکر ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ
ہمسے فرمایا نصر نی جو علی کی بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی ابو احمد نی کہا ہمسی فرمایا اسرائیل نی وہ ابو اسحاق
سی وہ اسود سی جو یزید کے بیٹے وہ عبد اللہ سی انہوں نے فرمایا کہ اول سورۃ جو اوتری جسمین سجدہ ہین وہ والنجم
ہی ہی سو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نی جو آپکی
پیچھی تہی مگر ایک مرد کہ مینی اوسکو دیکھا کہ اوسنی ایک مٹھی بہر مٹی لی اوسپر سجدہ کیا پہر مینی اسکو اوسکی
بعد دیکھا کہ وہ کافر مارا گیا اور وہ امیہ تہا بیٹا خلف کا امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو مثنی
کی بیٹی اور محمد نے جو بشار کی بیٹی کہا اون دونوں نی کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو جعفر کی بیٹی کہا کہ ہمسی
کہا شعبہ نے وہ ابو اسحق سی کہا کہ ہمنی سنا اسود سے وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ سی وہ جناب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی سورۃ والنجم پڑہی اور اوسمین سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نے
جو آپکی ساتھہ تہی سوا اسکی کہ ایک بوڑہی نی مٹھی بہر کنکریا مٹی لی اوسکو اپنی پیشانی تلک
اوٹہایا اور کہا مجکو یہہ کفایت کرتا ہی کہا عبد اللہ نی کہ مینی اوسکو بعد اسکی دیکھا کہ وہ کافر
مارا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو معمر نی کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوارث نی کہا ہمسے
فرمایا ایوب نی وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ سجدہ کیا جناب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نی والنجم ہین اور سجدہ کیا آپکی ساتھہ مسلمانون نی اور کافرون نے اور جنون نی
اور انسانون نی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو بکر نی جو ابو شیبہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے
فرمایا محمد نی جو بشر بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نی جو عمر کے بیٹی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی
فرمایا کہ بعضی وقت پڑہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو سوا نماز کی آپ سجدہ پر گذری تو آپنی
ہمارے ساتھہ سجدہ کیا یہانتک کہ ہمنی ہجوم کیا اونکی پاس یہانتک کہ بعض شخص کو جگہہ نملتی
تہی کہ سجدہ کرے امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو النعمان نی کہا کہ ہمسے فرمایا معتمر
وہ اپنی باپ سی وہ بکر سی وہ ابو رافع سی اونہون نی کہا کہ مینی حضرت ابو ہریرہ کے ساتھہ

عشاکی نماز پڑہی اونہوں نی اذا السماء انشقت پڑہی اور سجدہ کیا مینی اونسی کہا تو اونہوں نی
فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی سجدہ کیا ہی سو مین ہمیشہ اس سورہ مین سجدہ
کرتا رہونگا یہان تک کہ آپسی ملون کا امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا قتیبہ نی جو سعید کی بیٹی
کہا کہ ہمسے فرمایا سفیان نے جو عیینہ کے بیٹی ہین وہ ایوب سے جو موسی کی بیٹی ہین وہ عطا سی جو مینا کی
بیٹی وہ ابو ہریرہ سے اونہون نی فرمایا کہ ہمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سجدہ کیا اقرا
باسم ربک مین اور اذا السماء انشقت مین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابن ابی عمر نی کہ ہمسے
فرمایا سفیان نی وہ ایوب سے وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سے اونہون نی کہا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو سورہ ص مین سجدہ کرتے دیکہا ابن عباس نے کہا کہ یہہ سجدہ تاکیدی سجدونمین
سے نہین ہی امام نسائی نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ داود نی یہہ سجدہ توبہ کی لئی کیا اور ہم یہہ سجدہ شکر کی لئی کرتی ہین فائدہ
حضرت داود علیہ السلام سی ایک ذرا سا قصور ہو گیا تہا جب اوسپر خبردار ہوئی اللہ کی آگی
توبہ کر کی سجدہ مین گری جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جو یہہ آیت سورہ ص کی پڑہ کر
سجدہ کیا تو شکر کی نیت سی کیا کہ اللہ کا شکر ہی کہ اوسنی حضرت داود کی توبہ قبول
کی امام ابوداود فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نی جو عبد الرحیم کے بیٹی وہ برقی کی بیٹی کہ
ہمسے فرمایا ابن ابی مریم نی کہ ہمکو خبر دی نافع نی جو یزید کے بیٹی وہ حارث سی جو سعید کے
بیٹی عتقی وہ عبد اللہ سی جو منین کی بیٹی جو عبد کلال کی اولاد مین سے ہین وہ عمرو سی جو عاص کے
بیٹی ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو قرآن مین پندرہ سجدی پڑہائی اونمین سے
تین مفصل مین ہین یعنی سورہ قاف سی آخر تک کی سورتونمین ہین اور سورہ حج مین دو سجدے
ہین ہمسی فرمایا احمد نی جو عمرو کی بیٹی وہ سرح کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی ابن وہب نے کہ مجکو خبر دی ابن لہیعہ نی کہ مشرح
جو ہاعان کی بیٹی منتصب کے باپ ہین اونہون نی اونسی بیان فرمایا کہ عقبہ جو عامر کی بیٹی
ہین اونہون نے اونسی بیان فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ سورہ حج مین

دو سجدہ ہین فرمایا ہان اور جو شخص وہ دونو سجدہ نکرے تو اون دونو کو نہ پڑہے ہمسے فرمایا احمد نے
جو فرات کے بیٹے مسعود کے باپ ہین رے کے رہنے والے کہ ہمسے فرمایا عبد الرزاق نے کہ ہمکو خبر دی
عبد اللہ نے جو بیٹے عمر کے وہ نافع سے وہ حضرت عمر کے بیٹے سے اونہون نے فرمایا کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قران پڑہتے تہے تو جب سجدہ پر گذرتے تہے اللہ اکبر
کہتے تہے اور سجدہ کرتے تہے اور ہم بہی سجدہ کرتے تہے عبد الرزاق نے کہا کہ ثوری کو یہ حدیث
پسند آتی تہی ابو داود کہتے ہین اس لئے پسند آتی تہی کہ آپ نے اللہ اکبر کہا یعنی اس حدیث سے
یہہ معلوم ہوگیا کہ آپ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ کرتے تہے ہمسے فرمایا محمد نے جو عثمان کے بیٹے
دمشق کے رہنے والے کہ ہمسے فرمایا عبد العزیز نے یعنی وہ جو محمد کے بیٹے وہ مصعب سے جو ثابت کے
بیٹے وہ عبد اللہ کے بیٹے وہ زبیر کے بیٹے وہ نافع سے وہ حضرت عمر کے بیٹے سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح کے سال مین ایک سجدہ کی آیت پڑہی تو سب لوگون نے سجدہ کیا
کوئی اون مین سوار تہا کوئی زمین مین سجدہ کرنیوالا تہا یہانتک کہ کوئی سوار اپنے ہاتہہ پر سجدہ
کرتا تہا ابن ابی شیبہ مصنف مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہشیم نے کہا کہ مجکو خبر دی خالد نے
وہ روایت کرتے ہین ابن عریان مجاشعی سے وہ ابن عباس سے کہ اوس وقت آنکی سجدون کا لوگون
نے ذکر کیا ابن عباس نے فرمایا کہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج مین
دو ایک سجدہ اور نمل اور فرقان اور الم تنزیل اور حم تنزیل اور ص ابن عباس نے کہا کہ
مفصل مین سجدہ نہین ہے فائدہ ابن عباس کو سورہ حج کا دوسرا سجدہ اور سورہ نجم اور
اذا السماء انشقت کا اور سورہ اقرا کا سجدہ معلوم نہ تہا مگر لوگون نے ان سجدون کی گواہی
دی ہے اونکی گواہی ماننا ضرور ہے ابن ابی شیبہ فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عفان نے
کہا کہ ہمسے فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ علی سے جو زید کے بیٹے وہ یوسف سے جو مہران
کے بیٹے وہ ابن عباس سے وہ حضرت علی سے اونہون نے فرمایا کہ تاکیدی سجدے قران کے
یہہ ہین الم تنزیل کا سجدہ اور حم تنزیل کا سجدہ اور والنجم اور اقرا باسم ربک الذی خلق

فائدہ دیکھو یہان ابن عباس سے بھی حضرت علی کی زبانی والنجم اور اقرا کی سجدہ کا اقرار کرتی
ہین شاید پہلی بہل اونکو معلوم نہوگا پہر جب حضرت علی سے سنا تب معلوم ہوا ابن ابی شیبہ فرماتی
ہین کہ ہمسے فرمایا ہشیم نی وہ مغیرہ سے وہ ابراہیم سے وہ حضرت عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹی ہین کہ
وہ سجدہ کرتے تہی سورہ اعراف مین اور سورہ بنی اسرائیل مین اور والنجم مین اور اقرا باسم ربک الذی
خلق مین اور اذا السماء انشقت مین مولانا ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ جو مدینہ شریف کی رہنے
والی ہین مسالک الابرار مین مولانا جلال الدین سیوطی کی لقط المرجان سے نقل کرتی
ہین وہ لکہتی ہین کہ طبرانی نی فرمایا کہ ہمسی فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مجہسے فرمایا
عمرو جن نی کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تہا آپ نی سورہ والنجم پڑہی
پہر آپ نی سجدہ کیا اور آپکی ساتہ ہمنی بہی سجدہ کیا ابن عدی کامل مین فرماتی ہین کہ
ہمسے فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مینی عمرو جن کو دیکہا جو طلق کی بیٹی ہین سو مینی
اونسی کہا کہ تمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی وہ بولی ہان اور مینی آپکی
بیعت کی اور مین مسلمان ہوا اور مینی آپکی پیچہی صبح کی نماز پڑہی آپ نی سورہ حج پڑہی
اور اوسمین دو سجدے کئی حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتی ہین کہ عثمان جو صالح کی بیٹی ہین
سن دو سو انیس مین مری ہین اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کافرونکو سمجہا رہی تہی اوسوقت ایک مسلمان اندہی نی آیت
قران کی ایسی پوچہی آپ اوس سے ناخوش ہوی کہ اسوقت کیون
پوچہتا ہی اللہ تعالی نی آیت سورہ عبس و تولی اوتاری اور ایسی
اس بات کا گلا کیا کہ اوس اندہی کی طرف سے کیون منہہ موڑ
لیا اسکی بعد آپ اوس اندہی کی بہی خاطر کرتی رہی اور پہر آپنی
کسی محتاج سے کبہی منہہ نہ موڑا یا اللہ اوس رسول مہربان پر اپنی تحیت
درود مین اور رحمتین نازل کر آمین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا

سعید نے جو بیٹی کے بیٹی وہ سعید کے بیٹی کہا کہ مجھے فرمایا میرے باپ نے کہا یہ ہے
جو دکھلا لیا ہے ہمنے ہشام کو جو عروہ کے بیٹی وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے
وہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے فرمایا کہ اوتری عبس و تولی ابن ام مکتوم اندہے
کے مقدمہ مین کہ وہ اللہ کے رسول پاس آیا اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہنے بہروہ
کہنے لگا اے پیغام پہنچانے والی اللہ کے مجکو راہ بتا ئی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس کافرونکی سردارونمین کا ایکمرد تہا آپ اوس اندہے کیطرف سے منہہ پہیر نے
لگے اور دوسرے کیطرف منہہ کرنے لگے اور فرماتے تہی بہلا تو دیکہتا ہے میری باتین
کچہہ برائی وہ کہتا تہا نہین سو اسی مقدمہ مین یہہ اوترا فائدہ یعنے اللہ نے شکایت کی
کہ اندہے کیطرف سے کیون منہہ پہیر لیا درمنثور مین ... ابن منذر اور ابن مردویہ سے لکہا ہی کہ او
مجلس مین کافرونکی سردار تہے اونمین تہا ابوجہل اور عتبہ بیٹا ربیعہ کا آپ اونسی فرماتے
تہے کیا بہتر نہین ہے اگر مین ایسا لاون اور دوسرے روایت مین لکہا ہے کہ آپ
اوبی سے باتین کر رہے تہے جو خلف کا بیٹا تہا اور ابن مردویہ و ابن جریر سے لکہا،
کہ آپ عتبہ اور عباس اور ابوجہل سے باتین کر رہے تہے اور آپ اونکی طرف بہت
متوجہ ہو رہے تہے کہ ایمان لاوین عبداللہ جو ام مکتوم کے بیٹی تہے وہ آئے اور ایک
ایک آیت قران کی آپ سے پوچہنے لگے آپ نے منہہ پہیر لیا اور تیوری چڑہائی
اور اونکی بولنے سے ناخوش ہوئے اور اون لوگون کی طرف متوجہ ہوئے جب آپ
باتین کر چکے اور گہر کی طرف چلنی لگے اللہ نے آپ کے نگاہ کو کچہہ روک لیا آپنے
سر جہکا لیا پہر اوتارا اللہ نے عبس و تولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور منہہ
مڑا پہیر کہ آیا اوسکی پاس اندہا پہر جب یہہ اوترا تو آپنے اونکی عزت کی اور اونسی
باتین کین اور اونسے فرماتے تہے تیرے کیا حاجت ہے تو کچہہ چاہتا ہے دوسری
روایت مین یون ہے کہ بعد اسکے آپ اونکی عزت کیا کرتے تہے ابن ابی حاتم

نے حکم سے نقل کی کہ اس آیت کی اوترنیکے بعد آپکو کسی نے نہین دیکھا کہ کسی محتاج
سے منہہ موڑا ہو اور ابن سعد اور ابن منذر نے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت اوتری آپنے ابن ام مکتوم
کو بلایا اور اونکی بڑی خاطر کی اور مدینہ پر دوبار اونکو نائب کیا اور حاکم نے روایت کی
اور سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین مسروق تک سند پہنچا کے
کہا مین داخل ہوا حضرت عایشہ کے پاس اور اونکی پاس ایک مرد تھا اندھا اور وہ اوسکی
لیئے ترنج کاٹتی تھین اور شہد کے ساتھہ اوسکو کھلاتی تھین مینے کہا یہہ کون ہے امی
ان ایمان والون کی کہا یہہ ابن ام مکتوم ہے جسکے لیئے اللہ نے اپنی نبی پر
غصہ کیا تھا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سورة
یا آیت اوترتی تھی آپ لوگونکو سنا دیتی تھی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
عمر نی جو حفص کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا میری باپ نی کہا کہ ہمسی فرمایا اعمش نی کہا ہمسی فرمایا
ابراہیم نی وہ اسود سے وہ عبداللہ سی فرمایا کہ اس بیچ مین کہ ہم ساتھہ تھی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک غار مین ایکا ایک آپ پر والمرسلات اوتری سو آپ اوسکو پڑہ رہی تھے
اور مین اوسکو آپکی منہہ سی لی رہا تھا اور آپ کا منہہ اوسکی ساتھہ تر و تازہ تھا ایکا ایک ایک
سانپ ہماری اوپر کود پڑا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوسکو مار ڈالو ہم جلدی چلی
وہ چلا گیا آپ نی فرمایا وہ تمہاری شر سی بچایا گیا جسطرح تم اوسکی شر سی بچائی گئی عمر جو حفص
کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ مجکو اپنی باپ کی زبانی یہہ لفظ یاد ہین کہ ایک غار مین جو منی مین ہے
امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا یحیی نی جو موسی کی بیٹی اور عبد نی جو حمید کی بیٹی اونہون نے
اور بہت لوگون نے کہا کہ ہمسی فرمایا عبدالرزاق نی وہ یونس سی جو سلیم کی بیٹی وہ زہری سی وہ
عروہ سی جو زبیر کی بیٹی وہ عبدالرحمن سے جو عبد کی بیٹی تھی وہ قارہ مین کی اونہون نی کہا کہ مینی
سنا حضرت عمر سی وہ فرماتی تھی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تھا
آپکی چہرہ کی پاس شہد کی مکھیون کی سی آواز سنائی دیتی تھی سو آپکی اوپر ایکدن اللہ کا

پیغام اوتارا گیا سویم تہوڑی سی دیر ٹہیری رہی پہر آپ ہوشیار ہوی اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور
دونوں ہاتہہ اوٹہای اور فرمایا یا اللہ ہمکو بڑہا اور ہمکو مت گہٹا اور ہمکو عزت دی اور ہمکو ذلیل مت کر
اور ہمکو دی اور ہمکو محروم مت رکہہ اور ہمکو غلبہ دی اور ہمپر اونکو غلبہ مت دی اور ہمکو راضی
رکہہ اور تو ہمسی راضی رہ پہر فرمایا کہ میری اوپر دس آیتین اوتاری گئین جو کوئی اونکو
قایم کریگا جنت مین داخل ہوگا پہر آپنے پڑہا قد افلح المؤمنون یہانتک کہ دس آیتین ختم
کین امام ترمذی نی حضرت عبداللہ تک سند پہنچائی جو سلام کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض و ہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو ہمارے سامنی پڑہہ دیا اور امام ترمذی
نی حضرت ابوہریرہ تک سند پہنچائی اونہون نی فرمایا کہ ہم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس تہی جس وقت سورہ جمعہ اوتری سو آپ نی اوسکو پڑہا امام ترمذی نی حضرت زید تک سند
پہنچائی جو ارقم کی بیٹی کہ عبداللہ جو ابی کا بیٹا تہا ظاہر وار تہی مسلمانونکا سردار تہا
اوسنی کہا کہ گنوار جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی چلی جاوین اوسوقت کہانا
لاو حضرت زید نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنی عبداللہ سی پوچہا اوسنی
قسم کہائی اور انکار کیا پہر جب صبح ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ منافقون
پڑہی اور دوسری روایت مین ہی کہ زید کہتی ہین اللہ نی سورہ منافقون اوتاری
جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو بلا بہیجا اور اوسکو پڑہا پہر فرمایا کہ اللہ نی تجکو سچا کہا
صحیح بخاری مین ہی کہ جب سورہ بقر کی آیتین سود کی مقدمہ مین اوتریں جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائی اور وہ آیتین لوگونکی سامنی پڑہین امام مسلم نی
انس تک سند پہنچائی اونہون نی فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ہمارے
درمیان بیٹہی تہی ایک بیہوشی سی ہوگئی پہر مسکراتی ہوی سر اوٹہایا ہمنی کہا آپ کو کس چیز نے
ہنسایا یا رسول اللہ آپ نی فرمایا میری اوپر ابہی ایک سورہ اوتاری گئی پہر آپ نی

پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر یعنی ہمنی دیا تجکو کوثر اب نماز پڑھ اپنی رب کے لیے اور قربانی کر بیشک دشمن تیرا وہی ہی پیچھا کٹا پھر آپ نی فرمایا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہی ہمنی کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جاننی والا ہی آپ نی فرمایا وہ ایک نہر ہی کہ میری رب نے مجھی اوسکا وعدہ کیا ہی اوسمین اوپر بہت خوبی ہی اور وہ ایک حوض ہی کہ میری امت و سیرآوی کی قیامت کی دن اوسکی برتن تارونکی گنتی کی برابر ہین پھر کوئی بندہ اونمین سے ہٹا دیا جاویگا مین کہونگا ای رب یہ تو میری امت مین سے ہی وہ فرماویگا تو نہین جانتا کہ اوسنی تیری بعد کیا نئی راہ نکالی اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے کافرون پر بری طرحکا کال پڑا ایسی عاجز ہی کرنی لگی کہ اللہ سی مینہہ مانگنی آپنی اللہ سی مینہہ مانگا جب مینہہ برسا اور کال دفع ہوا پھر اون کافرون نی شرارت شروع کی اس مقدمہ مین اللہ نی آیت سورہ دخان اوتاری کافرونکو عذاب سے ڈرایا پھر بدر کی لڑائی کا اونپر عذاب آیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا یحیی نے کہا کہ ہمنسی فرمایا ابو معویہ نے وہ اعمش سے وہ مسلم سی وہ مسروق سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ جب قریش نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نمانا آپنی اونکو بددعا دی کہ اونپر ایسی کال کی برس آوین جیسی کال کی برس حضرت یوسف کی وقت مین آئی تہی پھر اونپر کال اور مصیبت پڑی یہانتک کہ اونہون نے ہڈیان کہائین سو جو مرد آسمانکی طرف دیکہتا تہا تو اپنی بیچ مین اور اوسکی بیچ مین اوسکو دہوین کی سی صورت دکہائی دیتی تہی مصیبت کے سبب سے پھر اللہ تعالی نی یہہ آیت اوتاری فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم یعنی راہ دیکہہ اوس دن کی کہ لاوے آسمان دہوان ظاہر کہ ڈہانک لیگا لوگونکو یہہ عذاب ہی دکہہ دینی والا پھر ایک شخص جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی قوم مضر

واسطی اللہ سی مینہہ مانگیی کہ وہ ہلاک ہوگئی آپ بولی کہ مضر کی واسطے تو تو جرات والا ہی پہر
آپنی مینہہ مانگا پہر اونکو مینہہ دیا گیا پہر اوتری انکم عائدون یعنی تم تو پہر وہی کام کرنے والے ہو
پہر جب اون کو آرام ملا اونکا وہی حال ہوگیا جب اونکو آرام ملا تب اللہ تعالی نی اوتارا
یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون یعنی جسدن ہم پکڑین کی پکڑ بڑی بیشک ہم بدلا لینی
والی ہین یعنی بدر کے دن بخاری کی دوسری روایت مین ہی کہ پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی دعا کی اونکو مینہہ دیا گیا اور سات دن تک برستا رہا اور لوگون نے مینہہ کی کثرت کی
شکایت کی آپنی فرمایا یا اللہ آس پاس ہماری نہ ہمارے اوپر پہر بدلی آپکی سر پر سے ہٹ گئی اور
اونکی آس پاس لوگونکو مینہہ دیا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو بیٹی
حرب کے کہا کہ ہمسی فرمایا جریر نے جو بیٹی حازم وہ اعمش سی وہ ابو الضحے سے وہ مسروق سے کہا کہ مین داخل ہوا
عبد اللہ کی پاس او نہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جب قریشونکو
اسلام کی طرف بلایا او نہون نے آپکو جہٹلایا اور کہنا مانا آپ بولی اے اللہ میری مدد کر انکی اوپر
سات برس سے جیسی سات برس یوسف کے پہر اون لوگون پر ایسا کال پڑا کہ ہر چیز کو تباہ کر دیا یہانتک
کہ وہ لوگ مردار کہاتی تہی اور اونمین کا کوئی کہڑا ہوتا تہا تو اپنی بیچ مین اور آسمان کے بیچ مین
دہوئین کی سی شکل دیکہتا تہا مصیبت سے اور بہوک سی اب یہہ فکر تہی کہ کافرون نی
آزمانی کی لئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اگلی زمانہ کی دو قصے
پوچہی اللہ نی آپ پر تہوڑی دنون کی بعد سورہ کہف اوتاری اور
وہ دونو قصی صاف صاف سنائی اور صاف فرما دیا کہ جبریل بن حکم
اللہ کی نہین اوتر سکتی جب حکم ہوتا ہی جب اوترتی ہین ابن اسحاق اور
ابن جریر اور ابن المنذر نی اور ابو نعیم اور بیہقی دونو نی دلائل مین ابن عباس سے روایت کی
او نہون نے فرمایا کہ قریشی لوگون نے یہود کی عالمون پاس مدینہ مین بہیجا نضر کو جو حارث کا بیٹا
اور عقبہ کو جو ابی معیط کا بیٹا اور اونسی کہہ دیا کہ اون محمد کا حال پوچہو اور اونکی بیٹی اون سے

بیان کرو اور اونکی باتونکی اونکو خبر دو کیونکہ وہ پہلی کتاب والی ہین اور اونکی پاس نبیون کا علم
جو ہمارے پاس نہین پہر وہ دو لوگ چلی یہانتک کہ مدینہ مین آئی اور یہودی ملاؤن سے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا اور اونسے آپکا حال بیان کیا اور آپکی بعض باتین بیان کین اور
کہا تم لوگ توراۃ والی ہو اور ہم تمہاری پاس اسلئے آئی ہین کہ تم ہمکو ہماری اس ساتہی کی حال
کی خبر دو وہ لوگ بولے کہ اوس سے تین باتین پوچہو پہر اگر وہ تمکو ان باتونکی خبر دین تو وہ نبی ہین بہیجی ہوے
اور اگر نہ بتاوین تو اونہون نے ایک بات بنائی ہی تم اونکی لئی جو تمہاری عقل مین آوی سوچ کرو
اونسی اون جوانون کا حال پوچہو جو اگلی زمانہ مین کسی زمین مین چلے گئی ہین کہ اونکا
احوال کیا ہوا کیونکہ اونکا ایک عجیب غریب قصہ ہی اور اونسی اوس شخص کا حال پوچہو جو گشت
کرنیوالا تہا جو زمین کے پورب و پچہم تلک پہنچا ہی اوسکا احوال کیا ہوا اور اونسی پوچہو کہ روح
کیا چیز ہی پہر اگر وہ ان باتونکی خبر دین تو وہ بیشک نبی ہین تم اونکی تابعداری کرو
اور اگر نہ بتاوین تو وہ بات بنانی والی ہین پہر نضر اور عقبہ دونو قریشیون پاس آئی
اور بولے ای قریشی لوگو ہم فیصلہ کر لائی تمہاری بیچ مین اور محمد کی بیچ مین ہمکو یہودی
ملاؤن نے حکم کیا ہی کہ ہم اونسی کئی باتین پوچہین اونہون نے اون باتونکی اونکو خبر دی وہ
لوگ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی ای محمد ہمکو خبر دو پہر اونہون نے آپسے
وہ باتین پوچہین جنکا اونہون نے اونکو حکم کیا تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین
تمکو کل خبر دونگا اوسکی جو تم نے پوچہا اور آپ نے یہہ لفظ لکہا کہ اگر اللہ چاہیگا وہ لوگ آپکی
پاس سے چلی گئی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے پندرہ دن تلک اس مقدمہ مین
کچہہ پیغام نہ بہیجا اور جبرئیل آپکی پاس نہین آئی یہانتک کہ مکہ والون نے خبر اوڑا دی اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غم ہوا کہ اللہ کی پیغام مین دیر لگی ہی اور آپ کو اون
باتونکا رنج ہوا جو مکہ والی کہتی تہی پہر جبرئیل اللہ کیطرف سے غار والون کی سورۃ لائی اور اوس مین
اللہ نے آپ پر غصہ کیا کہ آپ کو اون لوگون پر غم ہوا اور جو باتین اونہون نے پوچہین تہین وہ

اللہ نی بتائین احوال اون جوانون کا اور اوس مرد کا جو گشت کرتا پہرتا تہا اور اللہ نے
فرمایا کہ تجہسی پوچہتی ہین روح کا حال تو کہہ روح میری رب کی حکم سی ہے اور تمکو نہین دیا گیا
علم مگر تہوڑا سا اتقان مین ہے کہ ترمذی نے صحیح سند کہکر ابن عباس تک سند پہنچائی کہ قریش نے
نی یہود یونسی کہا کہ تم کوئی چیز ہمکو بتاؤ کہ ہم اس مرد سے پوچہین اونہون نے کہا کہ اوس سی روح
کا حال پوچہو اونہون نے پوچہا تب اللہ تعالی نے اوتارا ویسئلونک عن الروح اور پوچہتی ہین
تجکو روح سے اور صحیح بخاری مین ہے کہ ابن مسعود نی فرمایا کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ مدینہ مین چلا جاتا تہا اور آپ ایک چہڑی پر ٹیک لگا ہوی تہی آپ کا گذر کچہہ
یہودیون پر ہوا بعضون نے کہا تم اون سے کچہہ پوچہتی وہ لوگ بولی آپ ہمسی روح کا حال
بیان فرمائی آپ ایک ساعت کہڑی رہی اور اپنا سر اوٹہایا مین پہچانا کہ آپ پر پیغام آرہا
یہان تک کہ پیغام چڑہ گیا یہانتک کہ وہ حالت آپ پر سی اوٹہہ گئی پہر فرمایا الروح من امر
ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن کثیر نی کہا ہی کہ یہ آیت دو مرتبہ اوتری یعنی ایکبار مکہ
مین دوسری بار مدینہ مین امام سیوطی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد بن حمید کے بیٹی کہا کہ ہمسی
فرمایا یعلی نی جو عبید کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نی جو ذر کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ سعید سی
جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اونہون نے کہا اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہے
جبریل سی فرمایا کہ تمکو کون چیز اس بات سے رکتی ہی کہ ہماری ملاقات اس سی زیادہ کیا کرو
جتنی آپ ملاقات کرتی ہو تب یہ آیت اوتری وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین
ذلک یعنی اللہ تعالی نی جبریل سے کہوایا کہ یون کہو کہ ہم نہین اوترتی ہین مگر تیری رب کی
حکم سی اوسی کا ہی جو کچہہ ہماری آگی ہی اور جو کچہہ ہماری پیچہی اس حدیث کی سند اچہی ہے
اور یہی حدیث امام بخاری نی خلاد سی روایت کی جو یحیی کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نے
جو ذر کی بیٹی آگی وہی مطلب ہی فتح الباری مین ہے کہ روایت کیا عبد بن حمید نے اور ابن
ابی حاتم نی عکرمہ تک سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ جبریل اوترنی مین چالیس دن

دیر لی پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جبریل تم نہ اوتری یہان تک کہ مین بہت مشتاق ہوا فرمایا کہ مین اس سے زیادہ آپ کا مشتاق تہا مگر مین حکم کا تابعدار ہون تب اللہ نی جبریل کو پیغام بہیجا کہ اونسی کہو وما نتنزل الا بامر ربک یعنی ہم نہین اوترتی مگر تیری رب کی حکم سی اور ابن اسحق کی پاس دوسری سند ابن عباس تک پہنچی کہ قریشیون نی جب غار والون کا قصہ پوچھا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر پندرہ راتون تک اس مقدمہ مین کچہہ پیغام نہ آیا پھر جب جبریل اوتری آپ بولے تمنی دیر کی آگی وہی ذکر ہی امام احمد اپنی مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ابوالیمان نے کہا کہ ہمسی فرمایا اسمعیل نی جو عیاش کی بیٹی وہ ثعلبہ سی جو مسلم کی بیٹی وہ ابی سی جو کعب کی بیٹی اور غلام ابن عباس کے وہ ابن عباس سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا گیا ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی جبریل نی آپ پاس آنی مین دیر کی آپ نی فرمایا کیونکر وہ میرے پاس آنی مین دیر نکرین اور تم میری آس پاس ہو نہ مسواک کرتی ہو نہ ناخن کترتی ہو نہ موچہین کترتی ہو اپنی پوری صاف کرتی ہو اسیطرحکی روایت درمنثور مین ہے کہ ابن ابی شیبہ نی اپنی سند مین اور طبرانی اور ابن مردویہ نے حفص کے ہان تک سند پہنچائی وہ اپنی مان سے روایت کرتی تہین کہ وہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم تہین اونہون نے فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین ایک کتی کا پلا چلا آیا اور چارپائی کی نیچی گہس گیا اور مر گیا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر چار دن تک اللہ کا پیغام نہ اوترا آپنی فرمایا ای خولہ رسول کی گہر مین کیا نئی بات ہوئی کہ جبریل میری پاس نہین آتی مینی کہا ای نبی اللہ کی ہماری اوپر تو آجکی دن سے بہتر کوئی دن نہین گذرا آپ چلی چادر اوڑہ کر چلی گئی مینی اپنی جی مین کہا کہ مین گہر کو سنوارون اور جہاڑو دون سو مین جہاڑو لیکر چارپائی کی نیچی جہکی نکالا ایک پہاری چیز معلوم ہوئی مین وہان سے نہین سرکی یہانتک کہ مرا ہوا پلا مجکو دکہائی دیا مینی اوسکو اپنی ہاتہہ مین لیا اور گہر کی پیچہی پہینک دیا تب جبریل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیتنی ہوئی تشریف لائی اور آپ پر جبرئیل اللہ کا پیغام اوترتا تھا
تو آپ کا بنی لگتی تھی اپنی فرمایا ای خولہ مجکو اوڑھا دی پہر اللہ نے آپ پر وتارا والضحی واللیل
اذا سجی یہانتک کہ فترضی اتمام ہوئی طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے حفص تک سند پہنچائے
جو بیسر کی تہی وہ اپنی مان اور وہ اپنی مان سے آگی وہی مطلب ہی اب یہ ذکر ہی کہ
اللہ نے اپنی رسول پر قرآن کی آیتین اور سورتین اہستہ اہستہ اپنی
حکمت سے اوتارین جو سورتین مکہ مین آپ پر اللہ نے اوتارین
اون سورتون مین اگلی وقت کی پیغمبرونکا احوال بہت سنایا کہ
دیکہو جن لوگون نے پیغمبرون کا کہنا نہ مانا وہ کیون غارت
ہوئی اور اون سورتون مین قیامت کی دن قبرون سے جیکی
اوٹہنی کا حال اور باغ بہشت اور دوزخ کی آگ کا حال سنایا
اپنی اللہ کو بہت پرستی اور شرک سے ڈرایا اور ایسا کیا ہوتا
خوب اونکو سمجہایا جب اصل ایمان کو خوب روشن کر دیا تب
آپکو مدینہ مین پہنچایا اور جو سورتین مدینہ مین آپ پر اوتارین
اونمین فرض اور واجب اور حلال اور حرام اور شریعت
کی حکم سکہائی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابراہیم جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمکو
خبر دی ہشام نے جو یوسف کے بیٹی کہ ابن جریج نے اونکو خبر دی کہا اور خبر دی مجکو یوسف نے
جو ماہک کی بیٹی کہا کہ مین پاس تہا حضرت عائشہ کی جو مان ہین ایمان والونکی
ایکا ایک اونکی پاس ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا اور اوسنی کہا کون سا کفن بہتر
وہ بولین افسوس تجہپر اور تیرا کیا نقصان ہے کہا ای مان ایمان والون کی مجکو اپنا قرآن
دکہلائی وہ بولین کس لئی کہا شاید مین جمع کرون قرآنکو اوسکی موافق کیونکہ وہ پڑہا جاتا ہی
کر جمع کیا ہوا نہین ہے تو وہ بولین تیرا کیا نقصان ہے جسکو تو پہلی پڑہی اول جو اوسمین سے اوترا تو

ایک سورۃ اوتری مفصل مین سی اوسمین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا یہانتک کہ جب لوگون نے رجوع کی اسلام کی طرف پہر اوترا حلال اور حرام اور اگر اول یہی اوترا کہ شراب مت پیو تو وہ لوگ کہتی ہم شراب کو کبہی نہ چہوڑینگے اور اگر اوترتا کہ زنا مت کرو تو وہ کہتی ہم زنا کو کبہی نہ چہوڑینگے جن دنونمین لڑکی تہی کہیلتی پہرتی تہی اوندنونمین مکہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر یعنی بلکہ قیامت وعدہ کی جگہہ ہی اونکی اور قیامت بڑی آفت ہی اور بہت کڑوی ہی اور سورہ بقر اور نسا جب اوتری جب مین آپ کی پاس تہی پہر حضرت عائشہ نی قران نکالا اور سورتون کی کچہہ آیتین اوسکو لکہوادین **فائدہ** حضرت عائشہ کا مطلب یہہ ہے کہ جس کو چاہو پہلی پڑہو جسکو چاہو پیچہی پڑہو اس مین کچہہ حرج نہین پہر اسکی دلیل بتلائی کہ اللہ تعالی نی اور ترکیب سی اوتارا ہی اور اب اور ترکیب سے لکہا گیا ہی پہلی پہل ایک سورۃ اوتری ہے مفصل مین سے مفصل کی معنی جدا جدا کی ہوئین سورتین سورۃ ق سی آخر تلک کی سورتین مفصل کہلاتی ہین کیونکہ یہہ سورتین اور سورتون سی چہوٹی ہین یعنی ایک سورۃ سی دوسری سورۃ کا جدا ہونا انمین بہت ہے سو حضرت عائشہ نی یہہ حکمت بتلائی کہ اللہ تعالی نی اس حکمت سی قران اوتارا کہ پہلی ایک سورۃ اوتاری جس مین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا اور حلال اور حرام کی حکم پہلی نہ اوتاری پہلی دوزخ سی ڈرایا اور بہشت کی امید دلائی کہ ایمان لاؤ اللہ اور رسول کا کہنا مانو جب لوگ ایمان لائی تب آہستہ آہستہ بری کامونکو منع کیا سب حکم الہی نہین بہیجی کہ لوگو نپر ایکا ایک بوجہہ نہ پڑی بری عادتین آہستہ آہستہ چہڑائین سورہ قمر کی یہہ آیت بل الساعۃ موعدہم مکہ مین اوتری حضرت عائشہ کا مطلب ہے کہ یہہ سورتین جو آخر مین لکہی ہوئی ہین یہہ پہلی پہل مکہ مین اوتری تہین اور سورہ بقر اور نسا جو اول مین لکہی ہوئی ہین یہہ جب اوتری ہین جب مین آپکی پاس تہی یعنی مدینہ مین اوتری ہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے

نکاح مکہ مین کیا تہا جب وہ چہہ برس کی تہین جب آپ مدینہ مین تشریف لائی
اور وہ نو برس کے ہوئین جب آپکی پاس آئین سو در ماتی ہین کہ سورہ بقرا اور نسا مدینہ مین
اوتری ہین اتقان مین ہے کہ طبرانی نی ابن مسعود سے روایت کی ہی اونہون نے فرمایا کہ مفصل
یعنی یہہ جو آخر مین جدا جدا سورتین ہین یعنے سورہ ق سی آخر تک یہہ مکہ مین اوتری ہین ہم
کئی برس تک انکو پڑہتی رہی اسکی سوا کچہہ نہین اوترتا تہا امام بیہقی نی دلائل مین یونس
تک سند پہنچائی جو بکیر کی بیٹی اونہون نے ہشام سی جو عروہ کے بیٹی وہ اپنی باپ سے اونہون نے
فرمایا کہ قرآن مین سے جو چیز ایسی اوتری ہے کہ اوسمین ذکر ہی اُمتون کا اور اگلی قرنون کا یعنی
زمانون کا سو وہ مکہ مین اوترا ہی اور جسمین ذکر ہی اون چیزونکا جو چیزین ضرور اور فرض کی
گئی ہین اور سنتین یعنے جو رسمین ایمان کی ہین وہ مدینہ مین اوتری ہین فائدہ یہہ دونو قاعدی
اکثری ہین یعنی اکثر وہ سورتین جن مین ذکر ہی اگلی پیغمبرونکی امتون کا کہ پیغمبرون نے انکے اللہ
پیغام پہنچائی کافرون نے نمانا اونپر عذاب آئی کہین طوفان آیا کہین زمین اولٹ گئی اور طرح
طرحکی عذاب اونپر آئے یہہ احوال اگلی وقتونکی جن سورتونمین ہین وہ اکثر مکی ہین اوتری
ہین جیسی سورہ اعراف اور سورہ شعرا اور سورہ طہ اور سورہ قصص اور بہت سورتین
اسی طرحکی ہین اور مکی کی سورتونمین حکم احکام ہی ہین مگر کم مکہ مین فقط نماز فرض ہوتی تہی
مدینہ مین زکوۃ اور روزہ اور حج اور جہاد فرض ہوا جو سورتین مدینہ مین اوتری ہین اونمین
اکثر بیان شریعت کی حکمونکا ہی جیسی سورہ بقرا اور سورہ نسا اور سورہ ال عمران اور
سورہ مائدہ اور اکثر مدینہ کی سورتونمین ذکر جہاد کی قاعدونکا اور منافقونکی ہجو
اور حلال اور حرام کا بیان بہت ہے کہین کہین اگلی وقتونکا ذکر بہی تہوڑا تہوڑا آجاتا ہے
اللہ تعالے نی اسمین بڑی حکمت رکہی مکہ کی لوگ اللہ کی صفتونسی اور پیغمبرونکی احوال
سی اور بہشت اور دوزخ سی اور قیامت سے واقف نتہی مکہ مین جو سورتین اوتارین اونمین اللہ نے
صاف صاف دلیلون سے یہہ بیان فرمایا کہ مین اکیلا ہون سب میری بندی بنائی ہوئی

کوئی میں بیٹا نہین کوئی بی بی نہین پیغمبرونکا احوال بیان کریا کہ یہہ بات جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو بتلاتی ہین یہہ بات نئی نہین ہے سب پیغمبر یہی بتاتی آئی اگر تمکو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہنے سی یقین نہین آتا تو اونکو یون آزماؤ کہ اگلی وقتونکا احوال اگلی کتابوں کے
پڑہنی والوں سے جا کر پوچھو اگر علم والی لوگ گواہی دین کہ یہہ احوال سب ٹہیک ہی
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر تلک نہین
ان پڑہونمین رہے کبہی کوئی کتاب نہین پڑہی کبہی کچہہ لکہا نہین ان سے یہی نئی سی کہا
کلام سنو اور اللہ کو اکیلا جانو سب پیغمبرونے یہی بتایا ہے جن لوگون نی پیغمبرون کا کہنا نہ مانا
اونپر بہی عذاب بہیجا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اب قیامت آویگی
اللہ سب کو زندہ کریگا اگلی پچہلی جتنی مر گئی ہین سبکو ایک میدان مین اوٹہا کہڑا کریگا
سب سے حساب لیگا دوزخ اور بہشت کا سامنا ہوگا ان باتونکا ذکر کئی ہین بہت دنون پیچہی مدینہ
مین حکم احکام بتلائی یہہ طریقہ اللہ تعالی نی اسلئے دکہلا دیا کہ ہم بہی جسکو سکہلاوین
یون ہی سکہلا دین پہلی ایمان کی باتین بتلا دین جب وہ شخص اللہ کو پہچانے کہ اللہ
سب کا بنانے والا اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اور حضرت محمد اوسکی بندی اور اوسکی پیغام
پہنچانیوالے ہین نماز روزہ اور سب حکم اللہ کے اونکی پاس آئی ہین اونہون نے اللہ کے حکم سب کو پہنچائے
ہین جو شخص اسبات پر یقین لاوے اور زبانسی اقرار کری اوسکو نماز روزہ اور سب ایمانکی باتین
سکہاوین کہ اللہ کی فرشتون پر اور اللہ کی سب کتابون ۔ پیغمبرون پر ایمان لاوین
اور قیامت اور بہشت اور دوزخ پر اور تقدیر پر ایمان لاوے اس آخری وقت مین یہہ بلا آئی
ہی کہ بہت لوگ اصل باتین ایمانکی نہین بتلاتی قرآن پڑہا دیتی ہین اور اتنا ہی نہین
بتلاتی کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے جس جاہل سی پوچھو کہ قرآن کسپر اوترا تو کہتا ہے
کہ پڑہی لکہون پر اور مولویون پر اوترا ہی یہہ بلا اس سبب سے آئی کہ پڑہی لوگون نے اس بات کا
چرچا بہت کم کر دیا مولود شریف مین اور وعظ مین بہی اس وقت مین خوب دیکہلیا کہ جناب پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اوترنیکا ذکر بہت کم ہوتا ہی بڑی مصیبت یہہ ہے کہ پڑہی
لوگونکو اگر کہو کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے اوترنیکا حال بیان کرو تو کہتی ہیں
اس بیانکی کچہہ ضرورت نہیں اسکو سب مسلمان جانتے ہیں یا اللہ بڑی غفلت کے اوٹہا دی
آہین اس زمانہ مین قرآن کا پڑہنا بہت کم ہوگیا اور پڑہتی ہین تو معنی سمیت نہیں پڑہتے
ہین ای مسلمانو ہوشیار ہوجاؤ قرآن معنی سمیت اپنے لڑکونکو اور لڑکیونکو پڑہاؤ اور یہہ کلمہ
جو ساری قرآن کا خلاصہ ہی سبکو سکہلاؤ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر
خیرہ وشرہ من اللہ تعالے مین ایمان لایا اللہ پر اور اللہ کے فرشتونپر اور اللہ کے کتابون پر اور اللہ کے
پیغمبرون پر یعنے جو کتابین اللہ نی پیغمبرونپر اوتارین توراۃ حضرت موسی پر اوتاری زبور حضرت
داؤد کو دی انجیل حضرت عیسی کو دی قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ان سب
کتابونپر مین ایمان لایا اور اللہ کے سب پیغمبرونپر مین ایمان لایا اور پچہلی دن پر یعنے قیامت کے دن پر
مین ایمان لایا جسدن اللہ سب آدمیون اور جنون کو زندہ کرکی اوٹہا کہڑا کریگا اور سب سے
حساب لیگا جو لوگ اللہ کو اور اوسکی فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکی پیغمبرون کو برحق
جانتی ہین اونکو باغ بہشت مین ہمیشہ رکہی گا اور جو ان باتونمین سے ایک بات کا بہی منکر ہی اوسکو ہمیشہ دوزخ
کی آگ مین رکہیگا اور تقدیر پر مین ایمان لایا کہ نیکی اور بدی سب اللہ کی ٹہرائی ہوئی ہی نہیں تعجب کا مقام ہے کہ توحید
بہت کثرت سی بیان ہے جو سورتین مکہ مین اوتری ہین اونمین اکثر انہین باتونکا ذکر ہی
یہی باتین ایمانکی جڑ ہین اور انہین باتونکو اس زمانہ مین بہت لوگ نہیں جانتی ہین
اور خود جانتی ہین تو اپنی ساتہہ والونکو نہیں سکہلاتی ہین اور بہت لوگ ان باتونکی
منکر ہوگئی ہین کوئی فرشتونکا منکر ہی کسی نے اللہ کی کتابون اور پیغمبرون سے بیر باندہا ہی
الہی دین محمدی کو پہر ہندمین پہیلادے آمین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا آدم نے
کہا کہ ہمسی فرمایا شعبہ نے وہ ابو اسحاق سی اونہون نے فرمایا کہ مینی سنا عبدالرحمن سے جو یزید کی
بیٹی کہا کہ مینی سنا ابن مسعود سے کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف اور سورہ مریم اور سورہ طہ

اور سورہ انبیا کی ذکر مین وہ فرماتی ہتی کہ یہہ سورتین اول اول کی بڑی عمدہ
سورتونمین سے ہین اور وہ میری یاد کی ہوئی سورتونمین سی ہین امام بخاری فرماتی ہین
ہمسی فرمایا مطر نی جو فضل کی بیتی کہا کہ ہمسی کہا روح نی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی کہا
ہمسی فرمایا عکرمہ نی وہ ابن عباس سے کہا بہیجی گئی اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی چالیس برس کی عمر مین پہر تیرہ برس مکہ مین رہے کہ اللہ کا پیغام اونکی
طرف آتارا پہر اونکو ہجرت کا حکم ہوا پہر ہجرت کر کر دس برس رہے اور آپ جب تریسٹہہ
برس کی ہتی دنیا سی اوٹہہ گئی مولانا جلال الدین سیوطی اتقان مین لکہتی ہین کہ
کہا ابو جعفر نحاس نے ناسخ اور منسوخ کی کتاب مین کہ ہمسی فرمایا یحیی نے جو مزرع کی بیتی کہا کہ
ہمکو خبر دی حاتم کی باپ سہل نے جو محمد کی بیتی سجستان کے رہنی والی کہا کہ ہمکو خبر دی
ابو عبید معمر نی جو مثنی کی بیتی کہا کہ ہمسی کہا یونس نی جو حبیب کے بیتی کہا کہ مینی سنا ابو عمرو سے
جو علا کی بیتی وہ فرماتی ہتی کہ مینی پوچہا مجاہد سے خلاصہ قرآن کی آیتونکا جو مدینہ مین اوتریں
اور مکہ مین اوتریں وہ بولے کہ مینی یہہ بات ابن عباس سے پوچہی ہتی اونہون نے فرمایا کہ سورہ انعام
اوتری ہی مکہ مین اکہتی ایکمرتبہ سورہ مکہ والی ہی مگر تین آیتین اوسکی کہ وہ مدینہ مین اوتریں
ہین قل تعالوا اتل تین آیتوں کی تمامی تلک اور جو سورتین اوس سے پہلی ہین وہ سب مدینہ
مین اوتری ہین اور مکہ مین اوتریں سورہ اعراف اور یونس اور ہود اور یوسف اور
رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل سوا تین آیتون کے جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مکہ اور مدینہ
کی بیچ مین اوتری ہین جب آپ احد کی لڑائی سی پلٹی ہین اور سورہ بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج سوا تین آیتونکی ہذان خصمان تین آیتونکی تمامی
تک کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ مومنین اور فرقان اور سورہ شعرا سوا پانچ
آیتونکی جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین الشعراء یتبعہم الغاوون
آخر سورہ تک اور سورہ نمل اور قصص اور عنکبوت اور روم اور لقمان سوا تین آیتونکی

کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام تین آیتونکی تمامی تک
اور سورہ سجدہ سوا تین آیتونکی افمن کان مومنا تین آیتونکی تمامی تک اور سورہ سبا
اور فاطر اور یسین اور صافات اور ص اور زمر سوا تین آیتونکی کہ مدینہ مین اوتری ہین
وحشی کی حقمین جسنے حضرت حمزہ کو شہید کیا قل یا عبادی الذین اسرفوا تین آیتونکی تمامی
تک اور ساتون حامیمین اور ق اور ذاریات اور طور اور نجم اور قمر اور الرحمن اور
واقعہ اور صف اور تغابن مگر کچھہ آیتین اوسکی آخر کی کہ مدینہ مین اوتری ہین اور ملک اور ن
اور حاقہ اور سال اور سورہ نوح اور جن اور مزمل مگر دو آیتین ان ربک یعلم انک تقوم
ادنی اور مدثر آخر قرآن تک مگر اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہ یہہ مدینہ مین اوتری ہین اور مدینہ مین
اوتری ہین سورہ انفال اور براءة اور نور اور احزاب اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور فتح اور حجرات اور حدید اور اوسکی بعد کی سورتین تحریم تک مولانا لکہتی ہین
سند اسکی مضبوط ہی اسکی مرد سب ثقہ ہین عرب کی قاعدونکی جاننی والی جو مشہور ہین
اور امام بیہقی نی دلائل النبوة مین فرمایا کہ ہمکو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نی کہا کہ ہمکو
خبر دی ابو محمد عدل نی جو زیاد کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو اسحاق کی بیٹی کہا
کہ ہمکو خبر دی یعقوب دورقی نی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا احمد نی جو نصر کی بیٹی
وہ مالک کی بیٹی خزاعہ کی قوم کی کہا کہ ہمسی فرمایا علی نی جو حسین کی بیٹی وہ واقد کی
بیٹی وہ اپنی باپ سی کہا کہ ہمسی فرمایا یزید نحوی نی وہ عکرمہ سی اور حسن سی جو ابو الحسن
کی بیٹی یعنی امام حسن بصری رحمة اللہ علیہ ان دونون نی فرمایا کہ اول جو اللہ نی اوتارا
قرآنمین سی مکہ مین وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک اور ن اور مزمل اور مدثر اور تبت یدا ابی لہب
اور اذا الشمس کورت اور سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی اور والفجر اور والضحی اور
الم نشرح اور والعصر اور والعادیات اور کوثر اور الہاکم اور ارأیت اور قل یا ایہا الکافرون

اور اصحاب الفیل اور فلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور والنجم اور عبس
اور انا انزلناہ اور والشمس وضحاہا اور والسماء ذات البروج اور والتین والزیتون اور
لایلاف قریش اور القارعہ اور لا اقسم بیوم القیمۃ اور ہمزہ اور والمرسلات اور ق اور
لا اقسم بہذا البلد اور والسماء والطارق اور اقتربت الساعۃ اور ص اور جن اور یس اور
فرقان اور ملٰئکہ اور طٰہٰ اور واقعہ اور طسم اور طس اور طسم اور بنی اسرائیل اور ساتوین
سورۃ اور ہود اور یوسف اور اصحاب حجر اور انعام اور صافات اور لقمان اور سبا
اور زمر اور حم مومن اور حم دخان اور حم سجدہ اور حم عسق اور حم زخرف اور جاثیہ
اور احقاف اور ذاریات اور غاشیہ اور اصحاب کہف اور نحل اور نوح اور ابراہیم
اور انبیاء اور مومنون اور الم سجدہ اور طور اور تبارک اور حاقہ اور سأل اور
عم یتساءلون اور والنازعات اور اذا السماء انشقت اور اذا السماء انفطرت اور روم
اور عنکبوت اور جو مدینہ میں اوترا وہ یہ ہی ویل للمطففین اور بقرہ اور آل عمران اور
انفال اور احزاب اور مائدہ اور ممتحنہ اور نساء اور اذا زلزلت اور حدید اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور رعد اور الرحمن اور ہل اتی علی الانسان اور طلاق اور لم یکن اور حشر
اور اذا جاء نصر اللہ اور نور اور حج اور منافقون اور مجادلہ اور حجرات اور یا ایہا النبی
لم تحرم اور صف اور جمعہ اور تغابن اور فتح اور براءۃ اور کہا بیہقی نے کہ ساتوین سورۃ
مطلب کہا سورۃ یونس کو کہا اور اس روایت مین چھوٹ گیا ذکر سورہ فاتحہ اور اعراف
اور کہیعص کا اون سورتون مین جو مکہ مین اوترین فرمایا اور خبر دی ہمکو علی نے جو احمد کی
بیٹی وہ عبداللہ کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی احمد نے جو عبید کی بیٹی ہیٹل کا کام کرنیوالی
کہا کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو فضل کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا اسمعیل نے جو رقہ کی رہنی والی
ابن عبداللہ کی بیٹی وہ زرارہ کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عبدالعزیز قریشی نے جو عبدالرحمن
کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا خصیف نے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے کہ اونہون نے فرمایا

کہ اول جو اوتارا اللہ نے اپنی نبی پر قرآن مین سے وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک پہر ذکر کیا
مطلب اوسی حدیث کا اور اون سورتونکو ذکر کیا جو اس روایت سے چہوٹ گئین اون سورتونکی
ذکر مین جو مکہ مین اوترین کہا اور اس حدیث کا ایک راوی گواہ ہی مقاتل وغیرہ کی تفسیر مین
سنا تہا اوس صحیح روایت کی جسمین صحابی کا نام چہوٹ گیا جو اوپر سے چکی اور کہا ابن
ضریس نے فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو رہنے والی ہین عبداللہ کی بیٹے وہ ابو جعفر
کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی عمر نے جو ہارون کی بیٹے کہا کہ ہمسی فرمایا عثمان نے جو خراسان کی رہنے
والی ہین عطا کی بیٹے وہ اپنی باپ سی وہ ابن عباس رض سے اونہون نے فرمایا کہ جب کسی سورۃ کا شروع
مکہ مین اوترتا تہا مکہ مین لکہا جاتا تہا پہر زیادہ کردیتا تہا اللہ اوسمین جو چاہتا تہا اور اول جو
اوترا تہا قرآن مین سو یہہ ہے اقرا باسم ربک پہر ن پہر یا ایہا المزمل پہر یا ایہا المدثر پہر تبت یدا
ابی لہب پہر اذا الشمس کورت پہر سبح اسم ربک الاعلی پہر واللیل اذا یغشی پہر والفجر پہر والضحی پہر
الم نشرح پہر والعصر پہر والعادیات پہر انا اعطیناک الکوثر پہر الہاکم التکاثر پہر ارایت الذی
یکذب پہر قل یا ایہا الکافرون پہر الم ترکیف فعل ربک پہر قل اعوذ برب الفلق پہر قل اعوذ
برب الناس پہر قل ہو اللہ احد پہر والنجم پہر عبس پہر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پہر والشمس وضحاہا
پہر والسماء ذات البروج پہر والتین پہر لایلاف قریش پہر القارعہ پہر لا اقسم بیوم القیمہ پہر ویل لکل
ہمزہ پہر والمرسلات پہر ق پہر لا اقسم بہذا البلد پہر والسماء والطارق پہر اقتربت الساعۃ پہر ص
پہر اعراف پہر قل اوحی پہر یس پہر فرقان پہر ملئکہ پہر کہیعص پہر طہ پہر واقعہ پہر طسم
شعرا پہر طس پہر قصص پہر بنی اسرائیل پہر یونس پہر ہود پہر یوسف پہر حجر پہر انعام پہر والصافات
پہر لقمان پہر سبا پہر زمر پہر حم مومن پہر حم سجدہ پہر حم عسق پہر حم زخرف پہر دخان پہر
جاثیہ پہر احقاف پہر ذاریات پہر غاشیہ پہر کہف پہر نحل پہر انا ارسلنا نوحا پہر سورہ
ابراہیم پہر سورہ انبیاء پہر مومنین پہر تنزیل سجدہ پہر طور پہر تبارک الملک پہر الحاقہ پہر
سال پہر عم یتساءلون پہر والنازعات پہر اذا السماء انفطرت پہر اذا السماء انشقت پہر روم

پہر عنکبوت پہر ویل للمطففین سو یہہ ہی جو اوتارا اللہ نی مکہ مین پہر اوتارا مدینہ مین سورہ
بقرہ پہر انفال پہر آل عمران پہر احزاب پہر ممتحنہ پہر نسا پہر اذا زلزلت پہر حدید پہر قتال پہر رعد
پہر الرحمن پہر الانسان پہر طلاق پہر لم یکن پہر حشر پہر اذا جاء نصر اللہ پہر نور پہر حج پہر منافقون
پہر مجادلہ پہر حجرات پہر تحریم پہر جمعہ پہر تغابن پہر صف پہر فتح پہر مائدہ پہر براءۃ اور کہا
ابو عبید نے فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو صالح کی بیٹی وہ روایت کرتی مین معویہ سے
جو صالح کی بیٹی وہ علی سی جو ابو طلحہ کی بیٹی اونہون نے فرمایا کہ اوتری مدینہ مین سورہ بقرہ اور
آل عمران اور نسا اور مائدہ اور انفال اور توبہ اور حج اور نور اور احزاب اور الذین کفروا اور
فتح اور حدید اور مجادلہ اور حشر اور ممتحنہ اور حوارین سی مطلب لیا سورہ صف کو اور تغابن
اور یا ایہا النبی اذا طلقتم اور یا ایہا النبی لم تحرم اور والفجر اور واللیل اور انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر اور لم یکن اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی جو ہین وہ مکہ مین اوترا
اور کہا ابو بکر بن انباری نی کہ ہمسی فرمایا اسمعیل قاضی نے جو اسحاق کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی
حجاج نے جو منہال کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ہمام نی وہ قتادہ سی اونہون نے فرمایا کہ اوترا مدینہ
مین قرآنمین سے بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور براءۃ اور رعد اور نحل اور حج
اور نور اور احزاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح اور حجرات اور حدید اور الرحمن اور مجادلہ
اور حشر اور ممتحنہ اور صف اور جمعہ اور منافقون اور تغابن اور طلاق اور یا ایہا النبی
لم تحرم دس آیتوں کی سرہی تک اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی قرآن مکہ
مین اوترا فائدہ ان روایتون مین بہت سے سورتین ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مکہ مین اوترا
اور بعضی ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مدینہ مین اوترین اور بعضی سورتین ایسی ہین کہ کسی نی
کہا مکہ مین اوترین اور کسی نی کہا مدینہ مین اوترین سب سے سورتونکا بیان تیب سی لکہا جاتا ہی
مولانا جلال الدین سیوطی یون لکہتی ہین کہ سورہ فاتحہ اکثرون نے یہہ کہا ہی کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی روایت کیا ہی واحدی نی اور ثعلبی نے علا تک سند پہنچا کر جو مسیتہ کی بیٹی

وہ فضل سی جو عمرو کی بیٹی وہ حضرت علی سی جو ابوطالب کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اوتری فاتحہ الکتاب یعنی وہ سورۃ جو شروع مین ہے کتاب کی یعنی سورہ الحمد مکہ مین ایک
خزانہ سی جو عرش کی نیچی ہی اور مجاہد کا یہہ قول مشہور ہی کہ وہ فرماتی تہی کہ وہ مدینہ
مین اوتری ہی یہہ روایت کی ہی فریابی نی اپنی تفسیر مین اور ابو عبید نے فضائل مین
صحیح سند سی مجاہد تلک کہا حسین نے جو فضل کی بیٹی ہین یہہ غلطی ہی مجاہد کی کیونکہ علما
اونکی قول کی برخلاف کہتی ہین اور ابن عطیہ نی یہی قول نقل کیا ہی زہری سے اور
عطا سے اور سوادہ جو زیاد کی بیٹی اور عبداللہ نے جو عبید کی بیٹی وہ عمیر کی بیٹی کہ یہہ لوگ
اسی کی قائل تہی اور ابوہریرہ سے یہی روایت آئی ہی مضبوط سند سی کہا طبرانی نی اوسط
مین کہ ہمسی فرمایا عبید نے جو غنام کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ابوبکر نی جو ابی شیبہ کے بیٹی
کہا کہ ہمکو خبر دی ابوالاحوص نے وہ منصور سے وہ مجاہد وہ ابوہریرہ سے اونہون نے فرمایا کہ ابلیس
چیخنی لگا جس وقت سورہ فاتحہ اوتری اور مدینہ سے اوتری یہان یہہ بہی گمان ہے کہ یہہ قول
مجاہد کا ہو کہ وہ مدینہ مین اوتری اور بعضون نے یون سمجہا ہی کہ یہہ سورہ دو بار اوتری ہے
ایک بار مکہ مین اور ایک بار مدینہ مین اب سنو کہ سورہ بقرا اور سورہ ال عمران اور سورہ
نسا اور سورہ مائدہ سب کے نزدیک مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ انعام اور سورہ اعراف
سبکی نزدیک مکہ مین اوتری ہین اور سورہ انفال اور سورہ توبہ سب کے نزدیک مدینہ مین
اوتری ہین مولانا لکہتی ہین کہ سورہ یونس مشہور یون ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی
اور ابن عباس سے دو روایتین ہین اوپر کی روایتو ہمین اونکی زبانی ہو چکا کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک
سند پہنچائی وہ عطا وہ ابن عباس سے کہ اونہون نی فرمایا کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور
ابن مردویہ نے عثمان تک سند پہنچائی جو عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ ابن عباس سے
کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ مدینہ مین اوتری ہی اور مشہور بات جو وہ اس روایت سے نکلتی ہی

کہ ابن ابی حاتم نی ضحاک تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اونہون نی فرمایا کہ جب
اللہ نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغام پہنچانیکی لئی بہیجا عرب کے لوگ اس بات سے
سنکر سوہی یا جو لوگ اونمین سی اس بات کی منکر ہوی اور بولی کہ اللہ کی شان بہت
بڑی ہی اس سے کہ آدمی کی ہاتہہ پیغام بہیجی تب اللہ نی اوتارا اکان للناس عجباً
پوری آیت تلک یعنی کیا لوگونکو تعجب ہوا اس سی کہ ہمنی پیغام بہیجا اونمین ایک مرد کی
طرف کہ ڈرسنا لوگونکو اسکی بعد سورہ ہود اور سورہ یوسف سب کی نزدیک مکہ مین اوتری
ہین سورہ رعد کو مولانا لکہتی ہین کہ اوپر ہوچکا مجاہد کی سند وہ ابن عباس سے اور علی سی
جو ابو طلحہ کی بیٹی کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور باقی رواتیونمین یہہ ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری
ہے اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچای وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک سند
پہنچائی وہ عثمان سی جو بیٹی عطا کی وہ عطا سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری
اور ابو الشیخ نی قتادہ سے بہی نقل کیا ہی کہ مدینہ مین اوتری اور سعید جو جبیر کے بیٹی ہین یہہ نقل کیا ہی
کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور یہہ قول کہ وہ مدینہ مین اوتری یہہ قول پکا ہوتا ہی اس روایت سے
جو طبرانی وغیرہ نی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ اللہ تعالی کا یہہ قول اللہ یعلم ما تحمل
کل انثی و ہو شدید المحال تک اوترا ہی اربد بن قیس اور عامر بن طفیل کی قصی مین جب
وہ دونون یہین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور دونو قول یون
موافق ہوجاتی ہین کہ یہہ سورۃ مکہ مین اوتری ہی مگر کچھہ آیتین اوسکی مدینی مین اوتری
ہین سورہ ابراہیم سی سورہ انبیا تلک سب سورتین مکی ہین اوتری ہین سب کے نزدیک
سورہ حج کو مولانا لکہتی ہین کہ اوپر ہوچکا مجاہد کی سند سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مکی
ہین اوتری مگر کچھہ آیتین اور باقی رواتیونمین یون ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن
مردویہ نے عوفی تلک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج اور عثمان تک سند
پہنچائی وہ عطا سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن فرس نے احکام القرآن

مین لکہا ہی کہ بعضون نی کہا کہ وہ مکہ مین اوتری مگر ہذان خصمان اور بعضون نی
کہا مگر دس آیتین اور بعضون نے کہا کہ مدینہ مین اوتری مگر چار آیتین وما ارسلنا من قبلک
من رسول عقیم تک یہہ بات کہی ہی قتادہ وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ وہ سب مدینہ
مین اوتری یہہ بات کہی ہی ضحاک وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین بعضی آیتین مدینہ
مین اوتری ہین اور بعضی مکہ مین اور یہی قول ہی اکثرون کا اور یہہ قول پکا ہوتا ہی اس بات سے
کہ اس سورۃ کی بہت سی آیتونکی حق مین یہہ روایت آئی ہی کہ مدینہ مین اوترین جیسا کہ
ہمنی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین سورہ مومنین سب کے قول مین مکی ہین اوتری
سورہ نور سب کے قول مین مدینہ مین اوتری سورہ فرقان کو مولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن
فرس نے کہ اکثرون کا قول یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری اور ضحاک نی کہا کہ مدینہ مین اوتری
سورہ شعرا سی الم سجدہ تک سب سورتین مکہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ احزاب
مدینہ مین اوتری ہی سب کی قول مین سورہ سبا سے سورہ احقاف تک سب سورتین مکی ہین
اوتری ہین سب کے قول مین سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سورہ انا فتحنا اور سورہ
حجرات مدینہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ ق سی سورہ قمر تک سب سورتین
مکی ہین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ رحمن کو مولانا لکہتی ہین کہ اکثرون کا قول
یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور یہی بات ٹہیک ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم
نی حضرت جابر رض تک سند پہنچائی اونہون نے فرمایا کہ جب پڑہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی رفیقون کی سامنی سورہ رحمن کو یہان تک کہ آپنی فراغت کی فرمایا کیا
باعث ہی کہ مین تمکو چپ دیکہتا ہون البتہ جنون نے تمسی اچہا جواب دیا تہا ہر بار جب مینی
اونکی سامنی پڑہا فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پہر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گی
وہ کہتی تہی ولا بشی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی ہم تیری نعمتون مین سی اے رب ہمارے
کسی چیز کو نہین جہٹلاتی ہین اور قصہ جنون کا مکہ مین گذرا ہی اور اس سے بڑہ کر صاف

دلیل یہہ ہی کہ امام احمد نی اپنی مسند مین مضبوط سند سی اسماء تک سند پہنچائی جو حضرت
ابوبکر کی بیٹی ہتین اونہون نی کہا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت
رکہی سیاہ پتہر کیطرف نماز پڑہ رہی ہتی پہلے اس سی پہلی کا ذکر ہی کہ آپ اون باتونکا
شیشہ پہوڑ رہین جنکا اونکو حکم ہوا اوسوقت مین سنا آپ پڑہ رہی ہتی فبای الاء ربکما تکذبان
اور کافر سن رہی ہتی **فائدہ** یعنی پہلی یہین جو آپ چپکی چپکی لوگون کو اللہ کا پیغام پہنچاتی
تہی ابہی یہہ آیت نہین اوتری ہتی کہ فاصدع بما تؤمر یعنی شیشہ پہوڑ دی جس بات کا تجکو حکم
ہوا اس حکم کی اوترنی سی پہلی آپ کعبہ کے پاس سیاہ پتہر کیطرف نماز مین سورہ الرحمن پڑہ رہی تہی
سورہ واقعہ سب کے نزدیک مکہ مین اوتری سورہ حدید کو مولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن فرس نے کہ
اکثرون نے کہا کہ وہ مدینی مین اوتری ہے اور کچہہ لوگون نے کہا کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور اس مین
شک نہین کہ اوسمین کچہہ آیتین ہین کہ مدینہ مین اوتری ہین لیکن اوسکا سلسلہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مین
اوترا ہی مین کہتا ہون کہ جیسا ابن الفرس نے کہا ویسا ہی ہی کیونکہ مسند بزار وغیرہ مین حضرت
عمر سی روایت ہے کہ وہ ایمان لانی سی پہلی اپنی بہن کی پاس گئے اور اونکی پاس ایک کتاب تہی
کہ اوسمین سورہ حدید کا اول تہا انہون نے اوسکو پڑہا ہی اونکی ایمان لانیکا باعث ہوا اور
حاکم وغیرہ نی ابن مسعود رضی سے روایت کی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ اون لوگونکی ایمان لانی مین
اور اس آیت کی اوترنی مین فقط چار برس بیچ مین تہی کہ اللہ نے اونپر غصہ فرمایا ولا یکونوا
کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد او رنہو جاوین اون لوگونکیطرح جنکو
دی گئی کتاب پہلی پہر لمبی ہو گئی اونپر مدت پہر سخت ہو گئی اونکی دل سورہ مجادلہ اور سورہ
حشر اور سورہ ممتحنہ مدنی مین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ صف کو مولانا لکہتی ہین
کہ پسند کیا گیا ہی قول ہی کہ وہ مدینہ مین اوتری ہی ابن فرس نے کہا کہ یہی قول ہی اکثرون
کا اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ حاکم وغیرہ نی عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہی کہ ہم کئی آدمی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے بیٹہی ہتی آپسمین ذکر کیا ہمنی کہا اگر ہم جانتی

کہ کونسا کام اللہ کو بہت پیارا ہی تو ہم وہ کام کرتی تب اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی
السموات وما فی الارض وہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون یہانتک کے
اوسکو ختم کیا ہیر اللہ کی رسول نی اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت کہی اوسکو ہمارے سامنے
پڑہا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا **فائدہ** اللہ نے اس سورۃ مین فرمادیا کہ اللہ اون لوگونسی محبت
رکہتا ہی جو اوسکی راہ مین قطار باندہ کر لڑتی ہین اس سورۃ مین ذکر جہاد کا ہے اور جہاد کا حکم
مدینہ مین اوترا اور عبد اللہ بن سلام بہی مدینی مین ایمان لاۓ ہین اس سے ثابت ہوا کہ یہہ
سورۃ مدینی ہین اوتری سورہ جمعہ مولانا لکہتی ہین کہ صحیح یون ہے کہ یہہ بہی مدینی مین اوتری
کیونکہ بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی اونہون نے کہا کہ ہم بیٹہی تہی پاس حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سو اوتری اوپر سورہ جمعہ اور معلوم ہے کہ ابو ہریرہ بعد ہجرت کے مدت بعد ایمان لاۓ
ہین اور اس سورۃ مین ذکر یہود یونکا ہی اور وہ مدینہ مین تہی اور آخر اس سورۃ کا جب اوترا
جب لوگ آپکو خطبہ مین چہوڑ کر چلی گئی جب قافلہ اناج کا آیا جیسا کہ صحیح حدیثون مین ہے ثابت
ہوا کہ وہ سبکی سب مدینی مین اوتری ہی سورۃ منافقون مدینی مین اوتری ہے سبکی نزدیک سورۃ
تغابن کسی نے کہا مدینہ مین اوتری اور کسی نی کہا مکہ مین اوتری سورہ طلاق اور سورہ تحریم
مدینی مین اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ ملک سی سورہ قیامت تک سب سورتین مکی ہین
اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ انسان مولانا لکہتی ہین کسی نی کہا مدینہ مین اوتری اور
کسی نی کہا مکہ مین اوتری مگر ایک آیت ولا تطع منہم آثما او کفورا سورہ والمرسلات سے
اذا السماء انفطرت تک سب سورتین مکی ہین اوتری ہین سورہ مطففین کسی نی کہا کہ
مکہ مین اوتری کیونکہ اوسمین یہہ ذکر ہی کہ کافر کہتی ہین کہ یہہ اگلی لوگونکی لکہی ہوی باتین
ہین یعنی کافر طعن کرتی تہی کہ اگلی پیغمبرونکی لکہی ہوی باتین قرآن مین ہین وہ لوگ سب
پیغمبرونکی منکر تہی اور مدینہ کی کافر یہودی تہے وہ اگلونکی قائل تہی قیامت کے اور بہشت و دوزخ
کی قائل تہی وہ ایسی بات نہین کہتی تہی اونکا کفر یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کی دشمن تھی اور بعضون نے کہا کہ مدینہ مین اوتری ہی نسائی وغیرہ نے صحیح سند ابن
عباس تک پہنچائی کہ جب آپ مدینہ مین آئے دغا کی لوگ ناپنے کی برتنون مین بڑی دغابازی
کرتی تھی اللہ نے اوتارا ویل للمطففین یعنی برا عذاب ہی گھٹی دینی والونکو تب وہ لوگ اچھی
طرح ناپ کر دینی لگی اذا السماء انشقت سی والشمس تک سب مکی ہین مکہ مین اوتری ہین سورہ
واللیل کو مولانا لکھتی ہین کہ بہت مشہور یہہ ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور بعضون نے کہا مدینی مین
اوتری ہی کیونکہ اوسکی اوترنیکا سبب مخلد کی قصہ مین وارد ہوا ہے جیسا کہ ہمنی اسباب النزول
مین لکھا ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین کچھ آیتین مکی ہین اوتری ہین کچھ مدینی مین اوتری
ہین والضحی سی اقرا تک سب مکی ہین اوتری ہین انا انزلناہ کو مولانا لکھتی ہین کہ دو قول
ہین اکثرون نے کہا ہی کہ مکہ مین اوتری ہے اور اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم نے امام حسن
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ کی منبر پر
امیہ کی نسل کی لوگ ہین آپکو اسکا رنج ہوا تب اوتری انا اعطیناک الکوثر اور اوتری انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر کہا سندی نے کہ یہہ روایت بہجا نہی ہی نہین ہے فائدہ آپکی مسجد
اور منبر مدینہ مین ہے تو یہہ خواب آپنی مدینہ مین دیکھا ہی تب یہہ سورتین اوتری ہین سورہ لم یکن
ابن فرس نے کہا کہ بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہی اور ابن کثیر نے یقین کر کی کہا ہی
کہ مدینہ مین اوتری ہے اور یہہ دلیل پکڑی کہ امام احمد نے ابو حبہ بدری سے روایت کی ہی کہ جب اوتری
لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب آخر تک تب جبریل نے کہا ہی پیغام پہنچانی والی
اللہ کی آپ کا مالک آپکو حکم کرتا ہی کہ یہہ سورۃ ابی کو پڑھائی فائدہ ابی جو کعب کی بیٹی
تھی مدینہ کی لوگونمین سے تھی اس سے معلوم ہوا کہ مدینی مین اوتری سورہ اذا زلزلت مین دو
قول ہین او مدنی ہین اوترنیکی یہہ دلیل ہی کہ ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری سے روایت کی
ہی کہ جب اوتری فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یعنی کہا ہی پیغام پہنچانیوالی اللہ کی کیا یہ بات
انہون نے پوچھی اور ابو سعید مدنی ہین ہی سورہ العادیات مین دو قول ہین اور مدنی مین اوترنیکی

بیہ دلیل ہی کہ حاکم وغیرہ نی ابن عباس رضؓ سی روایت کی ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک فوج بہیجی تہی مہینہ بہر تلک اوس فوج کی کچہہ خبر آپ پاس نہ آئی تب اوتری ہی والعادیات سورہ القارعہ مکہ مین اوتری ہی سورہ الہاکم بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہے اور مدینے مین اوترنیکی دلیل یہہ ہے کہ ابن ابی حاتم نی ابن بریدہ سے روایت کی ہی کہ وہ انصاریونکی دو قومونکی مقدمہ مین اوتری ہی اونہون نے آپس مین اپنی بڑائی کی تہی اور قتادہ سی روایت کی ہی کہ وہ یہودیونکی حق مین اوتری ہے اور یہی قول پسند کیا گیا ہی کہ وہ مدینے مین اوتری ہی والعصر سی لایلاف تک سب مکی مین اوتری ہین ارایت مین دو قول ابن فرس نے نقل کئی ہین سورہ کوثر ٹہیک بات یہہ ہے کہ وہ مدینی مین اوتری ہی امام نووی نی صحیح مسلم کی شرح مین اسی قول کو پسند کیا ہی کیونکہ مسلم مین حضرت انس رضؓ سی روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین ایکا ایک آپ کچہہ سو گئی پہر آپہی مسکرا کر سر اوٹہایا اور فرمایا کہ مجہپر ابہی ایک سورہ اوتری پہر آپنی پڑہا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر یہانتک کہ اوسکو ختم کیا فائدہ یعنی حضرت انس مدینی کی لوگونمین سی ہین رافعی فرماتی ہین کہ سونی سی مراد یہہ ہے کہ آپکو بیہوشی ہوگئی جیسی بیہوشی اللہ کی پیغام کی وقت ہوتی تہی بعضی روایتونمین یہہ لفظ آیا ہی کہ آپکو بیہوشی ہوگئی قل یا ایہا الکافرون مکہ مین اوتری اذا جاء مدینہ مین اوتری تبت یدا مکہ مین اوتری قل ہو اللہ مین دو قول ہین کیونکہ اوسکی اوترنیکی سبب کے بیانمین دو روایتین ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ دوبار اوتری ہی پہر مجہپر یہہ بات ظاہر ہوئی کہ پکا گمان یہی ہی کہ وہ مدینہ مین اوتری جیسا کہ مینی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پسند کیا ہوا قول یہہ ہی کہ یہہ دونون مدینی مین اوتری ہین کیونکہ لبید بن اعصم یہودی نے جب آپ پر جادو کیا تہا جب یہہ دونو سورتین اوتری تہین جیسا کہ روایت کیا ہی بیہقی نی دلائل مین صحیح بخاری مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قسم

اوسکی جسکی سوا کوئی مالک نہین کہ نہین اوتری کوئی ایسی آیت اللہ کی کتاب سی
کہ مین سمجہتا ہون کہ کسکی حق مین اوتری اور کس جگہہ اوتری ❊
تمام ہوا پہلا حصہ **پیغام محمدی** کا سنہ ۱۲۹۵ ہجری

صحت نامہ کتاب پیغام محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۷	جوان ہین	جوان ہین	۳۷	۱۴	آپ	اب	۶۰	۷	جب سلیمان	جب سلیمان نے
"	۱۷	بہیجا	بہینچا	"	"	طراوت	طراوت سے	۶۴	۲	دیکہہ لی پہر	دیکہہ لوگی
۸	۲	بہیجا	بہینچا	۴۰	۱۹	قافہ	قحافہ	۶۵	۲۱	بولی اب	آپ بولی
۹	۱۳	صلے اللہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا	۴۲	۱۲	کرادسکو	کرتو اوسکو	۶۶	۷	پہونکتا	بہونکتا
"	۱۴	یکایک	ایکایک	۴۳	۷	یعحل	تعحل	۶۸	۳	بہتر ہو	بہتر ہو تو
"	۱۵	یکایک	ایکایک	"	۱۹	ہلاق	ہلاق ہتی	"	۱۸	بیان کیا	بیان کیا
۱۲	۷	اوس آدمی	اوسی	۴۶	۲	بہیجتی	پہونچتی	۷۰	۱۵	ادہر پیا	ادہر پیا
۱۸	۱۹	کہلا	دکہلا	۴۷	۹	بنتابک	جتابک	۷۲	۲۱	ہاتہو	ہاتہون
۲۷	۱۰	مطعون	مطعون	۴۸	۷	ضحاک	ضحاک تک	۷۳	۵	ہوارا	ہورہا
"	۱۱	اوکی	اور انکی	۵۱	۵	ابن منذ	ابن منذر	"	۸	فرماتاتی	فرماتاہی
۳۳	۱۲	حبیب	صہیب	"	۱۹	آئی تہی	آئی ہتی	۷۷	۸	دیکہہ لیتا	دیکہہ لیتا ہے
"	۱۶	کرنے	کرتے	۵۳	۱	سطلب	مطلب سے	۷۸	۱۰	ختنبک	ختنبک
۳۴	۱۲	حباب	خباب	۵۵	۱۴	او	اوتارا	"	۱۷	اورکافرونکو	کافرونسی
۳۵	۱	سعید	سعد	۵۹	۱۶	فرشتون	قریشیون	"	۱۹	گہر	گہر کے
۳۶	۱۸	مالک	مانک	"	۱۸	مین ہی	مین ہین	۷۹	۱۸	بولا	وہ بولا

۸۲	۲	بشیر	بشمر	//	//	بضع	بضع	//	۶	پڑی	بڑی
۸۳	۹	ابومعشیر	ابومعشر	۹۹	۱۰	اورمحرم	محرم	۱۴۷	۸	البوعیی	ابویعلی
//	۱۱	ابومعشیر	ابومعشر	//	۱۱	رہاشم	اورہاشم	۱۴۸	۱۵	برتنوں	برتنوں کا
۸۵	۱۲	پید	پیپا	۱۰۴	۱۲	ٹھودڑی	تھوڑی	۱۵۳	۲	سوسی پر اور	سوسی پر
۸۶	۱	الیسی	الیسی ہے	۱۰۷	۱۱	نبوی	رنبوی	//	۳	بیتلی	تھیلی
//	۱۳	زیردست	زبردست	۱۱۴	۱۰	کہ آجکی	آجکی	//	۵	مختبار	مختارہ
۸۷	۲۱	خبر لوجہتی	۴	//	۱۲	رہوئی	ہوئی	۱۴۶	۹	تیرسی	تیری
۸۸	۴	شب	شبیب	۱۱۵	۱۴	الملہ	المدنی	۱۵۷	۴	درشو	ورشور
//	۱۷	لوباتین	توباتین	۱۲۰	۲۹	ہذیہ	ہدیہ	//	۱۱	جنت کی	جنت کے ہی
۸۹	۱۲	چلادیتا	چلادیتا ہے	۱۲۳	۵	اسی	اسی جبر	//	۱۷	بار	باربار
//	۱۳	ڈل	ڈال	//	۱۱	بچاس	بچاس کا	۱۵۹	۲۱	التاما	التامات
۹۱	۶	دعاکرتی	[illegible]	۱۲۴	۱۲	بکر	بکرا	//	//	لم تجاور	لاتجاوز
//	۱۴	اولاہین	اولادین	۱۲۶	۴	پڑہی	پیرہنی	۱۶۲	۴	اماعلی	امام علی
۹۲	۷	ذباب	کہ ذباب	//	۱۵	بچاس سے	بچاس میں	//	۱۰	وہ ہی	وہی
//	۱۱	سن کہا	مینی کہا	۱۳۲	۲	اوٹھا شیوا	اوٹھا شیوا ہیرا	۱۶۳	۷	راہ دی	راہ دیکھی
۹۳	۷	لوانہ	توانہ	۱۳۹	۸	رباحی	ریاحی	۱۶۶	۴	کہرونکی	کہرونکی طرح
//	۱۴	ناحر	ناجر	۱۴۱	۲	پاکینر	پاکیزہ	۱۶۷	۴	شمیم	سہیم
۹۵	۶	دریج	ذریج	۱۴۳	۱۱	وہ ہی	وہی	//	۱۰	[illegible]	[illegible]
۹۶	۷	جنی	جنتی	۱۴۴	۱۱	اولادمیں	اولادمیں سے	۱۶۸	۷	پھینی	پھنی
//	۱۰	آدم جنار	آدم کی	//	۱۲	حازہ	دروازہ	//	۱۷	شمر	عمرو
//	۱۵	سیغلبوں	سیغلبوں	۱۴۶	۳	انکی	ماں کی	//	//	اپنی باپ	اپنی باپ سے

۱۷۱	۱۳	کرتی	کرتی	-	۲۱	شیم	بشیم	ر	۱۶	لادین	لادی
۱۰۲	۱	چیتی کی	جیتی کے ۱۷	۱۸۹	۳	ورد	اور	۲۰۲	۳	ترجح	ترجیح
۱۵۳	۸	عزرہ کے	عزرو کے	۱۸۹	۱۸	آپ	آواکت	۲۰۲	۹	غنام	غنائم
۰	۱۶	کرآپ کے	کرین آپکو	۱۹۱	۹	ابت ستہ	ابن ستہ	در	۱۱	مدینہ سی	مدینہ میں
۱۵۱	۸	پیلے	پیالہ	۱۹۸	۱۹	کہا	کہا	۲۰۲	۹	امراسکی	اور مدینہ منورہ اور نکی
۱۵۲	۳ق	[illegible]	م	۲۰۰	۰	تعلبہ	ثعلبہ	۵	۱۲	شدی	فیری
۱۶۵	۱۲	نبیع	نبیح	۲۰۳	۱	بھیج دی	۲۰۴	۰	۰	۰	۰

الحمد لله الذی علم القرآن خلق الانسان علمه البیان والصلوة والسلام علی رسوله محمد الذی
انزل الله علیه القرآن وعلی آله واصحابه نجوم العرفان۔ امابعد یہ کتاب پیغام محمدی
جسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اترنیکا اور معراج کا احوال اور
آپ نے کس کس طرح خلق کو اللہ کی پیغام پہنچائی یہ سب حال حدیث کی معتبر
کتابوں سے مولوی محمد العزیز صاحب محدث لکھنوی دام برکاتہ
نے لکھا تھا اس کتاب کا پہلا حصہ تمام ہوا الحمد للہ دوسرے حصے کے چھاپنے
کو سامان کردی آمین سبکو معلوم رہے کہ سوا حق تالیف کے
جسکی رجسٹری بھی ہو چکی ہے حق چھاپنے کا بھی
تصنیف کنندہ نے بدون اجازت محمد عظیم صاحب
کے اور مولانا محمد قمر الدین صاحب
منشی کتب خانہ کی اور
جسکو ایسا نسخہ مطلوب ہو ان دونوں صاحبوں کی دوکانوں سے جو دہلی میں بازار چاندنی
چوک میں مسجد فتحپوری کی متصل ہیں طلب فرماویں فقط